

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, May 10, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty four minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لہ ملک السموت والارض یحی ویمیت وهو علی کل شی قدیر ○
هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن وهو بكل شینی علیم ○
هو الذی خلق السموت والارض فی ست ایام ثم الستوی علی
العرش یعلم ما یلج فی الارض وما یرج منها وما ینزل من السماء
وما یرج فیها وهو معکم این ما کنتم واللہ بما تعملون بصیر ○ لہ
ملک السموت والارض والی اللہ ترجع الامور ○ یولج الیل فی
النهار و یولج النهار فی الیل وهو علیم بذات الصدور ○

سورہ الحديد

ترجمہ: اسی کہنے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت۔ چلاتا ہے اور مارتا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے
وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے وہی ہے جس نے آسمان اور زمین
چھ دن میں پیدا کئے۔ پھر عرش پر استوار فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین
کے اندر جاتا ہے اور جو اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں پڑھتا ہے
اور وہ تمہارے ساتھ ہے تو کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اسی کی ہے آسمانوں اور زمین
کی سلطنت اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع۔ رات کو دن کے حصہ میں لاتا ہے اور دن کو
رات کے حصہ میں لاتا ہے اور وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اہل خشک صاحب۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, May 10, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty four minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لہ ملک السموت والارض یحی ویمیت وهو علی کل شی قدیر ○
هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن وهو بکل شینی علیم ○
هو الذی خلق السموت والارض فی ست ایام ثم الستوی علی
العرش یعلم ما یلج فی الارض وما یرج منها وما ینزل من السماء
وما یرج فیها وهو معکم این ما کنتم واللہ بفاعلمون بصیر ○ لہ
ملک السموت والارض والی اللہ ترجع الامور ○ یولج الیل فی
النهار و یولج النهار فی الیل وهو علیم بذات الصدور ○

سورہ الحديد

ترجمہ: اسی کہنے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت۔ چلاتا ہے اور مارتا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے
وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے وہی ہے جس نے آسمان اور زمین
چھ دن میں پیدا کئے۔ پھر عرش پر استوار فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین
کے اندر جاتا ہے اور جو اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں پڑھتا ہے
اور وہ تمہارے ساتھ ہے تو کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اسی کی ہے آسمانوں اور زمین
کی سلطنت اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع۔ رات کو دن کے حصہ میں لاتا ہے اور دن کو
رات کے حصہ میں لاتا ہے اور وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اہل خشک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک - جناب چیئرمین صاحب ! آج عالم انسانیت کے ایک حصہ پر غم ہو رہا ہے - لسانی اور نسلی جبر ، علم اور غلامی کا دور ختم ہو گیا ہے - اور وہاں پر رنگ و نسل کی تمیز و تفریق تقریباً ختم ہو گئی ہے - یہ احترام آدمیت کی قائل تمام عالم انسانیت کے لئے ایک مردہ ہے - وہاں پر جو خوشگوار تبدیلی آئی ہے ان کی خوشیوں میں ہم وہاں کے لوگوں کے ساتھ اپنے آپ کو شامل سمجھتے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ نفرت ، تعصب ، فساد اور جھگڑوں کا جو سلسلہ انسانی دنیا میں چلا آ رہا ہے اسکے خاتمے کی جو ابتدا ہوئی ہے پوری دنیا اس سے مستفید ہو سکے گی - ان کے ساتھ خوشیوں میں شریک ہوتے ہوئے اسکے لیڈر کو ہم آپ کے ذریعے مبارکباد پیش کرتے ہیں - مجھے کہا گیا کہ اس سے پہلے ایک قرارداد منظور ہو چکی ہے لیکن آج چونکہ وہ باقاعدہ حلف اٹھا رہے ہیں تو آج کا دن اس لحاظ سے ان کیلئے بہت اہم ہے اور وہ زیادہ خوش ہونگے تو ان کی خوشی میں شمولیت اور مبارکباد دینے کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں -

جناب چیئرمین - جی پروفیسر صاحب -

پروفیسر خورشید احمد - جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے اس پر ہم سب کے جذبات ایک ہی ہیں اور سینٹ اس سے پہلے قرار داد منظور کر چکا ہے - اگر آپ مزید ان کو سمجھنا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں -

جناب چیئرمین - میرے خیال میں آج ایک تو اس قرارداد کی نقل صدر منیڈا صاحب کو بھیج دیتے ہیں اور مبارک باد کا پیغام بھی اپنی جانب سے اور آپ سب کی جانب سے دیتے ہیں -

POINT OF ORDER RE: PRODUCTION OF UNDER APPREST

SENATORS IN THE HOUSE

پروفیسر خورشید احمد - جیسے آپ سمجھیں ہم سب متفق ہیں - میں دوسرے مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مجھے یہ بات بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ آپ کے اور ایوان کے علم میں لانی پڑ رہی ہے کہ ہمارے جو سینیٹرز کراچی جیل میں ہیں ان کو وہاں سے ابھی تک اسلام آباد منتقل نہیں کیا گیا ، میں اس بات کا بڑے کھلے دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ وزیر قانون جناب اقبال حیدر نے پہلی مرتبہ اس کو اٹھانے پر مثبت رویہ اختیار کیا ، آدھا گھنٹہ میرے ساتھ بیٹھ کر ٹیلی فون کرتے رہے اور اس بات کی پوری کوشش کی کہ حکومت کی مشینری مانع نہ ہو اور وہ پارلیمانی آداب اور روایات کے مطابق ایوان میں شریک ہو سکیں - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک ہفتہ ہونے کے باوجود اس معاملے میں کوئی حقیقی progress نہیں ہو سکی ہے اور تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ حکومتوں کا جو روایتی حربہ ہے کہ نسل قانون اور فلاں پارچ پر سے تو ان کو اجازت مل گئی ہے لیکن ابھی تک اتنے مقدمات اور ہیں - یہ راستہ بدقسمتی سے سب حکومتوں نے اختیار کیا ہے ؟ اپوزیشن کی آواز کو بند کرنے کے لئے - یہ کوئی مہذب طریقہ نہیں ہے اور جب وزیر قانون نے کھلے دل کے

ساتھ اس بات کو ایوان میں بھی تسلیم کیا اور وہاں کی حکومت نے بھی کہا - متعلقہ اتھارٹی سے بھی کہا اور انہوں نے وعدہ بھی کیا اور کورٹ نے اجازت بھی دے دی پھر اس کے بعد یہ بات کسی گئی ہے کہ مزید مقدمات موجود ہیں - ہم ان کو یہاں نہیں دیکھ رہے ہیں - میں سمجھتا ہوں یہ بڑا serious معاملہ ہے اور آپ اس کا نوٹس لیں ، ایوان اس کا نوٹس لے اور میں اس کے ساتھ یہ بات بھی کہوں گا کہ یہ وہ وجوہ تھیں جن کی بنا پر میں اور میرے کچھ ساتھی مجبور ہوئے کہ ہم رولز آف بزنس میں تبدیلی کا نوٹس آپ کو دیں اور جو اس سے پہلے amendment نیشنل اسمبلی پاس کر چکی ہے اور جس کے تحت سپیکر کو یہ اختیار دستور اور قواعد کے تحت مل جاتا ہے کہ وہ خود بھی ایسے حالات میں معاملے کو حل کر سکتا ہے میں وزیر قانون سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ ہم سے تعاون کریں اور پندرہ دن کے نوٹس کا اٹھارہ کیا جانے اور ایوان آج اس ترمیم کو منظور کر لے تاکہ آپ کے ہاتھ بھی مضبوط ہوں اور ادھر حکومت اس بات کی کوشش کرے - آخر پیپلز پارٹی کی حکومت وہاں پر بھی ہے اور مرکز میں بھی ہے اور یہ حضرات بھی جیلوں میں رہ چکے ہیں - آپ سیاسی لوگ ہیں - کل ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے آپ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے - آج آپ حکومت میں ہیں کل آپ اپوزیشن میں ہوں گے - اس لئے ہم مطالبہ کر رہے ہیں جن جذبات کے تحت وہ حق پر مبنی ہیں - ایم کیو ایم کے ساتھ میرے اختلافات ہیں میری پارٹی کے اختلافات ہیں - لیکن یہ ان کا حق ہے کہ اگر ان پر ظلم ہوا ہو تو اس کے خلاف آواز اٹھانی جائے - اگر انہیں جیل میں ڈالا جائے اور ایوان کا اجلاس ہو رہا ہو تو ہمارا حق ہے کہ ہم ان کو جانیں اور ہماری ذمہ داری ہے کہ ان کے لیے پوری کوشش کریں - یہی وجہ ہے کہ میں اور میرے ساتھی مسلسل اس کوشش میں ہیں - اقبال حیدر صاحب نے تعاون کیا ہے اس بارے میں - لیکن کیا وجہ ہے کہ سندھ کی صوبائی حکومت وہی گھسے پٹے ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے؟ پہلے توقع تھی کہ اتوار کو آجائیں گے - اتوار کو نہیں آ سکے ، پھر کو نہیں آ سکے آج بھی نہیں آ سکے اور جو راستہ اختیار کیا گیا ہے مجھے شبہ ہے کہ ہماری یہ کارروائی ختم ہو جانے گی اس اجلاس کی مگر ان کو نہیں آنے دیں گے - میں چاہتا ہوں کہ اس کا راستہ روکا جائے - ایک طرف سرکاری ذرائع استعمال کر رہے ہیں - مرکزی حکومت صوبائی حکومت کو مائل کرے کہ یہ ارادے ٹھیک نہیں ہیں اور دوسرا آپ کے ہاتھ مضبوط کرے تاکہ یہ ایوان خود اپنے ممبر کا حقیقی دفاع کر سکے - تو اس ضمن میں جناب والا! میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کو اہمیت دی جائے اور ان دونوں directions میں اس پر کام ہو - میں نہیں چاہتا کہ حکومت اور اپوزیشن میں کوئی clash ہو - یہ مشترک چیز ہے - میں حکومت سے بھی یہ بات کہوں گا کہ آپ محسوس کریں کہ یہ محض اپوزیشن کی بات نہیں ہے بلکہ یہ حقیقی حقوق کا معاملہ ہے - جمہوری روایات کا معاملہ ہے پارلیمانی روایات کا معاملہ ہے - اس لئے ہم آپ سے تعاون کی توقع رکھتے ہیں - اس لئے ہم یہ نہیں چاہتے کہ مخالفت برائے مخالفت کریں -

جناب چیئرمین - اب راجہ ظفر الحق صاحب -

راجہ محمد ظفر الحق - شکریہ جناب چیئرمین! میں پروفیسر خورشید احمد صاحب کے جذبات کے ساتھ اپنے الفاظ ملانا چاہتا ہوں۔ میں نے بھی اسی requisition پر اسی لحاظ سے دستخط کیے تھے کہ یہ معاملہ کسی حکومتی جماعت کے رکن یا حزب اختلاف کے رکن یا آزاد رکن کی بات نہیں۔ سینٹ کے رکن کی حیثیت سے ان میں سے ہر ایک کا یہ حق تھا کہ وہ سینٹ کی کارروائی میں حصہ لے سکے۔ اور جب بات کی جاتی ہے جمہوریت کی اور انسانی حقوق کی تو پھر سب سے بنیادی چیز اس میں شخص آزادی ہوتی ہے۔ اور اس میں اگر لوگ جو برسرِ اقتدار ہوں وہ اپنی روایتی بے حس کا ثبوت دیں تو پھر جمہوریت قطعاً پنپ نہیں سکتی۔ جو لوگ باہر بیٹھے ہوتے ہیں، ایوانوں میں بیٹھے ہوتے ہیں اگر انہیں اس بات کا احساس نہ ہو کہ ان کے ساتھی کل جو ان کے ساتھ یہاں بیٹھے تھے، وہ ہیل کے اندر بند ہیں اور انہیں نکالنے میں اس قدر جیلے بہانے کئے جا رہے ہیں۔ یہ تو ایک routine کی بات ہے کہ اگر ایک پولیس کا S.I.O. نہ چاہے کہ کوئی آدمی جسے وہ اندر رکھنا چاہتا ہے وہ باہر آنے تو ہر روز ایک کیس میں ضمانت ہوتی ہے اور دوسری دفعہ کا اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر حکومت یہ چاہے کہ کوئی آدمی باہر نہ آنے تو میں یہ سمجھتا ہوں بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں آج کی جو حکومت ہے وہ کل حزب اختلاف تھی۔ کل پھر حزب اختلاف ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں بے حس اور ایسی کوششیں جس سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ دیر اندر رکھا جاسکے، میرے خیال میں اس سے زیادہ قابلِ مذمت اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ ہم دنیا میں کس معاملے میں آواز اٹھا سکتے ہیں جب کہ اپنے ارکان پارلیمنٹ کے بارے میں ہمارا رویہ یہ ہو۔ عام لوگوں کی آزادیوں کی حفاظت یہ ایوان کیسے کر سکے گا جبکہ اپنے ارکان کی آزادی کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں جو یہ تجویز ہے کہ جیسے فیشل اسپل کے روز ہیں کہ سپیکر کو وہاں اختیار ہے کہ کسی رکن کو جو حراست میں ہو، جس جگہ میں ہو، جیل کے اندر ہو وہ اسے اجلاس میں بلوا سکتا ہے۔ وہ ترمیم آج یہاں منظور کی جانے اور پھر آپ کو اختیار دیا جانے کہ آپ انہیں اسی سیشن کے دوران جلد سے جلد بلواسکیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب لائسنس صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! یہ اطلاع آپ کی معرفت کل شام کو مجھے ملی تھی۔ آپ نے بجا طور پر سخت نقوش کا اظہار کیا تھا کہ جو یہاں پر floor پر بات ہوئی اس کے مطابق ان کی applications ایک کورٹ میں داخل ہوئیں تو اس کورٹ نے اجازت بھی دے دی تھی لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس اجازت نامے کے بعد یہ انکشاف ہوا کہ جناب تین اور مختلف عدالتوں میں بشمول حیدرآباد کی عدالت کے کچھ اور مقدمات ہیں ان سے بھی permission لینا ضروری ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں میرے پاس جو لسٹ پہنچی ہے اس میں تقریباً بیس مقدمات ہیں۔ کچھ under investigation ہیں۔ یہ تین چار ایسے ہیں جو عدالتوں میں ہیں۔ اشتیاق اعمر جیسے بزرگ آدمی کے خلاف کہیں kidnapping ہے کہیں چتا نہیں کیا ہے۔

سید اقبال حیدر - جی ہاں - ان چار پانچ مختلف عدالتوں کے مقدمات کی اطلاع اس وقت نہ مجھے اشتیاق اعمر صاحب کے circle سے ملی کہ کسی اور عدالت میں بھی ہے نہ ہمارے اپنے department نے ان کی نشاندہی کی تھی۔ اس لئے کل رات بھی ہم نے بات چیت کی کہ اس کو جلد از جلد فوراً کروائیں۔ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں اور جو ہم نے بات کی ہے اس میں کوئی دروغ گوئی نہیں۔ ان کو بالکل حاضر ہونا چاہیے۔ میں ابھی پروفیسر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ٹیلیفون کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین - وہ دوسری تجویز کے بارے میں کیا خیال ہے کہ جی آج وہ ترمیم ہم کر لیں۔ وہ نیشنل اسمبلی میں تو ہو چکی ہے۔

سید اقبال حیدر - یہ ترمیم بہت اچھی ترمیم ہے۔ اس میں بھی ہمیں اختلاف نہیں ہے۔ صرف یہ ہے کہ نیشنل اسمبلی کی ترمیم کو میں نے کچھ مزید بہتر بنایا ہے۔ آج نہیں سر اسے پروں رکھ لیں۔۔۔۔۔ مقصد ماننا نہیں ہے آپ غلط نہ سمجھیں، مقصد یہ ہے کہ بیٹھ کر اس کو بہتر کرنا ہے۔

جناب چیئرمین - Already جو پروفیسر صاحب نے ترمیم دی ہے اس میں کچھ improvement ہے آپ اور پروفیسر صاحب بیٹھ جائیں اور اگر agree ہو جاتے ہیں تو آج ہی کر لیتے ہیں

سید اقبال حیدر - آپ برسوں رکھ لیں سر۔ آج توڑا سا legislation بھی ہو جائے۔

جناب چیئرمین - وہ بھی کر لیتے ہیں۔ آپ اس طرح کریں کہ آپ اپنی منٹری کے کسی ذمہ دار افسر کو بلا لیں تاکہ وہ ان کے ساتھ بیٹھ جائے۔ آپ اپنا کام کریں۔ اور یہ واقعی شخصی آزادی کا معاملہ ہے اور یہ ہاؤس کی sovereignty کا بھی معاملہ ہے۔ اگر ایک چیز کا حق نیشنل اسمبلی کے ممبر کو حاصل ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ سینٹ کے ممبر کو بھی وہ حق دیا جائے۔۔

سید اقبال حیدر - اگر یہ نہ بھی ہوتا تو پھر بھی ہم نے انسانی حقوق کی ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ انسانی حقوق کی عملبرداری میں ہم خود پیش پیش ہیں۔

جناب چیئرمین - اس طرح کریں کہ آپ خود تو busy ہیں، اسنے کوئی بھی ایک دو سینئرز حضرات ان کے ساتھ بیٹھ کر final کر لیں تاکہ آج یہ ہو جائے۔

سید اقبال حیدر - آج اگر نہ ہو سکا تو کل یا برسوں ضرور کر لیں گے۔ میں ان سے اختلاف نہیں کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین - آپ ان کے ساتھ کسی کو بٹھا تو دیں۔ ہو سکتا ہے کہ agreement ہو جائے۔

سید اقبال حیدر - جی میں بٹھا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ کام شروع کر دیں۔

سید اقبال حیدر۔ میں خود پروفیسر صاحب کے پاس جاتا ہوں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں وزیر قانون سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ دقت اس لئے پیش آئی کہ جس عدالت میں انہوں نے درخواست دے کر permission حاصل کی تھی اس کے علاوہ بھی ان پر چالیس پچاس مقدمات ہیں۔ تو کیا جناب اس کا مقصد یہ ہوگا اور ان سے توقع کی جانے لگی کہ چالیس عدالتوں میں درخواستیں دیں۔ وہاں سے اجازت لیں اور پھر انہیں یہاں لایا جائے گا۔

سید اقبال حیدر۔ یہ آپ کا تصور ہے حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔
(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ باری باری۔ تشریف رکھیں۔ بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب جو ہمیں assurance دی گئی تھی اس assurance کے پیش نظر ہم یہ توقع رکھتے تھے کہ آج وہ ہم میں موجود ہوں گے لیکن ایسا نہیں ہوا ہے۔ ہم نے goodwill create کرنے کے لئے تحریک استحقاق بھی پیش نہیں کی اور یہ goodwill وزیر قانون صاحب نے ظاہر کی تھی اور اس goodwill کے پیش نظر ہم چاہتے تھے کہ ہمارے رفقا ہمارے پاس بیٹھے ہوں۔ لیکن اگر اس کا یہ جواب دیا جائے صوبائی حکومت یا مرکزی حکومت کی طرف سے کہ ان پر اور بھی مقدمات ہیں تو جناب یہ جواب درست نہیں ہے۔ اس لئے فی الفور یہ انتظام کیا جانے کہ وہ یہاں تشریف لائیں اور یہاں ان کی شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔

جناب چیئرمین۔ کمانڈر خلیل الرحمان صاحب۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Thank you, Mr. Chairman, all the necessary arguments have been given I will only submit, Sir, that at this stage a gesture like this can be construed as a goodwill gesture, in a situation which is prevailing in Sindh and I think I am one of the signatories. I am of the firm belief that the Government is in position, in fact debarring quite a few formalities, they should be able to bring this about because it will be construed as a goodwill gesture towards that end in a situation which is so tense, Thank you Sir.

جناب چیئرمین۔ جناب ابراہیم صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خاں۔ جناب یہ بات اس امر سے عیاں ہے کہ ہمارا معزز ساتھی ایک مہر شخص ہے اور اس میں کوئی بھی ایسی بات نہیں ہے کہ وہ کسی کو kidnap کر سکے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے خلاف جعلی مقدمات قائم کئے گئے ہیں۔ ایسے جعلی مقدمات تو ہر

حکومت بناتی رہتی ہے۔ اس وقت بھی ان کے خلاف بیس عداوتوں میں کیس پڑے ہوئے ہیں۔ ہمیں ان جعلی مقدمات کو نظر انداز کرنا چاہیئے۔ ہمیں تو اپنے معزز ممبر کی عزت اور وقار عزیز ہے۔ میں پروفیسر صاحب کی اس تجویز سے متفق ہوں کہ آج ہی ترمیم لائی جانے اور اس سے پہلے ایوان میں کوئی کارروائی نہ کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جناب منظور چنگی صاحب۔

جناب منظور احمد چنگی۔ جناب والا! میں ایک political worker ہوں۔ یہ جانتا ہوں کہ ہر دور میں ایسا ہوتا رہا ہے۔ یہاں ہمارا کام تو یہ ہے کہ ہم اس ہاؤس کے ممبران کے rights کو protect کریں، پاکستان کے تمام شہریوں کے حقوق کو protect کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس ایوان کے ممبران کے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے تو یہ سب سے بڑی زیادتی ہو گی۔ ہم freedom of speech اور دیگر جو fundamental rights ہیں، ان کے لئے ہمیشہ لڑتے رہے ہیں اور ہمارا کام یہی ہے اور ہمیں کرنا بھی چاہیئے۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ جس دن وزیر قانون نے ایوان میں یہ یقین دہانی کرانی کہ ان ممبران کو بلایا جائے گا تو ان کو ان تین چار دنوں میں بلانا چاہیئے تھا۔ یہ کام گورنمنٹ کا ہے کہ وہ اس کا انتظام کرے۔ یہاں پر یہ مسئلہ نہیں ہے کہ اس پر پچاس کیس بن گئے ہیں، ساٹھ کیس بن گئے ہیں، جعلی کیس ہیں یا لٹل قسم کے کیس ہیں۔ یہ دیکھنا ہمارا کام نہیں ہے۔ یہ کام تو عدالتوں کا ہے کہ وہ ان کو ثابت کرے کہ یہ غلط ہیں یا صحیح ہیں۔ ہمارا کام تو یہ ہے کہ جو traditions فیشنل اسمبلی میں ہیں، exactly وہی traditions یہاں بھی ہونی چاہئیں۔ اگر ہم ان جمہوری روایات کو نہیں اپنائیں گے تو ہم کس منہ سے کہیں گے کہ کل اور برسوں جو dictatorial regimes تھیں، انہوں نے یہ یہ زیادتیاں کی ہیں۔ اگر ہم اسی کو اپنائیں گے تو ہم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہو گا۔ اس لئے اس فرق کو واضح کرنے کے لئے موجودہ حکومت جو اپنے آپ کو ڈیموکریٹک کہتی ہے، جو جمہوریت کے ذریعہ سے آئی ہے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ اس قسم کی چیزیں نہ کرے جس سے fundamental rights affect ہوں، جس سے یہاں جمہوری اقدار کو نقصان پہنچے۔ میری بھی گزارش یہ ہے اور میں پروفیسر صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ ان کو فوری طور پر بلایا جائے اور کل تک ہو سکتا ہو تو کل تک ہونا چاہیئے۔ اگر اس طریقے سے کل اور برسوں اور برسوں پر مالا جائے تو یہ موقع ہمارے لئے بھی کل آسکتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ کا کیا خیال ہے ترمیم کے بارے میں کی جانے یا نہ کی جانے۔

جناب منظور احمد چنگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ بالکل کی جانے۔ کیونکہ ہم تو institution بنانے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ institution بگاڑنے کے لئے نہیں بیٹھے ہوئے۔

جناب چیئرمین۔ پروفیسر ساجد میر صاحب۔

جناب ساجد میر۔ ایک ہفتے سے زائد مدت ہو چکی ہے اور ہم اس بات پر بحث کر رہے ہیں کہ ہمارے ان ساتھیوں کو ہمارے درمیان ہونا چاہیئے اور یہ معاملہ جان بوجھ کر تعحیک اور تاخیر کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ایک بات جو ابھی وزیر قانون نے کہی ہے وہ یہ ہے کہ متعلقہ محکمے کے لوگوں

نے انہیں صحیح انٹرمیشن نہیں دی تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کے بارے میں جو ان کی فلور آف دی ہاؤس پر یقین دہانی کو پورا کرنے میں رکاوٹ بنے ہیں۔ فلور آف دی ہاؤس پر انہوں نے یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ لوگ ایک دو دن کے اندر ہمارے درمیان ہوں گے جو لوگ رکاوٹ بنے ہیں ان کے خلاف وہ کیا کارروائی کر رہے ہیں؟ دوسرا یہ ہے کہ اس ترمیم کا ایک signatory میں بھی ہوں۔ میں اس بات کی پر زور وکالت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ترمیم ہونی چاہیے اور آپ کو یہ اختیار ملنا چاہیے ورنہ یہ معاملات تاخیر کا شکار ہوتے رہیں گے۔ آپ کو یہ اختیار ملنا چاہیے کہ آپ ہمارے ساتھیوں کو یہاں لائیں۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر حنی صاحب مختصر Frankly speaking this is a matter of

individual liberty of the Senator. I give it preference over everything else. یعنی

آج سات دن ہو گئے ہیں اور ان کو ابھی تک ایوان میں نہیں لایا گیا۔ یہ کل ہم پر بھی گزر سکتی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اس میں دو آراء تو ہیں نہیں میں نے پہلے بھی آپ سے کہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر یہ تجویز ہے اس کو مہربانی کر کے seriously دیکھیں۔ ملک

صاحب پروفیسر غور حید صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں جائیں اور اس کو Finalize کریں۔

سید اقبال حیدر۔ انشاء اللہ چند دن میں وہ آجائیں گے ماضی میں تو دو سال ---

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب چند دن کی بات نہیں ہے۔ میری request یہ

ہوگی کہ اگر کوئی دو سال لگتا تھا تو ہم تو دو سال نہ لگائیں۔ میری request یہ ہوگی آپ مہربانی کر کے ---

سید اقبال حیدر۔ مجھے فخر ہوگا اگر ہمارے وہ ساتھی سینیٹرز چند دنوں میں ہاؤس میں

آکر اس کی کارروائی میں حصہ لیں۔ یہ میرے لئے باعث افتخار ہے۔

جناب چیئرمین۔ میری request اور تجویز یہ ہوگی کہ آپ ملک صاحب کو کہیں

کیونکہ آپ busy ہیں یہ ان کے ساتھ بیٹھ کر final کر لیں۔ اگر agree ہو جائیں تو آج ہی کر لیتے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ میں نے لائسنسری کے آدمی کو بلایا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس کو بلا لیں۔ ملک صاحب بیٹھے ہیں who is a better lawyer

than Malik Sahib and a political worker better than Malik Sahib. Don't we all

I want liberty of understand what is happening? تو بیٹھیں اور اس کو final کریں۔

the Senator. I feel very uneasy about this. sorry جناب سیدی اختیار صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اس لئے کہ جو ہمارے ممبر صاحبان ایوان

کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ کم از کم ان کو یہ حق حاصل ہونا چاہیے۔ جب بھی ایوان کا اجلاس ہو۔ اگر

ان کے خلاف مقدمات ہیں جو کچھ بھی ہے وہ عدالت کا مسئلہ ہے وہ اس میں انشاء اللہ انصاف سے

کام لیں گے۔ یہ ان کا مسئلہ ہے لیکن جہاں تک معزز ایوان کے ممبران کا مسئلہ ہے۔ ان کی آزادی

کا مسئلہ ہے اور پھر اس ایوان میں ان کی موجودگی کا مسئلہ ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ اہم ترین مسئلہ ہے اور جب ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں شہری آزادی کی بات کرتے ہیں اور ایوان کی بالادستی کی بات کرتے ہیں 'supremacy of law' کی بات کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں ان تمام چیزوں میں 'supremacy of law, sovereignty of Parliament' کے لئے یہ ضروری ہے کہ کم از کم ہم تمام شہریوں کو آزادی دیں ان کی liberty کا احترام کریں شہری آزادیوں کا احترام کریں۔ ہم اس حد تک بے بس ہیں کہ ہم اپنے ایوان کے ممبران کی بھی شہری آزادی اور ان کی اس ایوان میں موجودگی کو یقینی نہیں بنا سکتے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑی بے انصافی ہوگی اور جہاں تک پروفیسر صاحب کی ترمیم کا تعلق ہے میں ان کی ترمیم سے اتفاق کرتا ہوں۔ یہ اصولی بات ہے کہ جب قومی اسمبلی کے سپیکر کو یہ اختیار ہے تو یہ اختیار سینٹ کے چیئرمین کو بھی ہونا چاہیے کہ وہ اپنے ممبران کو مقدمات کے دوران بھی ایوان میں بلا سکے۔ شکریہ !

جناب چیئرمین۔ جناب محی۔ اختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you, Mr. Chairman. Sir, I support this amendment and I have suggestions to make: that prosecutor or state counsels in these cases be directed to make applications to the respective courts that these gentlemen Senators are required in the Senate, therefore, they will not prosecute till the particular date. In this situation they can do straight away. They should move the application straight away to courts that they are required in the Senate, therefore, they cannot be produced.

جناب چیئرمین۔ جناب الیاس بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب چیئرمین ! آج ساتواں دن ہے کہ یہ باتیں چل رہی ہیں۔ جناب وزیر قانون صاحب کے پہلے جو الفاظ تھے ان الفاظ میں اور آج کے الفاظ میں فرق نظر آ رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں فرق تو نہیں ہے۔۔۔ کل بھی جب میں نے ان سے ذکر کیا تو

he was most concerned

Mr. Ilyas Ahmed Balore: Sir, would you please listen

for two minutes.

آج یہ فرما رہے ہیں کہ وہ چند دن میں آجائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ہاں چند دن والی بات ہے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ چند دن والی بات جو ہے یہ ایک بڑی گھمبیر سی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ یعنی سیشن ہی 19 کو ختم ہو رہا ہے تو چند دن کونے رہ گئے

ہیں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ چند دن تو ۲۶ تاریخ کو بھی ہو سکتے ہیں عید کے بعد بھی ہو سکتے ہیں جناب والا! جس دن انہوں نے یہاں وعدہ کیا جس دن انہوں نے یہ فرمایا یہاں اس ہاؤس میں اس دن وزیر اعلیٰ سندھ بھی یہاں تشریف فرما تھے اور یہ وزیر قانون صاحب کا اختیار ہے یہ کر سکتے ہیں direction یہاں سے issue کر سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ وزیر اعلیٰ سے میری بات ہوئی ہے۔ وہ کل آجائیں گے یا زیادہ سے زیادہ پرسوں تو یہ نال منول کرنا ہے یہ ہمارے سینٹ کا استحقاق ہے۔ اور ان کا حق ہے یہاں آنا۔ یہ ہم لوگوں کا حق ہے یہاں آنا ہم کس لئے جنگ لڑتے رہے؟ یہ جناب وزیر قانون صاحب کس لئے جیلوں میں جاتے رہے ہیں اس لئے آزادی کے لئے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین۔ جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم مسئلے پر مجھے بولنے کا موقع دیا۔ سینٹرز جن کو گرفتار کیا گیا ہے اور انہیں سینٹ میں نہیں پیش کر رہے۔ میں مکمل حمایت اور سپورٹ کرتا ہوں اس ترمیم کی۔ کہ یہ بالکل ضروری ہے آپ کو اقتدار سے ہٹانے اور اس میں مزید تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ رہ گئی گورنمنٹ کی بات تو جناب والا! وزیر قانون صاحب میں جتنا بھی غلوس ہو لیکن عوام اگیزہ کنو اس میں رخنہ ڈال رہی ہے وہ راستے میں رکاوٹ ہے۔ تو آپ کو اختیار ہونا چاہیے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین۔ مجھے تو لگتا ہے کہ nobody is opposing the amendment.

Malik Muhammad Qasim: If there is any legal difficulty, they would also come to know and we would also tell them that this is the legal difficulty. We have no objection to what Prof. Khurshid has said.

جناب چیئرمین۔ تو پھر اسے ابھی پاس کر لیں۔

Malik Muhammad Qasim: I will sit with him in the House and we will discuss. If he wants a certain change, I will sit with Raja Sahib and discuss what is the provision which is there in the National Assembly. It should be here also and if there is any genuine legal difficulty this could be shared instead of criticizing, we should sit down and try to kill out that difficulty.

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے جی کہ اس طرح کرتے ہیں راجہ صاحب، پروفیسر صاحب اور آپ سینٹ جانیں تاکہ in the mean time we will go through with the Question Hour آپ اس کو دیکھ لیں اگر final agree کر جاتے ہیں تو we will vote it through ٹھیک ہے جی۔؟

ملک محمد قاسم۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ میں بھی مکمل تائید کرتا ہوں اور ساتھ ہی میں عرض کروں گا کہ ہمارے ملک میں نگران اور اقتدار کی تبدیلی کے ساتھ اہل زمانہ بھی تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ آج ہمارے یہ سینئرز اہل زمانہ ہیں کل کچھ اور تھے اور مستقبل میں کچھ اور ہو سکتے ہیں۔ میری صرف اتنی سی گزارش ہے کہ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ قومی اسمبلی نے وہ ترمیم کس پس منظر میں پاس کی ہے؛ ظاہر ہے یہ کوئی ذہنی چمکی بات نہیں ہے کہ قومی اسمبلی میں جب نواز شریف صاحب کی حکومت تھی اور یہ ترمیم اپوزیشن کے مطالبے پر جناب آصف زرداری صاحب کے لئے ہی خصوصاً طے کی گئی تھی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت وہی جذبہ حکومت کو بھی اپنانا چاہیے اور وہ بھی فوری طور پر اس ترمیم کو سینٹ میں پیش کرے اور پاس کرانے اور دوسری گزارش یہ ہے کہ کم از کم یہ ترمیم صرف ہمارے کام یا صرف اپوزیشن کے کام نہیں آنے گی۔ کل نکلا یہ اقبال حیدر صاحب اور ملک قاسم صاحب کے کام بھی آ سکتی ہے۔ ایک اور گزارش یہ ہے کہ کم از کم پولیس اور انتظامیہ کو بھی ایک لسٹ فراہم کی جانے کہ یہ سینئر ہے ان کی یہ عمریں ہیں تاکہ وہ دفاتر لگاتے وقت اس کا خیال رکھیں کہ اشتیاق اعظم صاحب کے اوپر کون سی دفعہ لگنا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ بالکل صحیح ہے۔ فٹ کون سا آتا ہے۔ جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں بے حد ممنون ہوں آپ کا بھی اور تمام ارکان کا جنہوں نے نہایت اہم مسئلے پر اعداد خیال بھی کیا اور تائید کی اس ترمیم کی۔ جناب والا! میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اس بات کی طرف کہ دراصل اس معاملے میں وقت بڑا اہم ہے۔ محض اصول کی بات نہیں بلکہ وقت بہت اہم factor ہے۔ اور اس میں میں آپ کو یاد دلاؤں گا دور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہمیں ایک واقعہ ملتا ہے کہ جس میں ہمعہ کے خطبے کے دوران ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مسند پیش کیا کہ میرے ہمسائے کو کوتوال لے گیا ہے۔ آپ نے توقف کیا اور خطبہ جاری رکھا۔ پھر اس نے دوبارہ متوجہ کیا۔ پھر تیسری مرتبہ متوجہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اسی وقت کہ اس کو فوراً جھوڑ دیں۔ جب بعد میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے تین بار موقع اس لئے دیا کہ اگر کوتوال کے پاس کوئی explanation ہے تو وہ دے دے۔ اسی طرح آپ کو معلوم ہے کہ خود برطانوی tradition میں Habeas Corpus میں یہ ہے کہ گھر پر بھی رات کو جج کو اٹھا کر کے Habeas Corpus پینشن پیش کی جاسکتی ہے and then and there وہ آرڈر کر سکتا ہے release کے۔ The time is very important ہم آدھا سیشن کا وقت ضائع کر چکے ہیں۔ میں پھر کہوں گا اقبال حیدر صاحب کا رویہ بہت مثبت رہا ہے۔ تعاون کا رہا ہے۔ میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ صوبائی حکومت سے میرا بھی رابطہ ہے۔ میں نے خود سیکرٹری داخدا سے بات کی اور چیف منسٹر سے بھی بات کی لیکن وہاں سے ہمیں تعاون نہیں ملا۔ اس لئے ضروری ہے کہ آج یہ

ترمیم پاس کی جانے اور میں اس پر عمل کرنے کے لئے جا رہا ہوں ان کے ساتھ بات کرنے کے لئے۔ Question Hours آپ کر لیں اور اس کے بعد اس کو لے آئیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ جی جناب افضل خان صاحب۔

جناب محمد افضل خان۔ جناب چیئرمین! میں بختون خواہ قومی پارٹی کی طرف سے اس تجویز کی مکمل تائید کرتا ہوں۔ آپ جس انداز سے اس ہاؤس کو چلا رہے ہیں کہ اپنے جو ممبرز ہیں آپ کے ان کی آزادی اور ان کی liberty کے لئے آپ جس انداز سے کوشش کر رہے ہیں اس سے بھی ہم مکمل تعاون کرتے ہیں اور حکومت کے ایک اتحادی کے حیثیت سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت کسی بھی صورت ایک لمحہ بھی اس میں رکاوٹ ڈالنے اور تاخیر کرنے کا کوئی حربہ استعمال نہیں کر رہی ہے۔ اور اگر ابھی یہ مسند ٹو ہو سکتا ہے تو قانونی مسند ہے تو آج ہی اس ہاؤس میں حکومت اس کے لئے تیار ہے کہ یہ ترمیم ملے آئیں اور وہ جو ہمارے ساتھی ہیں وہ یہاں ہاؤس میں آ کر حصہ لیں۔ یہ ان کا حق ہے اور بحیثیت چیئرمین ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ اپنے ہاؤس کے اور ہاؤس کے ممبروں کے حقوق کی مکمل حفاظت کے لئے کوشاں ہیں۔ آپ کو مبارک ہو۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی میں اپنے فرائض کی ادائیگی میں جو افضل ترین فرض ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا اور اس ایوان کے ممبران کے حقوق کا تحفظ کیا جانے۔ اور میں اسی وقت یہ کر سکتا ہوں جب آپ لوگوں کا تعاون مجھے حاصل رہے۔ مجھے آج خوشی ہو رہی ہے کہ ایک بہت اہم مسئلے پر تمام ہاؤس متفق ہے اور مجھے زیادہ تشویش اس لئے ہے کہ مجھے یہ بھی اطلاعات ملی ہیں کہ اشتیاق اظہر صاحب کی طبیعت ابھی نہیں ہے۔ وہ شوگر کے مریض بھی ہیں۔ بزرگ بھی ہیں۔ ان میں ایک خاتون سینیٹر بھی ہیں اس لئے میں کافی پریشان رہا ہوں اور کل اقبال میڈر صاحب سے بھی میں نے ذکر کیا۔ ملک قاسم صاحب سے ذکر کیا۔ کم از کم انکی مدد تک مجھے تعاون حاصل رہا ہے۔ لیکن وہاں پر کچھ technical problems create کی جا رہی ہیں تو اگر آپ ایوان کو یہ اختیارات دے دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے وقار میں اضافہ ہو گا۔ اور ہم صحیح جمہوری روایات کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ تو میں Question Hour شروع کرتا ہوں۔

QUESTIONS AND ANSWERS

12

*Ch. Shujat Hussain: Will the Minister for Communication be pleased to state whether it is a fact that the Turkish Company, Bayındır, whose contract for Islamabad-Peshwar Motorway has been cancelled has demanded compensation damages, if so, the details thereof?

Syed Iqbal Haider: Yes. The Turkish Company, M/s Bayındır Construction Company, whose contract for construction of Islamabad-Peshawar

Motorway has been cancelled have submitted their claim for compensation. The claim of the Turkish company is being scrutinised by the relevant agency.

چوہدری شجاعت حسین - یہ اسلام آباد - پشاور موٹر وے کے متعلق ہے جناب - میں اس میں پوچھنا چاہوں گا کہ اس کی cancellation کی وجوہات بتانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا جائے کہ اس فرم نے کتنے کا ٹھیکہ کیا ہوا ہے اور اسی کنٹریکٹ کے سلسلے میں ایڈوانس حکومت پاکستان نے کتنا ادا کیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین - جی جناب اکبر لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی - جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو یہ بتاؤں گا کہ یہ کنٹریکٹ ممین قریشی صاحب کی کورنٹ نے جو نگران حکومت تھے انہوں نے کینسل کیا اور ان کے دور میں جب اس کو دیکھا گیا تو انہوں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اسلام آباد - پشاور روڈ پر جب کہ پہلے سے ایک روڈ موجود ہے - اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ باقاعدہ کسی پلان کا حصہ بھی نہیں تھا اور عالمی بینک اور دوسری جو financing agencies تھیں ان کی طرف سے بھی یہ ایک مسئلہ تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اربوں روپے کے نقصان سے پاکستان کو بچانے کی خاطر یہ منسوخ کیا - جہاں تک ایڈوانس کی بات کا تعلق ہے - جب ممین قریشی صاحب نے وہ ٹھیکہ منسوخ کیا تو ان کو جو ایڈوانس کی قسط دینی تھی وہ نہیں دی گئی - اس پر کچھ اخراجات ہونے جیسے کہ کنٹریکٹ کی پلاننگ ہے اور جو مجموعی موٹی بیزیں ہیں ان پر اتنا زیادہ خرچ نہیں ہوا - جہاں تک ٹھیکہ کی بات ہے - اس کے متعلق نیشنل ہائی وے اتھارٹی اور دیگر جو ہمارے قانونی ماہرین ہیں ان کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے وہ اس ٹھیکہ کو دیکھ رہی ہے - ظاہر ہے انہوں نے اربوں روپے کا ٹھیکہ کیا ہوگا - اس پر غور ہو رہا ہے کہ اس کی قانونی حیثیت کیا ہے - اس کے ساتھ ہی میں معزز رکن کو یہ بھی بتا دوں کہ جب ہماری وزیراعظم ترکی گنی تھیں تو انہوں نے وہاں پر وزیراعظم ترکی کو بتایا تھا اور کوئی ایسی بات نہیں تھی - ان کو اس پر اعتراض تھا جیسا کہ پہلے کہا جاتا تھا کہ شاید ہمارے تعلقات ترکی سے خراب ہو جائیں گے - تو میں اپنے دوست سے یہی گزارش کروں گا کہ اسلام آباد تا پشاور کا جو پروجیکٹ تھا اسے ہمارے ملک کے لیے ایک طرح کی عیاشی آپ کہہ سکتے ہیں - یہ ایک غلط پروگرام تھا اور ہمارا ملک اس چیز کا منتحل نہیں ہو سکتا ہے کہ اربوں روپے اس روڈ پر خرچ کیے جاتے اور پھر اس کو نگران حکومت نے ختم کیا تھا - ہم نے نہیں کیا۔

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا! میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا - پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ واحد حکومت ہے جو سڑکیں بنانے کو عیاشی کہہ رہی ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ یہ تو کافذوں کی بات ہے - کافذوں میں انہوں نے کتنی رقم کا ٹھیکہ کیا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی - اس کے لیے فاضل ممبر کو میں معلومات ضرور دوں گا - میرے پاس ان کے ٹھیکہ کی exact figure نہیں ہے کہ ان کا کتنا ٹھیکہ ہے اور میں اپنے فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ان کو یہ انٹارمیشن ضرور دوں گا۔

Mr. Khalil ur Rehman: The Minister has given a remark in

passing that it has not affected the relationship. Is it his considered opinion that a situation like this does not only harm our credibility but also our friendship with a country who has been a time tested ally and friend of Pakistan?

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب چیئرمین جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس سے ہمارے ترکی کے ساتھ تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑا گو کہ یہ بیندر کمپنی ترکی کی ایک فرم ہے لیکن اس طرح کے مسئلے دنیا میں ہوتے رہتے ہیں ہم اس پروٹیکٹ کو نہیں چلا سکتے تھے اور اس کنٹریکٹ کو منسوخ کر دیا گیا۔ اس سے ہمارے تعلقات پر کوئی فرق نہیں پڑا اور اس کے بعد ہماری وزیر اعظم صاحبہ ترکی تشریف لے گئی تھیں اور اعلامیہ جاری ہوا وہ آپ سب کے سامنے ہے۔ اتنا بڑا کوئی ایٹو نہیں ہوا جس کی وجہ سے ہمیں کوئی پریشانی ہو۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سمیع قادر۔ جناب والا! وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ ہمارے لیے یہ کوئی اتنا بڑا ایٹو نہیں ہے اور اس سے تعلقات پر اثر نہیں پڑا۔ جو سوال سینیٹر خلیل صاحب نے پوچھا ہے کہ یہ ان کا view ہے یا حکومت کا view ہے اور میں اس میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ان کا خیال ہے ہماری خبریں جو ہیں وہ اور ہیں اور بیندر کمپنی والوں نے میرے ساتھ بات چیت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ جب تک ہم پاکستان کو کورٹ میں لے جا کر اس کا فیصلہ نہیں کرا لیں گے اور اس سے زیادہ قیمت وصول نہیں کر لیں گے معاملہ حل نہیں ہوگا اور کوئی اور بین الاقوامی کنٹریکٹ بھی یہاں پاکستان میں نہیں کرے گا۔ تو یہ کہہ دینا کہ ان چیزوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا یہ شاید حکومت کا نظریہ ہوگا اور بڑا تنگ نظریہ ہے۔ صحیح طور پر بتائیں کہ کیا یہ ان کا ذاتی نقطہ نظر ہے یا حکومت کی طرف سے یہ بیان دے رہے ہیں کہ اس ٹھیکے کی منسوخی کی وجہ سے تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب والا! اس میں ذاتی یا حکومت کی بات نہیں ہے۔ میں یہ ایک جنرل بات کر رہا ہوں کہ ایسا ہوتا رہتا ہے ملک کے اندر بھی ایسا ہوتا ہے کہ ٹھیکے دیے جاتے ہیں اس کے بعد ناگزیر وجوہات کی بناء پر منسوخ کئے جاتے ہیں۔ وہ cancel کئے جاتے ہیں یا وہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچاتے جاتے اور اس میں settlement کی جو بات ہے تو ابھی تو وہ کسی کورٹ میں نہیں گئے ہیں۔ انہوں نے ایک claim اپنا compensation کا submit کیا ہے۔ اس پر ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ legal experts اس پر بیٹھے ہیں۔ National Highway Authorities اس پر غور کر رہی ہیں۔ ہو سکتا ہے اس کمیٹی کے ساتھ کوئی settlement ہو جائے اور یہ نوبت ہی نہ آنے کہ یہ بات مزید آگے بڑھے۔ نہ ہی وہ ابھی کسی کورٹ میں گئے ہیں۔ jurisdiction دیکھیں گے کہ وہ کس عدالت میں جائیں گے۔ کہاں یہ claim ہو گا۔ ابھی یہ مرحد نہیں آیا لیکن ہم اپنے معزز ممبران سینٹ کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ حکومت پاکستان وہ تمام اقدامات کرے گی جس سے ایک تو Pak-Turkey دوستی پر کوئی حرف نہیں آنے کا۔ دوسری بات یہ کہ بین الاقوامی دنیا میں ہماری کوئی بے عزتی نہیں ہوگی اور ہم اس کا کوئی ایسا لائحہ عمل بنائیں گے جس سے یہ معاملہ خیر و خوبی اور خوش اسلوبی سے حل ہو جائے۔ نہ حکومت پر کوئی حرف آنے نہ پاک ترکی دوستی پر

کوئی حرف آنے اور یہ تمام چیزیں ابھی طرح سے حل ہو جائیں۔

جناب چیئرمین۔ جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ claim جو تھا یہ کب دیا گیا تھا لیکن چونکہ فاضل وزیر یہ نہیں بتا سکتے کہ claim کی رقم کتنی تھی تو ظاہر ہے کہ وہ میرے اس supplementary کا بھی جواب نہ دے سکیں گے۔ جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر تو یہ دونوں سوالوں کا جواب دے سکتے ہیں تو بہتر و گرنہ اگلے ہفتے اس سوال کو repeat کیا جائے۔ بڑا اہم سوال ہے اور یہ ایک Turkish Company ہے جن کے ساتھ ہمارے ایسے تعلقات ہیں ہم اس کا مفصل مکمل اور جامع جواب چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ جناب ڈاکٹر منی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالکھٹی۔ ضمنی سوال کے حوالے سے میں ایک سوال پوچھنا چاہوں گا وفاقی حکومت سے کہ موٹر وے کا مسئلہ جو تھا وہ تو ہمارے لئے بڑی اچھی بات تھی خاصکر بلوچستان کے لئے کیونکہ وہاں پر روڈ نہ ہونے کے برابر ہیں اور ۳۲ فی صد بلوچستان میں road link ہے اور چونکہ ہماری اس میں دلچسپی ہے خواہ اس کا نام موٹر وے ہو، پیپلز روڈ ہو، کوئی بھی ہو، ہمیں روڈ چاہئیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر موٹر وے کا پراجیکٹ drop کیا ہے تو کیا وفاقی حکومت اس ایوان میں ہمیں بتانا پسند کرے گی کہ اس کے نعم البدل جو گوا در تربت، مند تربت، تربت بید، آواران جاو اور لاڑکانہ شہداد کوٹ اور خضدار تک یہ جو منصوبہ تھا موٹر وے کے حوالے سے روڈ بنانے کا کیا وہ اس کے لئے کوئی یقین دہانی اس معزز ایوان کو کرائیں گے کہ بلوچستان کے یہ حصے جو موٹر وے کے حوالے سے drop ہونے ہیں اس کے لئے وہ یقین دہانی کرائیں کہ یہ جو حصے ہیں National Highways کے کسی بھی نام سے ہوں یہ بنیں گے یا کب اس کے لئے منظوری فرمائیں گے؟

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب چیئرمین میں خود بھی بلوچستان سے ہوں اور یہ جو موٹر وے کا منصوبہ تھا جس کا اعلان کیا گیا تھا کہ گوادر سے لیکر پشاور تک ہو گا اس کی بہ نیت کا یہی ثبوت ہے کہ اس کو شروع ہونا چاہئے تھا گوادر سے۔ اگر واقعی یہ موٹر وے کا منصوبہ کوئی قومی منصوبہ تھا اور پاکستان کے تمام عوام کے لئے یہ منصوبہ تھا تو جہاں ایک فرلانگ روڈ نہیں ہے وہاں سے شروع کرنے کی بجائے اس کو لاہور سے اسلام آباد اور اسلام آباد سے پشاور کیوں شروع کیا گیا؟

جناب چیئرمین! اگر اس منصوبے کا تعلق واقعی کسی قوم سے ہوتا یا پاکستان کے تمام علاقے کے لوگوں کے لئے ہوتا، بلوچستان کے عوام کو بھی پاکستان کی عوام سمجھا جاتا تو اس کی ابتدا وہاں سے ہونی چاہئے تھی جہاں پورے ذویرن میں ایک کلومیٹر روڈ بکی نہیں ہے۔ اس پورے ذویرن کا صرف نام استعمال کیا گیا۔ اس حکومت میں گوادر ضلع کا نام استعمال کیا گیا اور شروع کیا گیا لاہور سے۔ پہلی بات تو یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابھی ہم نے coastal roads کے لئے منصوبہ بنایا ہے اور میں اسے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت میں coastal roads جو کہ

یاری سے شروع ہو کر بیونی تک جاتی ہے اگر یہ روڈ نہیں بنی تو میں ذاتی طور پر اس کا ذمہ دار ہوں گا اور میں آئندہ سیاست چھوڑ دوں گا اگر یہ coastal road ہم نے نہیں بنائی۔ تو ہم اس منصوبے کو مکمل کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ ابراہیم صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت کی نظر میں وسطی ایشیا کے ممالک یا Republics کی تجارتی اہمیت پاکستان کے ساتھ کم ہو گئی ہے کہ وہ پشاور اور اسلام آباد کے موٹروے کو cancel کر رہے ہیں؟

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب ہم cancel نہیں کر رہے ہیں۔ ہمارا تو پورا ایک پروگرام ہے کہ ہم بلوچستان میں سڑکوں کا جال بچھائیں اور ان ریاستوں سے ان ممالک کے ساتھ ہماری باقاعدہ تجارت ہو۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ میں وسطی ایشیا کی Republics کی بات کر رہا ہوں۔ پاکستان کے ان کے ساتھ تجارتی تعلقات کی بات کر رہا ہوں۔ کیا پاکستان کی یہ ضرورت نہیں ہے کہ روڈ بنے اور وسط ایشیا کی Republics کے ساتھ ہمارے link ہوں، مواصلات ہوں۔ ہمارا فائدہ ہو۔ ان کا فائدہ ہو۔ کیا یہ حکومت اس کی اہمیت کو نظر میں نہیں رکھتی ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ بلوچستان کا تو میں نے اس لئے نام لیا کہ یہ پہلے کہہ رہے تھے کہ گوادر کو ہم وہاں سے ملائیں گے۔ اسی طرح فرنٹیر ہے اور تمام صوبوں میں ہم تو خود پاستے ہیں کہ جب تک یہ سڑکیں نہیں بنیں گی تب تک ہماری تجارت فروغ نہیں پاسکتی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ منصوبہ جو اسلام آباد، پشاور کا تھا یہ mixed financing کے ساتھ بننے والا تھا اور ترکی اور پاکستان ۴۰ فیصد اور ۶۰ فیصد کے تناسب کے ساتھ اس کے حصے دار تھے۔ جس دن یہ منصوبہ بند کیا گیا اس وقت تک پاکستان نے اس پر کتنا خرچ کیا تھا اور ترکی کی حکومت نے کتنا خرچ کیا تھا۔ یہ حساب کتاب تو موجود ہوں گے اور ترکی سڑک کی تعمیر کیلئے کتنے کروڑ روپے کی مشینری یہاں لاچکا تھا؟

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب چیئرمین یہ ویسے تو ایسا سوال ہے کہ جس کیلئے fresh question ہوتا تو پھر ہم اس کی detail میں جاتے۔ لیکن کچھ معلومات جو میرے پاس ہیں اس میں جو claim کی رقم تھی تو وہ 173 کا claim تھا۔ کیونکہ میں نے وعدہ کیا کہ میں یہ دے دوں گا اور وہ گھر بھی مجھے مل گئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ ۱۷۳ ملین ڈالر کا claim ہے اور دوسرا آپ کیا پوچھ رہے تھے؟ مشینری جو لائی گئی تھی اس کی مالیت کا کوئی اندازہ ہے؟

جناب غلام اکبر لاسی۔ اگر اس کیلئے fresh question دے دیں تو بہتر ہو گا۔
چوہدری شجاعت حسین۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ کیونکہ ایک کا جواب ابھی تک

نہیں آیا کہ کتنی advance رقم اس کمپنی کو دی جا چکی ہے یا دوسرے کئی سوالات ہیں تو اگر آپ اجازت دیں اور یہ صاحب بھی اگر اتفاق کریں تو اسے اگلے ہفتے کیے defier کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ اب جو information claim کی ہے وہ تو مل گئی ہے۔ اب وہ مشینری کی پامچ رہے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ بات یہ ہے کہ کتنا advance دیا جا چکا تھا۔ یہ تو ایسی رقم ہے جو حساب میں لکھی ہو گی کہ کتنے پیسے دینے جا چکے تھے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب بات یہ ہے کہ یہ مونروے جو پشاور کا بند کیا گیا ہے اس کے متعلق ہمارے وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ عیاشی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ عیاشی نہیں تھی اگر communication نہیں ہو گی تو ملک میں ترقی کیسے ہو گی۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ میں اس سلسلے میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ جیسے ڈاکٹر صاحب کے جواب میں میں نے یہ کہا کہ میں ایک غریب صوبے سے ہوں۔ جناب والا لاہور اسلام آباد روز آٹھ کروڑ روپے فی کلو میٹر کے حساب سے بن رہا تھا۔ یقین کریں کہ سوہ ارب روپے کا یہ خرچہ ہے۔ اس سے بلوچستان کے کونے کونے تک سڑکیں پہنچ سکتی ہیں یہ اس قدر منگتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جناب مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ میں انتہائی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی انتہائی مہربانی ہے کہ آپ اتنا تعاون اپنے ممبران صاحبان سے کرتے ہیں کہ بعض اوقات ہمارے قواعد کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی مجھے پتہ ہے۔

سید مسعود کوثر۔ اسی لئے میں کہتا ہوں جناب والا کہ قواعد اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ ہم ان کو follow کریں اور اس لئے بھی بنائے جاتے ہیں تاکہ ہاؤس کا کاروبار آگے چلے۔ جناب والا اگر آپ general discussion کی اجازت دیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں میں general discussion تو نہیں allow کروں گا۔ مجھے یہ بتائیں کہ جب information نہ ملے تو پھر میں کیا کروں۔

سید مسعود کوثر۔ جناب information کی بات نہیں ہے discussion کی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ لیکن there is no dispute on that

Syed Masood Kausar But Sir, in the guise of information, discussion can't be allowed, it would be indirectly violating this rule.

(مدافعت)

85. * Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Communication be pleased to state the sections of the National Highways in

Balochistan on which the work has been given through contracts indicating also the names and other particular of the contractors and the present status of the work alongwith the expenditure incurred?

Syed Iqbal Haider: Name of the works on the sections of National Highways in Balochistan alongwith particulars of the contractors, present status and expenditure are at Annexure-I.

Annexure-I.

List of contract awarded to different contractors

(Rs million)

Section of National Highway	Name of Contractor	Status/ progress	Expenditure upto Apr 1994
National Highways N-40			
1. Nokundi-Taftan 1: 80 km 11: 44 km	A. Khan (LHR)	Completed 90%	- 180
2. Dalbandi - Nokundi 1: 111-A (88 kms) 11: 111-B (88 kms)	Al-Khan (LHR) (RDU Iran)	4% 3%	296 239
National Highways N-25			
1. Uthel-Bela (68 kms)	SKB (Zhod)	3%	217
2. Wad-Surab (160 kms)	ISP (Cyprus)	30.2%	390
3. Surab-Kaiat (80 kms)	G.M.C (Iran)	3%	181
4. Bela-Kararo (40 kms)	Kore Khan (Quetta)	Completed	-
National Highway N-50			
Zhod-Danassar (65 kms) Danassar-Mughalkot (13 kms)	F.W.O. (Rawalpindi)	Completed 85%	- 133

جناب چیئر مین۔ جی جناب حافظ حسین احمد۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بید روز ۴۰ کلومیٹر ہے جو کہ مکمل کر لیا گیا ہے۔ اس کا کل تخمینہ کتنا ہے؟

جناب چیئر مین۔ جی کیا فرما رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ جو چوتھے نمبر پر ہے۔ بید کورازو چالیس کلومیٹر ہے اس کا ٹھیکہ حاجی کوڑا خان کو دیا گیا تھا۔ یہ مکمل ہو چکا ہے اس پر کتنا خرچہ آیا ہے؟ پہلا سوال اس میں یہ ہے کہ ایک سڑک ۸۰ یا ۹۰ فیصد بلکہ انہوں نے فرمایا کہ ۱۰۰ فیصد مکمل ہو چکی ہے۔ ۴۴ کلومیٹر پر ۱۸۰ ملین روپے خرچ آتے ہیں اور یہاں پر ۸ کلومیٹر کے تین فیصد پر ۲۱۷ آتے ہیں تو یہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ یہ بتایا جانے کہ اس کا ٹھیکہ کس نے دیا تھا۔ یعنی اتنا خرچہ ۲ فیصد پر یعنی یہاں پر ۹۷ فیصد کام باقی ہے اوروں سے تین گنا زیادہ باقی ہے۔

جناب چیئر مین۔ یہ آپ اوتھل بید کی بات کر رہے ہیں؟

جناب غلام اکبر لاسی۔ بید کورازو کی بات کر رہے ہیں۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ ۴۱ء ملین ہے۔

جناب چیئرمین۔ نوٹل۔

جناب اکبر لاسی۔ جی نوٹل اور فاضل ممبر اگر دوبارہ ذرا سوال کر دیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب حافظ حسین احمد۔

حافظ حسین احمد۔ جناب دیکھئے ۴۱ء ملین ہے اور تین فیصد ۲۱ء ملین میں یہ پورا کیسے کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو حساب کا سوال پوچھا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں جناب میں یہی کہہ رہا ہوں کہ آخر کس طریقے سے ----- یعنی ہمیں کس طریقے سے اندھیرے میں رکھا جا رہا ہے 'پارلیمنٹ کو' ۴۱ء انہوں نے کہا ہے کہ کل تخمینہ ہے اور تین فیصد ۲۱ء میں انہوں نے پورا کیا ہے۔ کوئی انداز دین کا چراغ ہے کہ باقی ۹۷ فیصد وہ ۴۵۰ ملین میں پورا کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ اس میں جو mobilization اینڈ وائس وغیرہ دے دیتے ہوں ہو سکتا ہے۔-----

جناب چیئرمین۔ دیکھیں لاسی صاحب آپ اس طرح بات نہ کیا کریں کہ ہو سکتا ہے یہ ہو سکتا ہے یہ نہیں ہو سکتا جس طرح اعتزاز صاحب کہتے ہیں may be, and may not be, the points آپ انٹرمیشن دیں جو آپ کے پاس ہے۔ یہ ہو سکتا والی بات نہ کیا کریں۔ کہ یہ بھی ہو سکتا ہے وہ بھی ہو سکتا ہے 'ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ آپ ہمیں بتائیں facts آپ کے پاس کیا ہیں۔ مثلاً یہ سڑک زیادہ مشکل تھی اس کے ریش زیادہ ہیں۔ یا فلاں وجہ سے زیادہ خرچ ہو گیا یا فلاں وجہ سے کم ہو گیا ہے لیکن یہ ہو سکتا ہے والی بات صحیح نہیں ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ اوتھل بید کی انٹرمیشن یہ ہے کہ ۶۸ کلومیٹر ۴۱ء ملین کاسٹ ہے اس کی اور ۱۹۹۳ میں اس کی completion ہے۔ جیسے ممبر صاحب نے پوچھا۔

حافظ حسین احمد۔ یہی میں کہہ رہا ہوں کہ ۲ فیصد پر ۲۱ء ملین خرچ ہونے تو ۹۷ فیصد کو کس طرح کریں گے۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ یہ ٹھیک ہے کہ ۲ فیصد تو کام مکمل ہو گیا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ یہ ۲ فیصد پر اگر اس ہے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں شیخ صاحب اب آپ وزیر کی جگہ جواب دیں گے۔

حافظ حسین احمد۔ سر یہ پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے دے رہے ہیں۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ یہ سوال اس سے connect نہیں ہوتا۔-----

جناب چیئرمین - شیخ صاحب اس حد تک تو connect ہوتا ہے کہ factual informations آجانی پائیں۔ اگر نہیں آئی تو he should say کہ میرے پاس نہیں ہے میں کل دے دوں گا لیکن یہ ہو سکتا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی - سر اتنا mobilization advance دیا ہوا ہے اسلئے اس کی

-----جو

(مداخلت)

جناب چیئرمین - باری باری - باری باری - in fact اس وقت میری خوش قسمتی ہے کہ اس ہاؤس میں کم از کم تین سابق سپیکر بیٹھے ہونے ہیں - انور بھنڈر صاحب - شیخ رفیق صاحب اور مسود کوثر صاحب - اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری صحیح guidance کریں گے so I can conduct the affairs in a proper manner - جی جناب حافظ حسین احمد صاحب -

حافظ حسین احمد - جناب چیئرمین صاحب - میں ایک گزارش کروں گا کہ سوالات دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پارلیمنٹ کو صحیح جوابات فراہم کئے جائیں - یہاں جو جوابات دینے گئے ہیں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ باطل غلط ہیں - اور جو وزیر موصوف صاحب بیان کر رہے ہیں اس میں سے ۳ فیصد کا یہاں کھا گیا ہے کہ ۲۱۷ ملین خرچ ہو چکے ہیں باقی ۹۷ فیصد ہو باقی ہیں اگر یہ اس سے کنٹ نہیں ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ شیخ رفیق صاحب نے کس حیثیت سے جواب دیا - جنرل سپیکر بڑی کی حیثیت سے پیپلز پارٹی کے ---

جناب چیئرمین - جی جناب ڈاکٹر ریحان صاحب -

ڈاکٹر محمد رحمان - جناب والا اسی سوال کے جوابے سے میں اپنے محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وزراء صاحبان ان جوابات کو خود پڑھنے کی زحمت بھی گوارہ کرتے ہیں - یا جو ان کو افسران صاحب دے جاتے ہیں اس کو ہاؤس میں پیش کرتے ہیں -

جناب چیئرمین - بہر حال یہ کوئی ایسا سوال نہیں ہے - جی عبدالرحیم مند وخیل صاحب -

جناب عبدالرحیم خان مند وخیل - ذرا آپ سوال سمجھنے کی کوشش کریں - یعنی رُوب

- داتا سر پر ۶۵ کروڑ اور داتا سر - منغل کوٹ ۱۲ کروڑ - یہ ملا کر ۸۵ فیصد کام ہوا ہے - اور ۱۲ کروڑ روپے بنتے ہیں - اور اس کے مقابلے میں جو اوتھل - بیلا یا اسی طرح دوسرے کچھ cases ہیں ان کا ریٹ ۳۷ کروڑ اور فاصلہ ۶۸ کروڑ - ۶۵ کروڑ اور اس میں ملا کر ۱۲ کروڑ فیصد جو سخت ترین علاقہ ہے - تو اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہائی وے اتھارٹی نے اور ان کے افسران نے Contractor سے اور کمپنی سے مل کر خورد برد کی ہے نمبر ایک - دوسرا سوال میرا یہ ہے کہ مسسٹر بارغ اور خانوڑنی تک ذرا آپ بتا دیں - یہاں پر آپ نے ذکر نہیں کیا - کیا یہ صحیح ہے کہ مسسٹر بارغ سے خانوڑنی تک ابھی ۹۲ اور ۹۳ میں ہائی وے اتھارٹی نے کام کیا ہے اور یہاں اس کا ذکر نہیں ہے - وہ بتا دیں اور اس پر جتنا خرچ ہوا ہے اور اس کی موجودہ پوزیشن کہ روڈ کا وجود بھی نہیں ہے - وزیر صاحب سمجھ گئے -

جناب چیئرمین - جناب لاسی صاحب -

جناب غلام اکبر لاسی - جہاں تک رُوب - دانا سر کے ۶۵ کروڑ کا تعلق ہے یہ مکمل ہو چکا ہے، اور دانا سر - منل کوٹ ۱۲ کروڑ فیصد کام ہو گیا ہے اور 1994 expenditure upto Rs 133 million ہے۔

جناب چیئرمین - نہیں سوال تو آپ کا یہ تھا کہ یہاں پر ----

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - میں نے خورد برد کی بات کی ہے دوسرے کیسوں میں کہ اس کا جو ریت بڑھا ہے وہ بتایا - یہ تو میں نے خود بتایا کہ ۱۳۲ ہے -

جناب چیئرمین - جی ریت کس کا بڑھا ہے؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - باقی جو مختلف روڈ ہیں ان کا ----

جناب چیئرمین - نہیں اس میں جو بنیادی چیزیں آ رہی ہیں نا لاسی صاحب وہ یہ ہیں کہ کچھ ایسے روڈ ہیں جن کی کاسٹ بہت زیادہ ہے - تو اس کی وہ وجہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ خرچہ اتنا زیادہ کیوں ہے؟ تو اس میں آپ دیکھ لیں - ان سے بریفنگ لے لیں کہ جی اس کی وجوہات ان سے پوچھ لیں - آپ کے ٹکے والے بتا دیں گے کہ اس کا ریت اس لئے زیادہ ہے -

جناب غلام اکبر لاسی - اگر وہ کہیں کہ foreign companies involve ہیں تو ---

جناب چیئرمین - نہیں کوئی ہو سکتا ہے نا - It could be anything, it could be foreign companies, it could be difficulty of train, it could be

ہے - یہ بعد میں ٹھیکہ دیا ہے - ریت چڑھ گئے ہیں - so many factors - تو وہ آپ پوچھ لیں تاکہ --- factual position

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب والا -

جناب چیئرمین - نام کافی ہو گیا آپ کا ----

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب وہ سوال جو ہے اس کا انہوں نے جواب نہیں دیا - انہوں نے کہا کہ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا - میں سوال پڑھتا ہوں - اس میں آپ دیکھ لیں کہ میرا سوال ضمنی ہے یا نہیں - وہ یہ ہے -

"Will the Minister for Communications be pleased to state the sections of the National Highways in Balochistan on which the work has been given through contracts, indicating also the names and other particulars of the contractor and the present status of the work alongwith the expenditure incurred?"

اس میں میں پوچھ رہا ہوں کہ آپ نے جو کچھ دیا ہے اس میں اس میں مسلم باغ سے خانوڑنی مسلم باغ سے کوئٹہ کا روڈ جس میں کام ہوا ہے contract پر دیا گیا تھا یہاں ذکر نہیں ہے -

جناب چیئرمین - وہ کہتے ہیں کہ اس کا جواب نہیں ہے ان کے پاس - تو وہ ---

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - کیوں نہیں ہے؟ میں یہ عرض کر رہا ہوں۔
میں ان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اس لیے نہیں ہے کہ وہ کام کروڑوں روپے سے مکمل ہوا
اس طرح ریٹ ہونے اور وہ کام مکمل ہونے کے بعد آج اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ مسلم باغ سے
خانوزئی تک وہ روڈ ختم ہو چکا ہے اس میں بڑا خردبرد ہوا ہے۔ اس لیے یہ یہاں نہیں لایا گیا ہے۔
جناب چیئر مین - تو یہ دیکھ لیں جی پتہ کر لیں اس کا مسلم باغ سے خانوزئی۔
جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب والا یہ سوال ذرا defer کرتے ہیں آئندہ
کے لیے۔

جناب چیئر مین - ٹھیک ہے جی۔
جناب محمد اکبر لاسی - یہی particular سوال اگر آجائے مسلم باغ سے خانوزئی
کا توپوری detail میں آپ کو دے دوں گا اور اگر اس میں کوئی گریز ہونی ہو گی تو وہ بھی ہم
بتائیں گے کہ گریز ہونی ہے۔
جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب والا میری گزارش ہے کہ اس سوال کو
defer کریں۔

جناب چیئر مین - ٹھیک ہے جی۔
جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب والا - ایک اور بات بھی ہے - میں
نے ایک سوال کیا تھا یہ تو فضل آغا کا سوال ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ تمام پاکستان میں
highways کی ----

جناب غلام اکبر لاسی - سر - میں خود تسلیم کرتا ہوں اس میں ضرور گریز ہونی ہو
گی۔ پچھلی حکومت نے گریز ضرور کی ہو گی۔

جناب چیئر مین - ایک منٹ - no point of order - سوال جواب کے درمیان
point of order نہ کریں please - اب میرا خیال ہے یہ کافی سوالات ہو گئے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - میں نے سوال کیا تھا جناب والا - صرف ایک
پھونسا فضل آغا صاحب کا سوال محدود قسم کا میں نے اس پر تفصیل مانگی تھی میرا سوال نہیں
آیا۔

جناب چیئر مین - وہ چیک کر لیتے ہیں کہ کیوں نہیں آیا۔ وہ دیکھ لیتے ہیں۔
جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - لیکن اس کو defer کیا جانے - اس کا صحیح
جواب ہمیں ملنا چاہیے۔

جناب غلام اکبر لاسی - اس سیکشن کے جو فاضل ممبر نے ----
جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب والا یہ سوال defer کریں request
کرتا ہوں کہ اس کا صحیح جواب بشمول تمام صوبوں کے روڈز کے بارے میں ----

جناب چیئرمین - نہیں، یہ دکھیں ناں، یہ جو آپ information مانگ رہے ہیں مسلم باغ تا خانوزئی والا اب یہ اس۔۔۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - National Highway No. 50

جناب چیئرمین - یہ National Highways No. 50 میں آتا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - ہاں جی۔

جناب چیئرمین - ایک منٹ جی - پہلے سوال جواب ختم ہونے دیں - بیچ میں آپ کریں گے، تو نئی بات شروع ہو جانے گی۔ بعد میں پہلے میں خود حل کر لوں، پھر آپ سے پوچھ لوں گا۔

جناب گلزار احمد خان - جناب اس میں printing mistake لگتی ہے اور واقعی جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں حافظ صاحب، منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین - اگر printing mistakes ہیں تو منسٹر صاحب کیوں نہیں کہتے ہیں کہ printing mistakes ہیں۔ آپ کو کیسے پتہ ہے کہ اس میں printing mistake ہے۔

جناب گلزار احمد خان - جناب اس میں جو calculations ہیں اس کے مطابق جو کچھ کہہ رہے ہیں حافظ صاحب وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں اس میں printing mistakes ہیں۔ جناب چیئرمین - نہیں، اگر منسٹر صاحب یہ نہیں کہہ رہے ہیں تو آپ کی بات میں کیسے مان لوں۔

جناب گلزار احمد خان - میں اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ منسٹر صاحب نے realize کر لیا ہے کہ واقعی printing mistakes ہیں۔

Mr. Chairman: But how can I take your word against the Minister's word?

یعنی اگر ایسی کوئی بات ہے تو منسٹر صاحب کو کہنا چاہیے ناں جی کہ ہمارے خیال میں یہ printing mistake ہے۔

حافظ حسین احمد - جناب چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین - جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد - عرض یہ ہے کہ منسٹر صاحب کا بھی قصور نہیں ہے، وہ مواصلات کے منسٹر ہی نہیں ہیں جی، اب مصیبت یہ ہے، میں گزارش کروں گا کہ اس طرح تو پوری کابینہ ناپینا لگتی ہے۔ ان کو کچھ پتہ نہیں ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی - جناب چیئرمین! کوئی بھی وزیر جواب دے سکتا ہے۔

جناب چیئرمین - ہاں دے سکتا ہے۔

حافظ حسین احمد - میں گزارش کروں گا کہ ہم نے یہ challenge کیا ہے کہ یہ تمام کے تمام جو figures ہیں وہ غلط ہیں۔

جناب چیئرمین - لاسی صاحب چونکہ یہ بڑے پرزور طریقے سے کہہ رہے ہیں اور وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ کوئی غلطی لگتی ہے تو اس کو بھی دوبارہ چیک کر لیں۔

جناب غلام اکبر لاسی - سر! اگر اس میں کوئی غلطی ہوئی تو میں اس کو چیک کروں گا۔ اگر واقعی یہ printing mistake ہے یا کوئی غلطی ہے تو اس کو دوبارہ میں اس ایوان میں پیش کروں گا۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے۔ نہیں۔ It is right۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب والا! دوسرا جو سوال تھا مسمم باغ کا۔

جناب چیئرمین - ان کا جو خاص مسمم باغ کا سوال ہے وہ بھی نوٹ کر لیں اور میرا خیال ہے اس کو بھی پرسوں take up کر لیں گے۔

جناب غلام اکبر لاسی - بہتر جی۔

جناب چیئرمین - جی جناب ڈاکٹر محنی صاحب آخری سوال آپ کا۔

ڈاکٹر عبداللحی - جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بلوچستان national high ways کے حوالے سے بہت نظر انداز رہا ہے ماضی میں۔ کسی بھی حکومت نے تنجیدگی سے اس پر غور نہیں کیا اور highways کا ب سے لے کر تفتان، پھمن سے لے کر ذیرہ اللہ یار اور گوادر سے لے کر کراچی، گوادر، تربت سے لے کر غضدار، غضدار - لاڑکانہ یعنی بہت بڑا سیکشن جو ہے highways کا وہ بلوچستان سے گزرتا ہے - ۳۲ فیصد road length ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا موجودہ وفاقی حکومت بلوچستان کے highways کا جو حصہ ہے اس کے اوپر کوئی خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ کیا وہ اپنی ماضی کی روایت سے ہٹ کر جو سات آٹھ فیصد فنڈ ہوتا تھا اس کو ۵۴ فیصد یا ۵۰ فیصد یا جتنا ہمارے پاس road length ہے کیا وہ اس طرح سے اس کے لیے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے؟ نمبر ۲ National Highways Department میں سروس کے لحاظ سے بلوچستان کی نمائندگی بالکل نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو پیسے آجاتے ہیں سب خرد برد ہو جاتے ہیں۔ تو نیشنل ہائی ویز میں جب بلوچستان کے سینئر افسران ہیں تو ان کو بھی کم از کم بلوچستان کا جو سیکشن ہے اس میں تو ہائی وے کا جو سربراہ بلوچستان کا ہونا چاہیے تاکہ کوئی ذمہ داری ہو۔ اور یہ ہمیں بتایا جائے۔

جناب چیئرمین - ہو گیا نا سوال آپ کا۔

ڈاکٹر عبداللحی - جی ہاں۔

جناب چیئرمین - جی جناب اکبر لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی - جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے فاضل دوست کو

بتانا چاہوں گا کہ حکومت پاکستان نے بلوچستان میں جو ہائی ویز اور سڑکیں ہیں ان کو بنانے کیلئے جامع منصوبہ بندی کی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا جو پروگرام ہے عنقریب آپ دیکھیں گے کہ بلوچستان کی جتنی سڑکیں ہیں چاہے کراچی سے out city road ہو یا کونڈ کو سٹر road میسے کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ تفتان تک جو روڈ ہے وٹ اور خضدار کے درمیان بھی روڈ مکمل ہونے کے قریب ہے۔ اور انشاء اللہ ہماری حکومت بلوچستان کی تمام سڑکوں کو top priority دے رہی ہے اور اس کیلئے جامع منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اور اب یہ سڑکیں بن رہی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی جناب گلگی صاحب۔

جناب منظور احمد گلگی۔ جناب والا! میرا سادہ سا سوال ہے۔ کہ total high way کا ۲ فیصد بلوچستان میں ہے بقیہ ۵۰ فیصد پاکستان کے دوسرے صوبوں میں ہے۔ میرا سادہ سوال یہ ہے کہ نیشنل ہائی وے کا جو فنڈ ہے اس میں سے کتنے فیصد بلوچستان کے ہائی وے کو دیا جاتا ہے اور کتنے فیصد دوسرے صوبوں میں خرچ کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اکبر لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ سوال دے دیں۔ ویسے منظور صاحب میرے دوست ہیں۔ میں ان کو آج ہی بتا دوں گا معلوم کرے۔

جناب چیئرمین۔ منظور صاحب کو بتا دیں گے لیکن ہمیں کیسے پتہ چلے گا۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ سر اگر Fresh question آجائے تو میں ان کو بتا دوں گا۔

جناب منظور احمد گلگی۔ آپ کی معلومات کیلئے میں بتاؤں کہ نیشنل ہائی ویز کے جو rates میرے پاس ہیں ۳۲ فیصد روڈ ہیں صرف ۹ فیصد ٹوٹل ہائی وے کے بجٹ میں سے بلوچستان کے ہائی وے کو دیا گیا ہے۔ یعنی کتنا فرق ہے جبکہ یہ plain land ہے اور وہ hilly areas ہیں۔ اور میں اسلئے ---

جناب چیئرمین۔ جی next question Fazal Agha Sahib No. 80 بس کافی ہو گیا

ہے جی۔

ڈاکٹر عبدالحی۔ جو میں نے عرض کیا تھا کہ نیشنل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ میں بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ کیا اس کے سلسلے میں بھی یہ ہمیں جواب دیں گے کہ کم از کم بلوچستان کا جو سیکشن ہے وہیں تو کوئی افسر بلوچستان سے ہو۔ آخر ہمیں کہیں تو نمائندگی ملے کہیں بھی نمائندگی نہیں ہے۔ باقی تمام اداروں میں نمائندگی نہیں ہے ہم نے کیا گناہ کیا ہے۔ بلوچستان کے لوگوں نے۔

جناب محمد اکبر لاسی۔ ابھی ہم نے اپنے محترم ایم پی اے بلوچستان کو نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں نمائندگی دی ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ بلوچستان کی نمائندگی کریں گے۔

جی ذلیل الرحمن صاحب فرمائیے۔

Mr. Chairman: Next question No. 86 Syed Fazal Agha.

86 *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Communications be pleased to state the arrangements made for the supply of water to Gawadar Port?

Syed Iqba Haider : Government of Balochistan have assured supply of 50,000 gallon capacity under the Gawadar Fish Harbour-cum-mini Port Project.

The proposal has eluded in the revised approved PC-I. On commissioning of the desalination pfficient water available to meet the requirement of Fish Harbour and future deep Sea Port estimated at approximately 100,000 gallons daily.

Mr. Chairman: Any supplementary.

جی خلیل الرحمن صاحب فرمائیے۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, at best the answer is little vague. The situation I have just confirmed from all the FATA members here. They said that this thing as such was not extended to FATA.

جناب چیئرمین۔ فی الحال ۸۶ پر ہیں نا۔ ۸۶ پر۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: I am sorry Sir.

جناب چیئرمین۔ ۸۶ پر any question جی جناب سیف اللہ پر اچھا صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پر اچھا۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ گوادر میں پہلے سے ہے۔ کیا وہ ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ نہیں وہ پلانٹ اب نہیں چل رہا ہے۔

جناب سیف اللہ خان پر اچھا۔ کیا وزیر صاحب اس کی enquiry کریں گے کہ کیوں نہیں چل رہا ہے؟ آخر اتنا خرچہ ہوا ہے اس کے بنانے پر۔ کیوں نہیں چل رہا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جی ہم ضرور اسکی انکوائری کریں گے اور انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ یہ چلے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب سعید قادر صاحب۔

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Sir, the answer states that there is

another proposal to set up a desalination plant of 75000 gallon capacity. Whereas the existing one is out of order, would the Minister please state whether it is not better to repair the existing one instead of putting a new one.

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب، وہ کہتے ہیں کہ یہ بہتر نہیں ہو گا کہ جو خراب ہے اس کو ٹھیک کروا لیں بجائے نیا لگوانے کے۔ ہو گا یہ کہ پرانا بھی خراب ہو گا اور نیا بھی خراب ہو جائے گا۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پہلی مرتبہ ہو گا کہ پچاس ہزار گیلن کا جو پلانٹ خراب ہو۔

جناب چیئرمین۔ سوال ان کا یہ ہے کہ جو پرانا ہے وہ ٹھیک نہیں چل رہا ہے تو نیا بنانے کی بجائے پرانا کیوں نہیں ٹھیک کروا لیتے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب اس سے پہلے کوئی ایسا پلانٹ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی وہ جو سیف اللہ پراچہ صاحب کے جواب میں آپ نے کہا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ انہوں نے کہا ہے کہ کوئی چل رہا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی آپ کا کیا سوال تھا؟ آپ کا سوال تھا کہ کوئی ہے جو خراب پڑا ہوا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ انہوں نے کہاں ہے کہ چل رہا ہے میں نے کہا نہیں چل رہا۔ پراچہ صاحب آپ کا سوال کیا تھا؟

Mr. Chairman: Sorry, we did not understand properly.

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ کہ وہ کیوں نہیں چل رہا؟

جناب چیئرمین۔ کونسا نہیں چل رہا۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ وہ جو پرانا پلانٹ۔

جناب چیئرمین۔ ہے کوئی پرانا۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ ہاں جی بالکل میں نے خود دیکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ کہاں پر ہے وہ۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ گوادر میں جی۔

جناب چیئرمین۔ then وہ کہتے ہیں کہ جی۔۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہاں کوئی ہے تو میں اسکی انکوائری کرونگا اور میں دیکھونگا کہ اگر ایک ہے تو اس کو ہم کیوں نہیں چلا رہے ہیں، اور ہم

دوسرے کیلئے کوشش کیوں کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین - یہ بات ہونی نہ اگر ہے تو وہ ضرور کریں گے۔

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Mr. Chairman, on the floor of the House the Minister says that he is going to conduct an inquiry now. Will not it be proper that he should have found before coming to the House that whether there is a plant?....

جناب چیئرمین - Actually ان کو بھی دقت ہے یعنی he deals with different subjects...

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر - وہ ٹائپا والی بات جو حافظ صاحب نے کی تھی اسلئے مسند وہ ہے۔

حافظ حسین احمد - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کیا گوادر آپ کے حلقہ انتخاب میں شامل نہیں ہے؟

جناب غلام اکبر لاسی - ہے، ہے۔ میرے خیال میں حافظ صاحب اس سے اتفاق کریں گے کہ حلقہ انتخاب میں شامل ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ آپ کو اس کے بارے میں ایک ایک چیز ----- اگر میں حافظ صاحب سے پوچھوں کہ آپ کے حلقے میں کتنے قلعے ہیں یا کتنے ہسپتال ہیں تو یہ بہت مشکل ہے۔

جناب چیئرمین - ویسے بھی پلانٹ ایک مجموعی سی چیز ہوتی ہے، نظر نہیں آتی۔

ڈاکٹر عبدالحی - میرا اس سلسلے میں ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ساحلی علاقہ یا گوادر ضلع --- جناب چیئرمین صاحب! میں ابھی ضلع گوادر سے آ رہا ہوں، وہاں کے لوگ پینے کے پانی کے لیے اتنے پریشان ہیں جس کا آپ تصور نہیں کر سکتے یعنی وہاں حالت یہ ہے کہ اگر کوئی مردہ دفن کرنا ہو تو اس کو غسل دینے کے لیے پانی نہیں ہے اور اگر اس دفعہ قدرت کی طرف سے بارش نہ ہوتی تو شاید وہاں کافی لوگ پینے کے پانی نہ ملنے کی وجہ سے اس دنیا سے رحلت فرماتے۔ یہ بہت بڑا مسد ہے۔

جناب چیئرمین - آپ کا سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر عبدالحی - میرا سوال یہ ہے کہ جو پینے کے پانی کے وہاں منصوبے بنانے بارے ہیں اس میں اتنی تاخیر ہو رہی ہے کہ کبھی فکر کے حوالے سے کبھی desalination پلانٹ کے حوالے سے کبھی آکٹرا ڈیم کے حوالے سے کبھی سرنگی ڈیم کے حوالے سے کبھی ڈیزل نہ ہونے کی وجہ سے حقیقت میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ وہاں کے ۹۰ فی صد عوام بیونی ہے، پیٹکان ہے، گتڑ ہے، گوادر ہے، اور مارا ہے، پسنی ہے، سارے پریشان ہیں۔ تو میں یہ مناسب سمجھوں گا کہ وفاقی حکومت ہمیں یہ یقین دلانے کہ کم از کم گوادر کے

لئے جو ۴۵ لاکھ گیلن پانی درکار ہے اور اس ضلع کے لیے اور مزید چاہیے۔ کیا ان کے پاس کوئی جامع منصوبہ بندی ہے کہ اس مسئلے کو جو کہ پینے کے پانی کا ہے اس کو مستقل حل کیا جائے؟

جناب غلام اکبر لاسی - بہ قسمتی ہے اس کا تعلق ہے صوبائی حکومت سے اور صوبائی حکومت نے یقین دلایا تھا کہ وہ ۵۰ ہزار گیلن پانی ہر روز دیں گے اور اب متاخر ہوتی ہے۔ جناب چیئر مین! صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ بہ قسمتی سے بلوچستان میں ہماری پانی کی حکومت نہیں ہے اور نہ پہلے رہی ہے۔ ابھی بھی نہیں ہے۔ تو اس وجہ سے ظاہری بات ہے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن ہم صوبائی حکومت کو بھی ضرور کہیں گے کہ وہ گواڈر میں اور خاص کر بلوچستان کے مکمران division میں پانی کے لیے انتظامات کرے۔ جہاں تک ہماری بات ہے۔ جس طرح ابھی ہم نے جواب میں کہا ہے کہ ۵۰ لاکھ گیلن پانی کے لیے ہم انتظامات کر رہے ہیں اور انشاء اللہ اس سال دسمبر تک میں اپنے فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ مکمران division میں پانی کا مسئلہ ہم حل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

جناب چیئر مین۔ جی سیف اللہ پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ - سنٹرل ایشین countries کے لیے میرا خیال ہے کہ ۵۰ ہزار گیلن یا ۵ ہزار گیلن تو ایک مذاق ہے۔ پھر ادھر ممبئی کا بہت کاروبار ہے۔ کیا وزیر صاحب اس سارے مسئلے کو دوبارہ دیکھیں گے اور پانی کی جتنی ضرورت ہے جو کہ کئی لاکھ گیلن per day ہو گی کیا کوئی جامع desalination پلانٹ لگانے کے منصوبے پر غور فرمائیں گے؟

جناب غلام اکبر لاسی - ہم بالکل غور فرمائیں گے اور جو نوٹل وہاں کی ضرورت ہے اس کو پورا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ چاہے صوبائی حکومت ہو یا مرکزی حکومت ہو ہماری ذمہ داری ہے کہ وہاں ہم عوام کو پینے کے پانی کے لیے اور وہاں جو کورٹ کی requirement ہیں ہم اس کے لیے انتظامات کریں۔

جناب چیئر مین۔ سوالوں کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ بقیہ سوالات پڑھنے والے تصور کئے جائیں۔ رخصت کی درخواستیں۔ کوئی درخواست نہیں ہے۔

+87. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for communications be pleased to state whether it is a fact that the yellow cab scheme has been extended to FATA?

Syed Iqbal Haider: The scheme was applicable to the whole of Pakistan including FATA. It has since been terminated w.e.f. 16-9-1993.

The Question Hour being over the remaining questions and their answers were placed on the table of the House.

88. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Communications be pleased to state the time by which telephone evided to the applicants in village Sheikh Muhammadi, District Peshawar?

Syed Iqbal Haider: It is expected that telephone connections will be pr oided to the apheikh Mohammadi by 30-6-1995.

89. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any prnsideration of the government to establish telephone exchanges in vilalges Badh-ai, Peshwar District?

Syed Iqbal Haider: Yes

90. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for communications be pleased to state the authority under which toll tax on highways and bridges is levied?

Syed Iqbal Haider: Toll tax on National Highways and bridges is levied by the National Highways Authority under Clause 10(2) (vii) of the National Highway Authority Act 1991.

91. *Dr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that from 10th November, 1990 to January, 1994, the vacant posts of the Shippin Master were filled in by giving additional charge to some other persons who were already holding different posts adn designations: if so, its reasons?

Syed Iqbal Haider: Yes. Due to ban imposed on recruitments the post of Shipping Master was filled-in by giving additional charge to officers of same grade.

92. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Communicatins be pleased to state the names of Shipping Master, Deputy Shipping Masters and Assistant Shipping Master working since November, 1990 indicating also their educational qualification, experience, Domiciles and length of service?

Syed Iqbal Haider: Details are placed at Annexue 'A'

Annexure 'A'

The details of educational qualification, experience, domicile an tenure

of Shipping Masters, Deputy Shipping Masters and Assistant Shipping Master, who had been holding the charge of the said post(s) since 10th November, 1990 are as follows:-

Shipping Master

- (i) On the retirement of Capt. Taj Muhammad on 10th November, 1990, the additional charge was assigned to Capt. Abdul Jabbar Randev, Ex-Principal Officer, Mercantile Marine Department (BPS-20) with effect from 11-11-1990 to 15-03-1991 and 15-05-1991 to 15-08-1991. Capt. Abdul Jabbar Randev has considerable experience in Shipping and Merchant Navy Affairs and he was holder of Master Mariner Certificate and belonged to Punjab.
- (ii) Capt. Muhammad Saleem Baloch, Director of Shipping (BPS-19) is Master Mariner and belongs to Sindh (R). He has considerable experience in Shipping and Merchant Navy Affairs and was given additional charge of the post of Shipping Master with effect from 16-03-1991 to 14-05-1991 as the Capt. Abdul Jabbar Randev proceeded on leave.
- (iii) Mr. Taj Muhammad Baloch belong to Sindh(R) and holder of Master Degree in Arts. He was working as Deputy Shipping Master (BPS-16) and he was directed to look after the work of Shipping Master on day today basis under the supervision of Director of Shipping with effect from 16-08-1991 to 15-11-1991.
- (iv) Cap (Retd.) Riaz Ahmed, PN belonged to Sindh(U) with a degree of B Sc. he was experienced officer, had worked in Pakistan Navy and as Controller of Shipping (BPS-19). He was assigned additional charge of the post of Shipping Master with effect from 16-12-1991 to 15-05-1992 and he was also transferred to the post of Shipping Master with effect from 16-06-1992 to 16-12-1992.
- (v) Capt. Muhammad Alim Shaikh, Director of Ports&Admin (BPS-19) is a Master Mariner and belongs to Sindh(U). he has a lot of experience in Shipping Management and Pakistan

Merchant Navy Affairs also. He was given additional charge of the post of Shipping Master with effect from 17-12-1992 to 14-12-1993.

- (vi) Capt. Irgan-ul-Haq Dar, Director of Projects is a Master Mariner and belongs to Punjab. He has a lot of experience in Shipping Management and Pakistan Merchant Navy Affairs. He was assigned additional charge of the post of Shipping Master with effect from 14-12-1993 to 25-01-1994.
- (vii) Capt. Mohasin Ali Khan belongs to Pakistan Navy and has a degree of B.Sc. He has a domicile of Punjab. He is appointed on deputation basis with effect from 26-01-1994 and working on the same post to date.

Deputy Shipping Master

- (i) Mr. Taj Muhammad Baloch is holder of Master Degree in Arts and was appointed through FPSC as Assistant Shipping Master and then he was shifted/redesignated as Deputy Shipping Master on 04-11-1986. He remained Deputy Shipping Master till 05-02-1994 and belongs to Sindh (R).
- (ii) Mr. Muhammad Ilyas is holder of Master Degree in Arts and belongs to Punjab. He has considerable experience in Shipping and Administrative matters. He was appointed as Deputy Shipping Master under Section 10 of Civil Servants Act, 1973 by transfer from Deptt. of Shipping Control with effect from 06-02-1994 till further orders.

Assistant Shipping Master

- (i) Mr. Munshi Khan has bachelor degree in Arts and belongs to Punjab. He was appointed as Assistant Shipping Master on ad hoc basis with effect from 24-09-1989 and remained Assistant Shipping Master upto 23-03-1991.
- (ii) Mr. Masood Ahmed is a B.Sc. degree holder and belongs to Punjab. He was appointed through FPSC on 24-03-1991 and is working on the same post to date.

Communications be pleased to state the periods from 10th November, 1990 till todate during which teh posts of Shipping Master, Deputy Shipping Master and Assitant Shipping Masters remained vancantalongwith the reasons for their remaining vacant?

Syed Iqbal Haider: The posts of Shipping Master and Deputy Sipping Master did not remain vacant. However the postof Assitant Shipping Master remined vacant from 25-03-1991 to 28-05-1991.

94. ***Chaudry Shujat Hussain:** Will the Minister for Education be pleased to state whether there is any proposal under consideration of teh Government to establish a University at Gujrat, if so, teh steps taken by teh Government in this regard?

Syed Khurshid Ahmed Shah: Provincial Universities are established through provincial legislation and teh Government of the Punjab has not issued any notification, Act or Ordinance to provide for a University at Gujrat.

95. ***Chaudhry Shujat Hussain:** Will the Minister for WomenDevelopment and Youth Affairs be pleased to state:

- (a) total cost of teh Women Hostel constructed at Islamabad and named after PPP Chairperson as Nusrat Hostel; and
- (b) the name of the organisation presently managing this hostel with detaiols of its terms and consditions?

Syed Iqbal Haider: (a) The Hostel has been constructed at a total cost of Rs.11.21 million.

- (b) Pakistan Rederationof Business and Professional Women which is an NGO is presently managing this Hostel. The details of its terms and e onditions are at Annexure.

Annexure

TERMS AND CONDITIONS FRO MANAGING THE WORKING
WOMENIHOSTEL AT ISLAMABAD BY PAKISTAN FEDERATION OF
BUSINESS AND PROFESSIONAL WOMEN AS CONTAINED IN
LEASE AGREEMENT

The annual rent shall be Rs. 12000/- to be paid by teh lesassee

in advance every year on or before, the beginning of every year, (the above amount of rent does not represent the real rental value of the hostel. The rent of Rs. 12000/- has been fixed as nominal value as the hostel has been constructed to provide a special facility to the working women).

2. The period of this lease commencing from the date on which the possession of the hostel is taken over by the lessee shall be three years. The lessor may, however, at this discretion renew the period of the lease for such period or periods not exceeding three years at a time, as it may deem fit.

3. The rent for any extended period of lease shall be such as may be determined by the lessor.

4. During any period not covered by grant of lease the lessee remains in possession of the hostel she shall be liable to pay normal rent determined /assessed by the governing body.

5. The hostel shall be used only to provide living accommodation to working women on licence basis in accordance with the scheme, eligibility and payment of licence fee as may be determined by a governing body consisting of the following:-

- | | | |
|------|---|----------|
| i) | Secretary,
M/O Women Dev. & Youth Affairs
Government of Pakistan. | Chairman |
| ii) | Two Officers of the M/O Women
Dev. & Youth Affairs, not below
the rank and status of Joint Secretary. | Members |
| iii) | One nominee of M/O Finance
not below the rank and status
of Joint Secretary. | Member |
| iv) | One Officer from CIDA (B-20)
preferably from the Estate
Management side. | Member. |
| v) | President,
Pakistan Federation of Business
and Professional Women's Club, Karachi. | Member. |
| vi) | President, | |

- Rawalpindi-Islamabad Business and Professional Women's Club. Member.
- vii) Chairperson of the Hostel Committee of the Rawalpindi-Islamabad Business and Professional Women's Club. Member.
- viii) Two Women of experience in welfare work in Rawalpindi-Islamabad to be nominated by the President, Pakistan Federation of Business and Professional Women's Club for a period of one Year. Member.
- ix) Deputy Secretary(A) Ministry of Women Development and Youth Affairs. Member

96. *Haji Malik Faridullah Khan: Will the Minister for Communications be pleased to refer to senate Starred Question No 121, dated 24-02-1994 and state separately the month-wise details of calls and bills of VHF, PCO No.4280 from the date of installation till 1-9-93 indicating also the number of days in each month when the VHF remained closed and reasons thereof?

Syed Iqbal Haider: Month-wise details of calls and bills of VHF PCO No.4280 are at Annexure-A.

The said VHF PCO was working satisfactorily since its installation except six days from 1-03-1993 to 6-03-1993 when it did not function due to fault in transmitter control panel.

(ANNEX-A)

Billing month	Local Calls	Charges in Rs.	Line Rent	Trunk Charges	CFD	Total
12/92	127	158.75	63.33 (Including Line Rent of 11/92)	-	95/-	313.00
1/93	24	30.00	50/-	-	18/-	98.00
02/93	82	102.50	50/-	-	61/50	214.00
03/93	112	140.00	50/-	506/-	300/-	1006.00
04/93	291	351.25	50/-	-	211/-	612.00
05/93	278	347.50	50/-	42/50	234/-	674.00
06/93	49	61.25	50/-	-	37/-	148.00
07/93	253	316.75	50/-	-	110/-	477.00
08/93	131	163.75	50/-	202/75	179/-	505.00
09/93	75	93.75	50/-	118/-	-	-

97. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Education be pleased to state:

- (a) the work done by the commission on Islamisation of Education, Establishment under the Enforcement of Shariat Act, 1991, and,
- (b) whether the Ministry received any interim or final report from the Commission if so, the reasons of not laying it on the table of the House?

Syed Khurshid Ahmed Shah: (a) The Commission on Islamization of Education held a number of sessions to examine all aspects of education system of the country with reference to its conformity to the purposes and principles of education based on Islamic values and prepared a draft report.

- (b) Draft report has been received in this Ministry. The final report could not be submitted by the Chairman of the Commission due to change of the Government.

98. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the steps taken by the Government to eradicate bonded labour, specially child labour in carpet and brick kiln industries?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: Government of Pakistan have enacted the Employment of Children Act, 1991 and the Bonded Labour System (Abolition) Act, 1992 to prohibit employment of children in hazardous occupations and processes and to abolish the bonded labour in any form. The provincial governments have been advised to vigorously implement these laws. Both these laws provide deterrent punishments in case of violation.

99. *Malik Muhammad Hayat: Will the Minister for Communications be pleased to state the reasons for naming the Parliament House Post Office as the National Assembly Post Office and the steps taken to rename

the said Post Office as the Parliament House Post Office?

Syed Iqbal Haider: National Assembly Post Office was established at Rawapidi on 1-06-1964. On its shifting to State Bank Building at Islamabad where the National Assembly was functioning. It was named as 'Post Office at Assembly Hall'. On completion of the Parliament building at Islamabad the same Post Office was shifted to the said building but its name remained the same. Its name has now been changed as 'Parliament House Post Office'. Its seals and stamps etc. are being accordingly changed.

100. ***Mr. Sajid Mir:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that mini telephone exchange has been installed in village 'Karriala' Teh. Chakwal, about 8 months back; and
- (b) whether the work for the installation of telephone connections in that village has started, if not, its reasons?

Syed Iqbal Haider: (a) No.

100 lines C.B. Exchange has been installed in the said village.

- (b) Installation of telephones in the said village will start as soon as the external network is completed hopefully during 1994-95.

101. Transferred to the Interior Division.

102. ***Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether all the fax machines installed in the Customer Service Centres in Islamabad are in serviceable state if not, its reasons?

Syed Iqbal Haider: All the customer Services Centres in operation in Islamabad are equipped with fax machines and are in perfect working order.

103. ***Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir:** Will the Minister for Communications be pleased to state the number of Customer Service Centres established in Islamabad, Karachi, Lahore, Rawalpindi, Quetta and Peshawar?

Syed Iqbal Haider:

NUMBER OF CUSTOMER SERVICES CENTRES ESTABLISHED

CIT-WISE IS AS UNDER.

1.	Islamabad.	06
2.	Karachir.	08
3.	Lahore.	03
4.	Rawalpindi.	01
5.	Quetta.	05
6.	Peshawar.	03
	Total:	<u>26</u>

104. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state the number of recommendations made by Senators, MNAs, MPAs for VIIIth connections during 1991/92, 1992/93 and 1993/94, indicating also the stage of work done on these connections with province-wise breakup?

Syed Iqbal Haider: Recommendation made by Senators MNAs and MPAs province-wise and stage of work province-wise are at Annex-A.

Annexure - A

40

LONG DISTANCE POLS RECOMMENDED BY I.M.N.A.s
YEAR / PROVINCE WISE

Provinces	1991-92				1992-93				1993-94			
	RECOMM ENDED	COMMISS IONED	TOWER INSTALLED UNDER INST	PENDING DUE TO NON FULFILMENT CRITERIA	RECOMM ENDED	COMMISS IONED	TOWER INSTALLED UNDER INST	PENDING DUE TO NON FULFILMENT CRITERIA	RECOMM ENDED	COMMISS IONED	TOWER INSTALLED UNDER INST	PENDING DUE TO NON FULFILMENT CRITERIA
PUNJAB	731	523	80	128	515	35	51	365	319	01	80	238
SINDH	171	137	07	27	116	59	15	43	175	02	29	34
NAWAP	181	151	03	13	122	47	37	52	114		23	31
BALUCHISTAN	50	49		02	29	14		15	12	3		09

LONG DISTANCE PCOs RECOMMENDED BY: HONOURABLE SENATORS
YEAR/PROVINCE WISE

Provinces	1991-92				1992-93				1993-94			
	RECOMM ENDED	COMMISS IONED	TOWER INSTALLED UNDER INST	PENDING DUE TO NON FULFILMENT CRITERIA	RECOMM ENDED	COMMISS IONED	TOWER INSTALLED UNDER INST	PENDING DUE TO NON FULFILMENT CRITERIA	RECOMM ENDED	COMMISS IONED	TOWER INSTALLED UNDER INST	PENDING DUE TO NON FULFILMENT CRITERIA
PUNJAB	127	91	15	21	115	22	97	65	55	02	03	50
SINDH	65	41	04	13	8	16	31	13	25		24	21
H.W.F.P.	124	103	07	14	103	24	50	25	73		25	41
BALUCHISTAN	54	51		01	34	26		03	20	02		18

105. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the month-wise details of Pakistanis sent abroad by the Ministry and its attached departments since 1st July, 1992, till today, indicating also their domicile together with the names of the countries?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: The month-wise and country-wise details of Pakistanis sent abroad are indicated in the statement at Annex-I. Their break-up domicile-wise and month-wise is contained in the statement at Annex-II.

ANNEX - I

Name of the Country	1992												1993												Total
	Jul	Aug	Sept	Oct	Nov	Dec	Jan	Feb	Mar	Apr	May	June	July	Aug	Sept	Oct	Nov	Dec	Jan	Feb	Mar	Apr	May	June	
U.S.A.	1819	2367	2259	2171	2381	1827	1688	1733	2107	2703	2729	2280	2518	2379	2647	2847	2589	2319	2183	2003	2183				17783
SAUDI ARABIA	10474	12231	8374	10436	9837	9610	10617	10637	6738	9700	10913	7440	7873	7482	6513	6441	7017	7482	7775	4843	3700				176068
BAHRAIN	785	780	756	740	761	288	289	229	143	221	186	142	128	147	146	118	119	158	154	132	187				4347
QATAR	137	221	806	194	251	183	186	78	89	91	111	45	79	108	106	30	108	143	137	144	117				7936
KUWAIT	277	178	412	1307	1322	1724	1707	1349	799	1744	1348	1772	1249	1485	1331	1675	1303	1285	1356	809	939				30379
BRUNAI	1	21	6	8	-	-	-	-	-	-	3	4	2	4	-	-	-	-	-	-	-				45
OMAN	915	951	918	953	851	844	848	873	805	783	899	600	578	440	447	505	501	228	135	189	250				12619
MALAYSIA	-	11	-	-	61	86	10	74	155	58	108	23	16	1	6	20	6	25	21	-	12				680
YEMEN	-	-	-	1	-	-	2	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	-	-	-				7
EGYPT	1	4	7	9	41	2	-	8	-	2	-	4	1	1	-	-	1	-	2	-	-				67
LIBYAN	-	-	74	1	1	-	-	1	-	1	-	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-				78
U.A.E.	1	-	1	-	-	16	15	4	10	87	27	56	15	24	36	21	19	50	16	17	4				478
YEMEN	15	-	-	15	1	1	5	5	1	8	16	16	12	16	4	7	4	8	5	1	-				149
CHINA	-	-	1	6	6	-	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-				17
INDONESIA	-	-	-	-	2	-	2	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-				5
IRAN	-	1	-	8	1	-	-	-	-	4	-	4	1	3	1	-	-	-	-	-	-				30
GREECE	25	-	-	-	5	8	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	-				8
JORDAN	-	2	-	-	-	-	-	-	-	-	2	2	1	18	1	-	1	6	-	-	-				27
JAPAN	1	1	2	1	-	-	1	-	1	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-				6
THAI	-	-	-	1	-	-	-	-	-	4	-	-	4	-	-	-	4	-	-	-	1				14
HONG KONG	1	2	-	1	1	-	2	-	1	-	-	4	-	2	-	3	-	-	-	-	-				24
ITALY	1	-	-	1	-	2	-	18	-	30	155	51	-	1	80	-	6	-	-	-	-				316

From Pre page.

See Pre page.	1992					1993					1994												
Name of the Countries	Jul.	Aug.	Sept.	Oct.	Nov.	Dec.	Jan.	Feb.	Mar.	Apr.	May.	June.	July.	Aug.	Sept.	Oct.	Nov.	Dec.	Jan.	Feb.	Mar.	Total	
RUSSIA.	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	-	-	-	-	-	1	
EGYPT.	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	4	-	-	-	-	-	-	-	-	-	4	
GERMANY.	-	-	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	
KENYA.	1	-	-	-	2	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	-	-	-	-	-	4	
CHINA.	-	-	1	1	-	-	-	-	-	3	-	-	-	-	-	-	-	-	7	-	-	12	
TURKEY.	-	54	-	26	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	80	
S. AFRICA.	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	-	-	-	-	-	1	
ITALY.	-	-	-	-	-	-	-	1	-	2	-	-	-	-	-	1	1	-	-	-	-	5	
AUSTRALIA.	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	
NIGERIA.	-	-	-	-	1	-	-	-	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	3	
SWITZERLAND.	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	
CANADA.	-	-	-	-	-	-	-	-	-	2	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	3	
TANZANIA.	-	-	-	-	-	-	-	4	-	4	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	8	
NORWAY.	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	1	-	-	-	-	-	-	-	-	2	
U.S.A.	-	-	-	-	-	-	-	-	-	2	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	2	
SWEDEN.	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	5	-	28	-	-	-	-	-	-	33	
NEPAL.	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	
IRELAND	-	-	-	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	2	1	-	-	-	-	4	
BERUIT.	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	1	
SPAIN.	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	-	-	1	
COLOMBIA.	-	-	-	-	2	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	2	
GUINEA.	-	-	-	-	1	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	1	
	14242	16918	12715	15606	15104	16548	16977	14857	10649	15053	16498	12501	13280	12090	11557	13748	11712	11817	11922	1413	17181	276317	

ANNEX - II

MONTH	PURCHASE	STOCK	WFP	BALUCH-ISTAN	STOCK	OTHERS	TOTAL
July 1992	7180	1240	700	100	710	1130	14230
Aug	8500	1200	800	150	1006	1044	16920
Sept.	6740	1000	700	100	726	830	12668
Oct	7460	1100	400	147	1060	1097	15587
Nov.	7800	1000	3970	199	016	1012	15780
Dec.	0140	1000	3670	140	846	1010	16540
January, 1993	7310	1600	3700	140	1100	900	16971
Feb.	7647	1400	3400	190	1022	1060	16857
March	5815	940	2440	121	594	700	10649
April	7981	1420	3450	100	999	900	13050
May	8507	1700	4100	181	797	1140	16496
June	6760	1000	4000	140	740	1000	12500
July	6620	1000	3500	80	704	010	10180
August	6000	1000	3000	100	710	1000	10180
Sept.	5700	1000	2900	140	600	1000	11557
Oct	6440	900	2690	100	670	840	11740
Nov	6000	700	3200	60	100	1100	11712
Dec	6200	800	3000	80	510	1000	11017
January, 1993	6000	800	2000	180	510	900	11900
Feb.	1700	700	1000	130	710	600	8140
March	1700	700	1000	70	400	700	7060
							* 80
TOTAL	140000	20000	67354	2000	10000	21000	276317

106. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) whether there has been a stap scandal in P.T.C. by showing the fake payment of un-paid bills by the owners of the public call offices having the International Telephones if so, the amount of the fake payments involved in this scandal and
- (b) whether the government appointed any inquiry committee or officer, if so, the details of finding?

Syed Iqbal Haider: (a) No.

- (b) No enquiry committee has been constituted because this issue does not exist in P.T.C.

107. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) the number of sanctioned posts and details of the staff posted against these posts in telegraph offices at Turbat, Gawadar, Panjgur, Pasni and Omara; and
- (b) whether it is fact that old system of telegraphing is in practice in the said offices, if so, its reasons?

Syed Iqbal Haider: (a)

Station	No. of sanctioned posts	Detail of staff posted against these posts
1	2	3
Turbat	Teleprinter Operator (BPS-7) = 1	As in Column-2
	Telegraph Messenger (BPS-2) = 1	
Gawadar	Telegraph Master (BPS-11) = 1	
	Teleprinter Operators (BPS-7) = 3	1 Telegraph Messenger (B-2)
	Telegraph Messengers (BPS-2) = 3	(Deputed from Quetta
		CTO to meet the Service

	Boy Naib Qasids	Exigencies)
	(BPS-1) = 2	
	Chowkidar	
	(BPS-1) = 1	
	(But not recruited due to ban on fresh recruitment)	
Panjgur	NIL	1 Radio Technician (BPS-8) 1 Telegraph Messenger (BPS-2)
Pasni	NIL	1 Telegraph Messenger (BPS-2)
Ormara	NIL	1 Engineering Supervisor (B-11) 1 Telegraph Messenger (B-2)

(b) Yes. Except Turba because existing system is meeting the demand adequately.

108. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that funds have been allocated for the feasibility study of deep sea Port at Gawadar and a consultant has also been appointed for the said purpose, if so, its details?

Syed Iqbal Haider: Yes. M/s. Gifford & Partners of U.K. in association with M/s. Techno Consult of Pakistan were appointed at a cost of Rs. 9.00 million including FEC of Rs. 4.433 million to prepare a Techno-economic feasibility study to develop a deep sea port at Gawadar. Agreement was signed on 6-06-1992. The consultants submitted report in December, 1992.

109. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state the details of development schemes recommended by the Parliamentarians for Balochistan during the years 1991-92 and 1992-93 indicating also the names of schemes approved/not approved by the government and their present status?

Syed Iqbal Haider: Reply is attached at Annexure-I

Annexure-I

TABLE SHOWING POSITION OF SCHEMES PROPOSED BY 19 SENATORS
AND 11 MNAs FROM BALUCHISTAN PROVINCE.

	(Cost in million)	
	1991-92	1992-93
SENATORS		
Number of schemes proposed	1507	870
Cost.	308.166	247.563
Number of schemes approved	1330	864
Cost.	233.714	241.326
MNAs		
Number of schemes approved	462	1034
Cost.	97.598	106.215
Number of schemes approved	423	313
Cost.	80.632	60.580

Out of total 2930 approved schemes of Senators and MNAs for the years 1991-92 and 1992-93, 1711 schemes costing Rs. 150.09 million have been completed whereas 655 schemes costing Rs. 267.65 million are on-going. 74 schemes costing Rs. 151.53 million have not been started as yet (List of schemes has been placed in the Senate Library).

110. *Syed Qasim Shah: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that a complaint had been lodged by Mr. Sadiq Swati against Mr. M. Sher Khan Additional Secretary M. O. Communications in September, 1993; if so, the action taken by the Government on the said complaint?

Syed Iqbal Haider: No.

111. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Women Development and Youth Affairs be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that Ministry of Women Development has been giving grants and financial assistance to NGOs in

Balochistan, if so, the names, addresses and the aims and objectives of the NGOs in Balochistan who have received grants and financial assistance from 1988-89 to 1993-94, with year-wise breakup; and

- (b) the steps taken by the Government for further supporting such NGOs in Balochistan?

Syed Iqbal Haider: (a) Yes, Ministry of Women Development and Youth Affairs has been giving grants and financial assistance to NGOs in Balochistan. Nine NGOs have been given financial assistance for their women development projects amounting to Rs. 11.100 million from 1988-89 to 1993-94. Year-wise break-up is as follows:

1988-89	Rs. 1.300 million
1989-90	Rs. Nil
1990-91	Rs. 1.815 million
1991-92	Rs. 4.865 million
1992-93	Rs. 3.000 million
1993-94	Rs. 0.120 million
Total:	Rs. 11.100 million

Details of these NGOs regarding their names, addresses, objectives/aims and their projects alongwith cost thereof and year of approval by the Ministry of Women Development is at Annexure.

- (b) Government of Pakistan has established Women Coordination Cell under the administrative control of Planning and Development Department, Government of Balochistan at Quetta to help and guide the NGOs in preparation of Women Development Projects. Furthermore this Ministry has close liaison with the NGOs working for the welfare of women in Balochistan.

Annexure

LIST OF NGOS IN BALUCHISTAN WHO HAVE RECEIVED GRANTS/
FINANCIAL ASSISTANCE FROM MINISTRY OF WOMEN DEVELOPMENT
AND YOUTH AFFAIRS ALONGWITH THEIR ADDRESS, AIMS AND
OBJECTIVES FROM 1988-89 TO 1993-94.

No.	Name of NGOs alongwith address.	Aims and objectives	Name of scheme	Year of approval	Approved cost
1.	2.	3.	4.	5.	6.
.	Social Welfare Council Wahdat Colony Quetta.	To provide Skill Development to Women.	Industrial Home- cum-Typing Centre at Quetta.	1988-89	0.14 million.
.	Ghorezai Manazai Welfare Society, Cheena Manazai, House No.1-2/71-A, Haji M. Ibrahim Street, Soorag Ganj Bazar Quetta.	To provide skill Development to Women.	Establishment of Tailoring-cum- cutting and Multipurpose Training Centre for women at Cheena Manazai.	1988-89	1.156 million.
.	Talented Girl Students Trust Quetta.	Promotion of female Education, provision of free clinical services to women day care facilities, distribution of books among destitutes.	Provision of one thousand educational kits for poor girl students.	1990-91	0.777 million.
.	Talented Girls Students Trust, Quetta.	Promotion of female education, provision of free clinical services to women day care facilities, distribution of books among destitutes.	Estt. of Office of the Talented Girls Students.	1990-91	0.15E million.

1.	2.	3.	4.	5.	6.
4.	Girl Guide Association, Anscom Road, Quetta.	To impart training in literacy, develop leadership skills, promote health and environment, ~~in~~ provision of Vocational training for income generating.	Construction of Hostel for Girls Guide Association.	1990-91	0.650 million.
5.	Star Educational Society, Mastung.	To improve the educational standard of the children of the area.	Construction of two Rooms of Star Model School Mastung.	1990-91	0.230 million.
6.	Tanzeem Idara-e- Bahalai Mustahqueen Pir Abul Khair Road, Quetta.	To provide assistance to under privileged students, financial aid to widows, orphans and handicapped. Skill development training for girls and health care.	Construction of Baby Day Care Centre.	1991-92	0.517 million.
7.	Lady Dufferin Hospital Quetta.	Promotion of Nurses education and improve- ment of health care.	Supply of one Toyota Hiace 15 Seater Diesel Engine vehicle.	1991-92	0.550 million.
	Lady Dufferin Hospital Quetta.	-do-	Stipend for 15 additional general Nursing students for improvement of Lady Dufferin Hospital	1991-92	1.098 million.

1.	2.	3.	4.	5.	6.
8.	Anjuman Islamia, Mac Conghy Road, Quetta.	Promotion of Quality Education.	Provision of Lab furniture/ fixture, library books and Sports Material for Islamia Girls Inter College, Quetta.	1991-92	2.700 million.
	Anjuman Islamia, Mac Conghy Road, Quetta.	-do-	Construction of Laboratories and Three Class Rooms in Islamia Girls Inter College, Quetta.	1992-93	3.000 million.
9.	Baluchistan Educational & Welfare Society, Banglow No.9-13/85 Civil Stewart Road, Quetta.	Multipurpose objectives of promoting women, child, youth welfare family planning education, social and adult education etc.	Self employment of income generating by providing 500 sewing machines to the widows and destitute women of Baluchistan.	1993-94	0.120 million.

112. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) the total length, with lanes and estimated cost of the Lahore-Islamabad Motorway; and
- (b) the time by which it will be completed?

Syed Iqbal Haider: (a) Total length, No. of lanes and the estimated cost of Lahore-Islamabad Motorway are as under:

Total length	=	335 km
No. of lanes	=	4 lanes
Estimated cost	=	Rs. 23,540 billion

- (b) According to the Contract Agreement, the project is scheduled for completion by 30th July, 1995.

113. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) the names and length of each National Highway in Balochistan;
- (b) the amount spent on maintenance on each such highway from 1988-89 to 1992-93 with year-wise break-up;
- (c) whether the road condition is satisfactory for vehicular traffic; if not, its reasons; and
- (d) the steps taken by the Government to make these roads fit for vehicular traffic?

Syed Iqbal Haider: (a) The names and length of National

Highway in Balochistan is as per given below:

Highway No.	Name of Highways	Length Km.
N-25	Karachi-Kalat-Quetta-Chaman	781
N-40	Lakpass (near Quetta)-Dalbindin-Nokundi-Taftan	
N-50	Kuchlak-Muslim Bagh-Zhob-Dhanasar	388
N-65	Dera Allay Yar-Sibbi-Quetta	296
N-70	Rakhel-Loralai-Qila Saifullah	261
Total (Length km)		2,336

(b) The road wise expenditure on maintenance from 1988-89 to 1992-93 is being collected and will be placed on the table of the house next rotaday. The total expenditure, is as under:

1988-89	Rs. 73,887 million
1989-90	Rs. 32,000 million
1990-91	Rs. 125,000 million
1991-92	Rs. 149,443 million
1992-93	Rs. 458,477 million

(c) The condition of National Highways in Balochistan is generally satisfactory. However, a number of schemes for rehabilitation are in hand to further improve the condition.

(d) The improvement/rehabilitation schemes of National Highways in Balochistan is annexed.

In addition to this Rs. 729.7 million have also ben allocated for the year 1993-94 for the maintenance of roads in Balochistan.

Annexure

IMPROVEMENT/REHABILITATION SCHEMES OF NATIONAL HIGHWAYS IN BALOCHISTAN IN PROGRESS.

Name of Project	Contract cost (Rs. million)
Dalbandin-Nokundi(N-40)	1986
III-A(88 kms)	
III-B	
Nokundi-Taftan(N-40)	270
I (80 kms)	
II (44 kms)	
Uthel-Bela (25) (68 kms)	741
Zhob-Danasar (N-50) (65 kms)	250
danasar-Mughalkot (N-50) (13 kms)	195
Wad-Sarab (N-25) (160 kms)	1296
Sarab-Kalat (N-25) (80 kms)	796

10. Mr. Saifullah Khan Parachan: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state whether it is a fact that

the Regulations and Rules of the Mines Act, 1923 are administered by the Provincial Governments, if not, its reasons?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: Regulations and Rules of the Mines Act, 1923, except those relating to mines of nuclear substances, oil fields and gas fields are administered by the Provincial Governments.

MESSAGES FROM THE NATIONAL ASSEMBLY

جناب چیئرمین۔ جی اسمبلی سے کچھ messages ہیں۔ وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔

We have been informed by the National Assembly that the following Bills have been passed by the National Assembly and have been transmitted to the Senate:

The Banking Companies (Amendment) Bill, 1994.

Pakistan Council of Architects and Town planners (Amendment) Bill, 1994.

The Labour Laws (Amendment) Bill, 1994.

The Bank Nationalization (Amendment) Bill, 1994.

The Banks Nationalization (Amendment) Bill, 1994.

The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1994.

The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1994.

The Securities and Exchange (Amendment) Bill, 1994.

Yes, please Manzoor Gichki Sahib.

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! میں نے ۲۴ تاریخ کو ایک adjournment motion دیا تھا۔ جو جنرل اسمبلی کے ایک article کے حوالے سے ہے جو nuclear issue پر تھا اور جس میں میرے خیال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو expose نہیں ہوتی ہے۔ یہ بڑا sensitive مسئلہ ہے جس کے بارے میں میں نے adjournment motion دیا ہے۔ وہ اب تک -----

جناب چیئرمین۔ جی گچکی صاحب آپ اس طرح کریں کہ یہ جو چیزیں ہوتی ہیں اس میں یہ ہوتا ہے گچکی صاحب کہ اب مجھے پتا نہیں ہے کہ آپ کا adjournment motion کیا ہے؟ اس کی باری نہیں آتی یا دفتر نے اس کو کسی وجہ سے accept نہیں کیا۔ اگر ایسی کوئی بات ہو تو چیئرمین مجھ سے بات کر لیا کریں تو میں وہیں بلوا کے دیکھ کے آپ کو تسلی سے جواب دے سکوں گا کہ کیا بات ہے اور ویسے بھی یہ مسئلہ جو سیکریٹریٹ کے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ آپ تو تجربہ

کار ہیں۔ یہ ہاؤس میں نہیں اٹھانے جاتے مجھ سے آپ بات کر کے -----
جناب منظور احمد گچکی۔ یہ اگر بیس دن میں نہیں آتے ہیں تو ضروری ہے کہ
چیمبر میں ملا جائے؟

جناب چیئرمین۔ نہیں اگر بیس دن میں نہیں آئے تو اس کی کوئی وجہ ہے۔
جناب منظور احمد گچکی۔ جی یہ ہمارا کام نہیں ہے کہ ہم آپ کے چیمبر میں آئیں۔
جناب چیئرمین۔ نہیں یہ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے۔
جناب منظور احمد گچکی۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم adjournment motion دیتے
ہیں اگر آپ اس کو reject کرتے ہیں۔۔۔ (مداخلت) نہیں جی یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔
جناب چیئرمین۔ نہیں I am sorry یہ مسئلہ ہمیشہ آپ روز میں بھی دیکھ لیں
سیکرٹریٹ کے جو مسئلے ہوتے ہیں۔ اگر آپ بیک خود نہیں آتے تو مجھے سمجھنی کہ دیں کہ جی یہ
نہیں آیا بتائیں کیا بات ہے؟ میں متعلقہ فائل منگوا کے۔۔۔۔ دیکھیں میں اس کے بارے میں آپ
کو کیا جواب دے سکتا ہوں جب تک میں فائل منگوا کر نہ دیکھوں۔ تو آپ مجھے دو حرف لکھ دیا
کریں۔۔۔۔

جناب منظور احمد گچکی۔ نہیں سر ایسا نہیں ہے۔ مسئلہ یہاں یہ ہے کہ جن issues
پر سیکرٹریٹ interested ہو جاتا ہے ان کو فوری طور پر لے آتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ میری توجہ دلائیں مے تو میں کچھ کروں گا۔ آپ ہاؤس میں یہ
raise کر رہے ہیں۔ میری صرف گزارش یہ ہے کہ آپ مجھے لکھ دیا کریں۔ میں اسی وقت فائل
منگوا کر دفتر کو بلا کر خود چیک کر لوں گا کہ یہ صحیح ہے غلط ہے کیا کرنا چاہیے؟ اور یہ آپ
جاتے ہیں کہ سیکرٹریٹ کے بارے میں مسئلہ اگر ہاؤس میں اٹھانے جائیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

don't know آیا آپ کو سیکرٹریٹ کے بارے میں کوئی شکایت ہے you please bring it
tomynotice اور دوسرا ابھی یہ بتا رہے ہیں کہ چونکہ privilege motion چل رہا تھا تو
adjournment motion تو take up نہیں ہوا ابھی تک۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ take up ہو رہے ہیں۔

i) Re: SUPPLY OF CONTAMINATED WATER IN SECTOR G-9 AND

G-10 ISLAMABAD

Mr. Chairman :Now we take up Syed Muhammad Fazal Agha's
adjournment motion on the alleged supply of contaminated water in Sector G-9
and G-10.

اس میں ڈاکٹر رحمان صاحب اور پروفیسر خورشید احمد صاحب بھی شامل ہیں۔ جی جناب ڈاکٹر رحمان
صاحب۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب adjournment motion سے پہلے privilege motion

ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی آج کوئی agenda پر نہیں ہیں۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ مجھے جو کاپیاں ملی ہیں وہ 17.61 Adjournment motion No.

Mr. Chairman: This is 61.

Dr. Muhammad Rehman: Thank you very much, Sir. An alarming news has been published in the daily "Frontier Post" which is an esteemed newspaper of the country, in its issue on 15th April, 1994, that in two Sectors of the federal capital i.e. Islamabad, the water is being contaminated by human wastes.

Sir, I beg to move that the business of House be adjourned and this extraordinary important matter be taken up for discussion.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Iqbal Haider: Sir, this issue has been already discussed in the National Assembly in its last sitting. It is being opposed on the ground that it has been discussed and that factually we have taken the corrective measures.

جناب چیئرمین۔ تو اس پر statement کیوں نہیں دے دیتے۔

سید اقبال حیدر۔ میں statement دے دیتا ہوں اس میں ہم نے نیشنل اسمبلی میں بھی۔۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ تو technical بات ہو گئی۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! یہ جو پانی کا مسئلہ ہے، پانی میں جو contamination ہوا تھا جس پائپ لائن سے وہاں پانی آ رہا تھا اس لائن کو ہی بدل دیا گیا ہے۔ اس معاملے کی سی ڈی اے پوری طرح تحقیقات بھی کر چکا ہے اور corrective measures adopt ہو چکے ہیں۔ اس کے اوپر further vigilance بھی ہے کہ آئندہ ایسا نہ ہو اور وہ جو پرانی لائن کہیں سے ٹوٹی ہوئی تھی جس میں contamination ہو رہا تھا، leakage ہو رہی تھی، گندہ پانی مل رہا تھا اس کو بند کر دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق سی ڈی اے پوری طرح باخبر ہے۔ سی ڈی اے اپنے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے تمام حفاظتی اقدامات اٹھا چکا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ایسا واقعہ ہوا تھا لیکن ہم اس پر فوری طور پر ایکشن لے چکے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ایکشن لے چکے ہیں۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب والا! بات صرف اس حد تک نہیں ہے کہ انہوں نے پائپ

تبدیل کر دیئے۔ جناب والا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو واقعہ ہوا ہے جس سے hepatitis کی epidemic پھیل گئی اور لوگوں کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جناب والا! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اگر وفاقی علاقہ میں اس قسم کی unhygienic condition ہو تو باقی ملک کا تو خدا حافظ ہے۔ میں اس موطن پر زور اس لئے دیتا ہوں کہ اس پر بحث ضرور ہو تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ جن کی غفلت سے یہ سب کچھ ہوا ہے ان کو ذمہ دار بھی ٹھہرایا گیا ہے کہ نہیں؟ کیا ان کو سزا دی گئی ہے؟ کیا ان کے خلاف کوئی انکوائری ہو رہی ہے؟ کون کون سے شہری اس سے متاثر ہوئے ہیں؟ کتنے شہری اس سے اپنی جان کھو چکے ہیں؟ جناب والا! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب۔ دیکھیں ناں۔ adjournment motion کے متعلق اس میں جو بات ہے وہ یہ ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہاں۔ یہ واقعہ ہوا تھا 'contamination' ان کے نوٹس میں لائی گئی اور سی ڈی اے نے اس پر یہ کیا ہے کہ پانی کی پرانی لائن بدل کر نئی لائن ڈال دی ہے۔ اب بھی وہ اس پر vigilance کر رہے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جو corrective measures ہو سکتے تھے وہ لئے گئے ہیں۔ اب اس کے باوجود آپ کو کوئی شکایت پیش آتی ہے تو آپ دوبارہ اسے پیش کر دیں لیکن so for حکومت کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ جی 'ہم سے جو ہو سکتا تھا وہ ہم نے کیا ہے اور اس بات کو بھی تسلیم کر لیا ہے کہ ہاں یہ واقعہ ان کی نظر میں آیا تھا۔ یہ واقعہ ہوا تھا۔ تو in the light of this آپ یہ سوچ لیں کہ اس کو پرس کرنا ہے کہ نہیں۔ اگر آپ کے نوٹس میں کوئی مزید شکایت آتی ہے تو آپ اسے دوبارہ پیش کر سکتے ہیں۔ اس تحریک پر پروفیسر صاحب کا بھی نام ہے ان کو بھی سن لیتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اس پر وزیر صاحب نے کیا کہا ہے؟

جناب چیئرمین۔ اس پر وزیر صاحب نے یہ کہا ہے کہ یہ واقعہ حکومت کے نوٹس میں آیا تھا کہ یہ contamination ہے۔ اس پر انہوں نے یہ کیا ہے کہ اس پورے علاقے کی پانی کی پائپ لائن تبدیل کر دی۔ ان کے مطابق اب صورت حال ٹھیک ہو گئی ہے اور ویسے بھی حکومت نے اس پر نظر رکھی ہوئی ہے۔ تو میری تجویز یہ تھی کہ چونکہ some corrective measures have been taken اگر اس کے باوجود کوئی اور شکایت ہے تو آپ can take it up again

پروفیسر خورشید احمد۔ میں صرف ایک چیز for record's sake کہنا چاہتا ہوں کہ جب یہ واقعہ اخبارات میں آیا ہے تو شروع میں سی ڈی اے نے اس سے انکار کیا۔ لیکن جب متعدد ٹیکس ہسپتالوں میں آنے والے ڈاکٹروں نے رپورٹیں دیں اخبارات میں آیا تب اس کا نوٹس لیا گیا۔ گورنمنٹ نے جو assurance دی ہے ہم اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ہم یہ چاہیں گے کہ water دوبارہ test ہو اور کم از کم اس کی رپورٹ جو ہے وہ relevant کمیٹی یا سینٹ کے سامنے 15 دن کے اندر پیش کی جائے۔ بات صاف ہو جانے لگی۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ پروفیسر صاحب کی تجویز ٹھیک ہے۔

سید اقبال حیدر۔ This is fair suggestion لیکن hepatitis کے وائرس کا جو

پھیلاؤ ہے ' اس کے اوپر بھی تحقیقات کی گئی ہیں اور

'They are of the view that it is possible that the cause can be other than the pollution of water and that has been taken care of. Hypatitis has caused serious concern and we are still investigating the real causes for that. Water could have been one of the causes but the testing of the water sample did not disclose that hypatitis was spreading due to pollution in the water but we will give them the report.

جناب چیئرمین۔ لیکن دوبارہ testing کروالیں۔

سید اقبال حیدر۔ دوبارہ testing بھی ہوگی اور جتنی بھی latest تحقیقاتی رپورٹیں ہیں وہ آپ کو ضرور پیش کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ So in the light of the statement of the Minister اس کو آپ پریس نہیں کرتے لیکن وزیر صاحب بھی آپ کو test کروا کر رپورٹیں بتا دیں گے۔ Next is no. 16 پروفیسر خورشید صاحب۔

ii) Re: ALLEGED RAID BY THE POLICE AND CIA ON THE HOUSE OF
MUNAWAR MIRZA, NEWS EDITOR, T.V. KARACHI

پروفیسر خورشید احمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں اس معزز ایوان کی اجازت کا طالب ہوں کہ مندرجہ ذیل تحریک التوا پیش کروں۔

اخباری اطلاع کے مطابق پاکستان ٹیلی ویژن کراچی اسٹیشن کے نیوز ایڈیٹر منور مرزا صاحب کے گھر پولیس اور سی آئی اے افسران نے چھاپہ مارا اور ان کو ہراساں کیا اور سندھ گورنمنٹ کے سنسر شدہ پریس نوٹ کو پاکستان ٹیلی ویژن کے 9 بچے کے غبر نامے میں نشر کرنے پر گرفتار کیا۔ صوبائی حکومت کے انتظامی ادارے کا یہ اقدام وفاقی حکومت کے زیر انتظام ایک میڈیا کارپوریشن کے اختیارات میں ناجائز مداخلت ہے اور یہ نہایت سنگین معاملہ ہے لہذا سینٹ کی معمول کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر فوری طور پر بحث کی جائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed.

Syed Iqbal Haider: Opposed.

سرے سے ایسا واقعہ ہوا ہی نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جی ایسا واقعہ ہوا ہی نہیں ہے تو مجھے اس سے زیادہ خوشی اور کیا ہوگی لیکن جناب وزیر متعلقہ کی توجہ ڈان کی اس رپورٹ پر مبذول کراؤں گا جس کی نقل میں نے اپنی تحریک کے ساتھ پیش کی تھی ۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء کی اور میرے علم کی حد تک نہ صرف یہ کہ اس کی کوئی تردید نہیں آئی ہے بلکہ جو بیان متعلقہ افراد کا ہے وہ بالکل متعین وقت کے ساتھ کہ

کب گرفتار کیا گیا۔ کب گھر پر حملہ ہوا، کیا کیا اس کے ساتھ ہوا، یہ ساری تفصیل اس خبر کے اندر موجود ہے۔ ذرا اسے آپ ملاحظہ فرمائیں اور اس کے بعد آپ بتلائیں کہ یہ واقعہ نہیں ہوا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اخبار کا تراشہ ہمارے ریکارڈ میں نہیں پہنچا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں نے بھیجا ہے۔ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں تاکہ سب کے علم میں آجائے۔

سید اقبال حیدر۔ کونسا اخبار ہے اس کا نام بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اقبال حیدر صاحب آپ کے دفتر میں چھڑیں پہنچا دی جاتی ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ میں معلوم کروں گا۔ دفتر کو یہ تحریک اتوا، ضرور پہنچانی گئی ہے، لیکن نہ تو تحریک اتوا، میں اخبار کا نام یا تراشے کا ذکر ہے، نہ اس کے ساتھ میرے ریکارڈ میں تراشا ہے۔ لیکن ہم اس کے اوپر تحقیقات کرا چکے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو کافی تفصیل سے رپورٹ ہے اور یہ ۱۸ مارچ کا ڈان ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ ۱۸ مارچ ۹۳ء کی رپورٹ ہے۔ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

سید اقبال حیدر۔ یہ کونسا اخبار ہے۔

جناب چیئرمین۔ "ڈان" دے دیں۔ (اس مرغلے پر اخبار کا تراشا وزیر قانون کو دیا گیا)

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب والا! اس کا تعلق بھی انسانی آزادی اور شرف انسانیت سے ہے اور ایک سرکاری افسر کو تحفظ ملنا چاہیے۔ یہ نہیں ہے کہ آج آپ کی حکومت ہے، کل کسی اور کی ہو سکتی ہے لیکن اگر لوگوں کو اس طرح ٹریٹ کیا جائے گا اور خاص طور پر نیوز تو مرکز کی سطح پر مرتب ہوتی ہیں۔ آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دوں تاکہ ہاؤس کے علم میں بھی آجائے۔

جناب چیئرمین۔ جی پڑھ دیں۔

Prof. Khurshid Ahmed: A senior news Producer and News Editor of Pakistan Television, Karachi Centre, was woken up and harassed in the hours of Thursday by a team of police and CIA officials who wanted to arrest him for relaying the censored version of Sindh Government's Press note on PTV's 9.00 p.m. "Khabarnama". At 3.15 a.m. on Thursday, CIA Inspector, Tajammul Hussain alongwith SHO Nazimabad raided the Nazimabad House of Munawar Mirza, 45, and asked him to accompany them to a local Police Station as SSP CIA Mumtaz Ahmed Burney wants to interrogate him. On refusal, one of the policemen, tore a page from his diary, wrote something on it and pasted it on the door of the house, ordering the senior News Editor to visit CIA Centre, Sadar, at 7:15 a.m. As the police men were misbehaving and threatening the

News Editor, his wife collapsed at the gate of the house. In the morning, Munawar Mirza first went to CIA Centre, Saddar, and later to police head office at I.I. Chundrigar, Road where he was interrogated by SSP, CIA, for at least two hours asking him why the name of MQM was dropped from the Sindh Government's Press note on Baldia incident, which was relayed on Wednesday's "Khabarnama".

Munawar Mirza, who according to PTV employees, was the most distinguished News Producer with 22 years of service, was allowed to go after he convinced that the Press Note was censored on instructions from Islamabad, which was a routine. The PTV employees told "Dawn" that the News Editor was picked up on Sindh Chief Minister's orders who was annoyed over the relay of amended news. All news and bulletins and shots were telecast after approval from PTV headquarters, Islamabad, he added.

اگر جناب والا! یہ واقعہ نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ انفارمیشن لے لیتے ہیں تو پھر دیکھتے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ سر! ہم نے سندھ گورنمنٹ سے یہ مانگی تھی۔ میرے پاس رپورٹ ہے۔

in the light of this newspaper report وہ تو کہہ رہے ہیں کہ کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔ چونکہ کسی پولیس والے نے کسی بھی مرزا صاحب کو یا کسی بھی پی ٹی وی کے employee کو ہراساں نہیں کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ اس طرح کر لیں کہ کیونکہ آپ کے علم میں آج یہ بات آئی ہے۔ جی اخبار میں یہ آیا ہے اور اس کی روشنی میں ان کو بھیج دیں تاکہ اس پر تردید آجائے۔

سید اقبال حیدر۔ بالکل صحیح ہے اور بہتر ہے

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اتنی detail میں تمام چیزیں آئی ہیں۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی ایسے ہی کہہ دی گئی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ مجھے یقین ہے ایسی بے بنیاد خبر کی انہوں نے تردید ضرور کی ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ ہاں ہونی چاہیے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اگر تردید کی ہے تو ہمارے علم میں لانی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی ہاں۔ So, this is deferred untill the honourable

Minister gets information on this.

Next is No 7, Dr. Rehan Sahib.

iii) Re: ALLEGED MAL-PRACTICES IN PIA BOOKING OFFICE

PESHAWAR

Dr. Muhammad Rehman: The daily "Khabrain" Islamabad, has published, in its issue of 23rd March, 1994 that gross mal- practices are being committed in the PIA Booking Office, Peshawar. Excess money is not only charged from the passengers but they are also maltreated. They are treated very shabbily and forced to receive lesser amount in the event of returning tickets, Sir. Sir, this is matter which concerns the Federal Government. This is of recent occurrence and of public importance. I will request that this may be admitted for discussion.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Iqbal Haider: It is being opposed.

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب! مختصراً فرمادیں جی کہ کیا مسئلہ ہے؟

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب والا! یہ خبر ملک کے ایک بڑے موقر روزنامے "خبریں" میں مچھی ہے۔ جس کو حق کی باتیں چھاپنے پر بڑا نقصان بھی اٹھانا پڑ رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اخبار غلط اور اس قسم کی خبر نہیں چھاپ سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب جس شخص کے حوالے سے یہ خبر چھاپی گئی ہے محمد یونس خان، وہ جمیعت علمائے اسلام کا کارکن ہے۔ اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ایک دینی جماعت کا فرد کبھی بھوٹ نہیں ہوتا ہے۔ جناب والا! اس نے یہ allegations لگائی ہیں کہ چترال کے لوگ جب بھی ٹکٹ لینے کے لئے جاتے ہیں تو شے ملے تو ان کے ساتھ shabbily treat کیا جاتا ہے۔ اور پھر جب اپنا ٹکٹ کنفرم کرانے کے لئے جاتے ہیں تو انہیں مختلف بہانوں سے ٹالا جاتا ہے۔ اور دوسروں سے پیسے بٹور کر ان لوگوں کو ٹرغا دیا جاتا ہے۔ جبکہ دوسری جانب ٹکٹ واپس کرنے کے مرٹے پر بھی انہیں کم پیسوں پر مجبور کیا جاتا ہے، تاکہ کم پیسے وصول کریں۔ اور اس طریقے سے ان لوگوں کے ساتھ بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ چترال جو پاکستان کا حصہ ہے اور دور دراز حصہ ہے۔ اور یہاں پر کمیونیکیشن کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے سوائے P.I.A. کے جناب والا! ان کے ساتھ جو یہ زیادتیاں ہو رہی ہیں یہ demand کرتی ہیں کہ اس پر بحث ہو جائے۔ تاکہ اس قسم کی بدعنوانیوں کا تدارک ہو سکے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی، جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! میں معزز رکن سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر اس کو ڈیفر کر دیں۔ منسٹر ڈیفنس نے اس کا جواب دینا تھا میرے پاس یہ فائل اسی وقت اور ابھی

منہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی مناسب ہے۔۔۔ لیکن وہ منسٹر ڈیفنس ہیں کہاں؟۔۔۔

Please bring it to the notice of the Prime Minister that, on several occasions, the Ministers concerned are not present.

تو منسٹر ڈیفنس کو میں نے ہفتے سے یہاں نہیں دیکھا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب چیئرمین! جب ہم سوال پوچھتے ہیں تو ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو منسٹر متعلقہ ہیں ان کے نوٹس میں آئے۔ یہ نہیں کہ تمام باتیں اقبال حیدر صاحب کے نوٹس میں ہی آئیں۔ اور تمام محکموں کا وہی جواب دیں۔

Mr. Chairman: Honestly, I don't expect it that only you defend. I have not seen the Minister of Defence since the session. I don't know, he is personally defending the Frontier of Pakistan, what he is doing?

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ پرانے زمانے میں تو یہ ہوا کرتا تھا کہ منسٹروں کی 90% تعداد ہاؤس میں حاضر رہتی تھی۔

جناب چیئرمین۔ لیڈر آف دی ہاؤس کہاں ہیں؟ ان سے request کی جانے کہ آپ مہربانی کر کے پراگم منسٹر کے نوٹس میں لائیں کہ بھئی ہاؤس کی خواہش ہے کہ Ministers should be present. This is not right that وہ بیچارے لاسی صاحب لیبر کے ہیں وہ کیونیکیشن کا بیان دے رہے ہیں۔ Obviously he would not know that وہاں کیا ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا؟ اور مقصد بھی یہ ہوتا ہے کہ کوئی نشانہ ہی کی جانے تو پھر منسٹر جا کر پوچھے اپنے لوگوں سے کہ ہاؤس والے تو یہ کہہ رہے ہیں۔ تو اس طرح تو کام صحیح نہیں پٹے گا۔ Next No 19۔

iv) Re: ALLEGED IRREGULARITIES IN AWARD OF CONTRACT FOR THE SUPPLY OF PHARMACEUTICAL PRODUCTS.

Mr. Chairman: Irregularities in the award of a contract.

Dr. Muhammad Rehan: In its issue of 25th March, 1994, the Weekly 'Pulse' has stated that a contract of one crore dollar has been awarded to a firm bypassing all the rules and regulations. The contract was for the supply of pharmaceutical products and engineering goods. Sir, this again concerns the Federal Government and is of recent occurrence.

Makhdoom Shahab-ud-Din: Sir, this is opposed.

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد رسحان۔ یہ جو اخبار کا تراشہ ہے۔ جناب والا! اسلام آباد سے شائع ہونے والے ہفت روزہ Pulse نے پاکستان کی جانب سے کرغستان کی حکومت کو قرضے کی صورت میں دی جانے والی ایک کروڑ ڈالر کی امداد۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو لمبی خبر ہے ناں تو آپ اس کی admissibility پر بات کریں۔

ڈاکٹر محمد رسحان۔ جناب والا! یہ ایم این اے کی مداخلت پر اور یا اس کے اثر و رسوخ کے استعمال پر ایک فیصد جو پہلے تھا قواعد و ضوابط کے مطابق جو اخبار نے شائع کیا ہوا ہے۔ وہ جو قواعد و ضوابط والا فیصد تھا کینسل کیا گیا اور ایک ایم این اے کی سٹارش پر ایک کروڑ ڈالر کا ٹھیکہ جو ہے وہ کسی اپنے پیارے کو دے دیا گیا۔ تو جناب والا! یہ قومی اہمیت کا معاملہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بحث ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب مخدوم شاہ الدین صاحب۔

Makhdoom Shahab-ud-Din: Thank you very much indeed. Mr. Chairman, this Adjournment Motion is based on very fragile foundations. It did Actually happen in that session, actually the Government of Pakistan had offered to give a loan credit worth 10 million dollars to the Government of Kirghistan and no private individual have any thing to do with this. This is totally erroneous to say Mr. Chairman that it has become a bad habit now with some press people that they would like to sensationalize the whole thing. This is absolutely incorrect to say that such a thing has happened. It has not happened at all and we have the contract, we have the copy of the contract. This happened in 1993 and this is not correct, this is absolutely false So, if you like, you can take up the adjournment motion.

جناب چیئرمین۔ تو ڈاکٹر صاحب وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کی کوئی factual basis نہیں ہیں جو actual معاملہ ہوا ہے۔ کٹریکٹ جو ہے اس کی کاپی وہ کہتے ہیں کہ آپ دیکھ لیں۔

Makhdoom Shahb-ud-Din: It does not concerned any individual Sir. It is up to the Government of Kirghistan arts how they utilize the funds.

جناب چیئرمین۔ factual چیز کیا ہے ان کو کوئی فنڈز دیئے ہیں؟

Makhdoom Shahab-ud-Din: Sir, yes. We have given to the Government of Kirghistan.

جناب چیئرمین۔ تو یہ دیکھ لیں ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر حکومت اپنے آپ کو اس معاملے میں اتنی innocent سمجھتی ہے تو انہوں نے بروقت تردید کیوں نہیں کی۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں وزیر صاحب۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ میز صبح صاحب۔ اس جھگڑے میں نہ پڑیں۔ اس کا جواب دیں وہ کہ رہے ہیں منسٹر صاحب کہ factually یہ غلط ہے اور اگر تردید نہیں کی تو واقعی کرنی چاہیے تھی لیکن آپ ان کے کافذات دیکھ لیں اور اس کے بعد کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو دیکھ لیں گے۔ ڈاکٹر محمد رحمان۔ آپ مجھے assurance دیں کہ وہ مجھے کافذات دے دیں گے تو میں press نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین۔ میرانی صاحب آپ غیر حاضر رستے ہیں۔ اور ہمیں پریٹنل ہوتی ہے۔

Mr. Aftab Shaban Mirani: Mr. Chairman Sir, I am very sorry I

was little late, so if you like, you can take up the adjournment motion.

Mr. Chairman: We will take it up day after tomorrow whenever it comes. My observations regarding the absence of Ministers are not only directed particularly towards you but all the Ministers. Today, Lasi Sahib was answering for the Minister of Communications. So please, if you can assist me you are a senior Minister.

اور یہ اکثر ہوتا رہتا ہے کہ خالی اقبال حیدر صاحب ہی گئے ہوتے ہیں۔ آپ ہم سب کی مدد کریں۔
by requesting all the Ministers کہ جی مہربانی کر کے اپنے اپنے کام سنبھالیں۔ یہ ایک
آخری سرسراج عزیز صاحب کی تحریک اتوا نمبر ۲۰۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ جناب یہ ہم دونوں کی مشترکہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ جی سرسراج عزیز صاحب۔

(v)RE: DISBURSEMENT OF RS.10 MILLION WITHIN ONE DAY TO A
SENATOR IGNORING THE ROUTINE PROCEDURE

Mr. Sartaj Aziz: I beg to move that the normal business of the House be suspended so as to take up a matter of urgent public importance.

The "News" of 28th March, 1994, reported the disbursement of Rs. 10 million within one day to a Senator by the National Bank of Pakistan. This news was contradicted by the Senior Vice President of the National Bank of Pakistan,

Gul Muhammad Bhatti, as published by the "News" in its issue of 29th March, 1994. This news was, however, confirmed its earlier reporting of the disbursement of the said loan by producing facsimiles of the approval made by the NBP.

The said loan has been made in clear violation of the set procedures as laid down by the State Bank of Pakistan and the NBP's own loan procedures. This loan was obviously made for political purposes.

The House should, therefore, suspend its normal business and discuss this matter of urgent public importance.

Mr. Chairman: Saeed Qadir Sahib.

Lt.Gen.(Retd.)Saeed Qadir: It is the same.

Mr. Chairman: Alright. Yes, Makhdoom Sahib.

Makhdoom Shahab-ud-Din: Mr. Chairman. Sir, actually there is a little misunderstanding. This adjournment motion is based on a little misunderstanding that there was an application made and the amount was disbursed the same day in just one transaction. This is not true. This application was made, Sir, on the 22nd. First of all, I don't know, who is this honourable Senator. I don't understand.

جناب چیئرمین - Newspaper report میں نام دینے ہوئے ہیں - وہ نام آپ پڑھ لیں اور پھر اس تحریک اتواء کو کل لے لیں گے۔

Makhdoom Shahab-ud-Din: Sir, I would like to take it up.

جناب چیئرمین - لیکن آپ پڑھ تو لیں کہ نام کیا ہیں۔

You don't even know the name of Senator whose name was mentioned. I will give you the full papers. So that you can read it and then make a reply.

پورے کو پڑھ لیں۔ اور پھر اس کا جواب دے دیں۔

مخدوم شہاب الدین - ٹھیک ہے۔

جناب گلزار احمد خاں - جناب میں explanation ان کے بعد عرض کروں گا۔

لیکن جو facts ہیں ان کو بتانے دیں۔

جناب چیئرمین - دراصل یہ تحریک اتواء ایک اخباری رپورٹ پر مبنی ہے - وہ اخباری

رپورٹ ان تک نہیں پہنچی ---

جناب گلزار احمد خاں - جناب ان کے پاس جو facts ہیں وہ ان کو پہلے بیان

کرنے دیں۔

مخدوم شہاب الدین۔ جناب میرے پاس Facts ہیں۔
 جناب چیئرمین۔ لیکن آپ سینئروں کے نام نہیں جانتے۔
 مخدوم شہاب الدین۔ جی میں نہیں جانتا۔

Mr. Chairman: Then, how do you know the Facts.

اس کے بارے میں اگر آپ کو پورے واقعات کا علم نہیں ہے تو میرا خیال ہے کہ بہتر ہوگا کہ آپ دیکھ لیں۔

مخدوم شہاب الدین۔ ٹھیک ہے
 جناب چیئرمین۔ تو پھر اس کو کل یا پرسوں لے لیں گے۔

Makhdoom Shahab-ud- Din: I hope it will be taken up tomorrow.

جناب چیئرمین۔ اختر صاحب کافذات کی کاپی مخدوم صاحب کو دے دیں تاکہ وہ اس کو پڑھ لیں۔ ٹھیک ہے اس کو پھر پرسوں لے لیں گے۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب والا! کل یہاں اپوزیشن لیڈر کا انتخاب ہوا ہے۔ راجہ ظفر الحق صاحب لیڈر آف اپوزیشن منتخب ہوئے ہیں۔ میں جمیعت المسلمانہ کا فائدہ ہوں ہم اس انتخاب پر بہت خوش ہیں اور میں دل کی گہرائیوں سے ان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ ایک بہترین انتخاب ہے۔ حق بخدا رسید اس سے بہتر انتخاب نہیں ہو سکتا۔ ان کا سہم اور نظریاتی وابستگی اور اسلام سے وابستہ تعلق اور پارلیمانی تجربہ سب انشاء اللہ اپوزیشن کی ترقی کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے اور میں پورے ملک کی جمیعت المسلمانہ کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب والا! میں بھی اتفاق سے آپ سے اجازت لے کر چلا گیا تھا۔ میں بھی موقع سے فائدہ اٹھا کر راجہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ گو جماعت اسلامی متحدہ حزب اختلاف کا حصہ نہیں ہے۔ حزب اختلاف کی آزاد جماعت کی حیثیت سے کام کر رہی ہے لیکن راجہ صاحب کی اس پوزیشن پر میں دل کی گہرائیوں سے ان کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ان کے ساتھ ہم پورا پورا تعاون کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ ان کی وجہ سے اس ایوان کا وقار بلند ہوگا اور حزب اختلاف بھی اپنا کردار زیادہ موثر انداز میں ادا کر سکے گی۔ ان پر ہمیں پورا پورا اعتماد ہے اور ہم ان سے بھی ایسی ہی توقعات رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ انہیں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

So that brings us to the end of Question Hour. Now we take up the legislation.

کیوں جی کچھ بات چیت ہو گئی ہے آپس میں؟

پروفیسر خورشید احمد۔ جی میں رپورٹ کر دوں ذرا کہ محترم ملک صاحب کے ساتھ میری نشست رہی اور لائسنسری سے بھی experts آگئے تھے اور جو تجاویز ہم نے مرتب کی تھیں ان پر پھر ملک صاحب نے اقبال حیدر صاحب سے مشورہ بھی کر لیا ہے تو draft تیار ہو گیا ہے اس میں ایک اچھی development یہ ہے کہ کچھ لٹری ترمیمیں ہیں جو آپ کے سامنے آجائیں گی جس سے شاید مزید improve ہوا ہے۔ لیکن سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ملک صاحب نے offer کی ہے کہ بجائے اس کے کہ یہ محض اپوزیشن کی طرف سے ہو یہ Resolution of the House بن جائے۔

It is very good.

جناب چیئرمین۔ ہاں

پروفیسر خورشید احمد۔ اور وہ خود اس پر signatory ہوں گے راجہ صاحب نمبر دو میرا نام اور باقی تمام اراکین کے۔

جناب چیئرمین۔ بہت اچھے I am so happy, you know that this concerns each and everyone of us,

آج کوئی ادھر ہے اور کوئی ادھر ہے۔ تو اس legislation پر بھی بات ہو گئی ہے کچھ؛ سید اقبال حیدر۔ بات ہوئی ہے محترم قائد حزب اختلاف سے اور آئٹم نمبر ۳، ۴، ۵، ۶ یہ دو بڑے جن کے Ordinance جناب چیئرمین ۴ مئی کو lapse ہو رہے ہیں تو ہم یہ چاہ رہے تھے کہ یہ جلد از جلد ہو جائیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ دو آئٹم جو ہیں کل ۷ لے لئے جائیں۔ جناب چیئرمین۔ کل تو نہیں ہے نا اجلاس۔

سید اقبال حیدر۔ اس پر debate بعد میں ہو جائے۔

Makhdoom Shahab-ud-Din: What I will do is, I will move them today, we can have discussion on it tomorrow.

جناب چیئرمین۔ کل نہیں ہے پھر پرسوں ہو گا۔ کیونکہ کل کا دن تو کتے ہیں۔۔۔۔۔

I don't know what have you agreed between yourselves?

سید اقبال حیدر۔ جی کل انہوں نے ہم سے کہا تھا کہ کل کا اجلاس نہ رکھیں لیکن legislative business اتنا زیادہ ہے کہ میں پرسوں پر رکھنے کے لئے۔۔۔۔۔ لیکن پرسوں ذرا زیادہ ہم legislation پر توجہ دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ تو آج پھر یہ move کر دیں ٹھیک ہے؛

سید اقبال حیدر۔ یہ move کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے تو move کر دیں۔

THE BANKS (NATIONALIZATION) (AMENDMENT) BILL, 1994

Makhdoom Shahab-ud-Din: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Banks (Nationalization) Act, 1974 [The Banks (Nationalization) (Amendment) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: It has been moved by Makhdoom Shahab-ud-Din, the Minister of State for Finance that the Bill further to amend the Banks (Nationalization) Act, 1974 [The Banks (Nationalization) (Amendment) Bill, 1974] as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

تو بہر حال * It stands moved.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I would also like to raise a point of order that so far as this motion is concerned, it is about the Bill but there is an Act before the House, which have been circulated to the Members.

جناب چیئرمین - نہیں وہ ہوا یہ ہے جی کہ ایک تو اوپر لکھا ہو گا ناں *

But when it is moved in the National Assembly, it is a Bill and untill it is finally passed and assented to by the President it still remains a Bill.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, my submission is that the Bill is transmitted to the Senate by the National Assembly.

Mr. Chairman: Correct.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Whatever the National Assembly has sent, the National Assembly has sent the Act. We don't know....

Act so and so but it is still Bill. اس کا title ہوگا. غالباً یہ اس کا title ہوگا.

چوہدری محمد انور بھنڈر - سر ناٹل نہیں ہے میں نے تمام پڑھ لئے ہیں -

And I have raised this objection after reading this.

سید اقبال حیدر - میرے محرم یہ 'A Bill further to amend the Banks

(Nationalization) Act, 1974 ہے۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: But Sir, what is the name? What is the first clause? What is the short title and commencement? This Act may be called the Banking Companies (Amendment) Act, 1994.

Syed Iqbal Haider: Yes, as and when it is passed.

Mr. Chairman: When it is passed it may be called.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: No Sir, this will not be called Act when it is passed. The normal procedure is that the Bill is passed by the National Assembly, it is transmitted as a Bill to the Senate, it is considered as a Bill in the Senate, when the Senate passes the Bill then it is sent for the assent and after that it becomes the Act.

Mr. Chairman: Yes, I think there is no dispute on this.

فرق صرف یہ ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جو بل ہے

A Bill called the (Nationalization) so and so Act, so and so.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, here in the first clause it should also be Bill.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ ہر حال اس کو میں دیکھ لیتا ہوں۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: So far as the title is concerned, your honour will see that in all the previous legislation wherever it is introduced or it is remitted and transmitted to the Senate, it is always said 'Bill', not the 'Act'. It will be Act only after the assent. It could not become the Act before it is introduced in the Senate.

جناب چیئرمین۔ میں دیکھ لیتا ہوں۔ I will examine this

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, subject to this point of order which I have raised, I oppose it.

سید اقبال حیدر۔ دیکھ لیں گے جناب۔

جناب چیئرمین۔ کیونکہ basically تو بات یہ ہوتی ہے کہ untill the Bill is passed, it continues to be a Bill لیکن کہنے میں ہو سکتا ہے کہ غلطی ہو گئی ہو۔

جناب اقبال حیدر۔ کہنے میں Act ہی لکھتے ہیں، لیکن وہ ہم varify کر لیں گے اور we will discuss it day after tomorrow.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ اور بھی کچھ آپ نے move کرنا ہے؟

Makhdoom Shahab-ud-Din: Yes Sir, I would like to move item

جناب چیئرمین۔ اچھا آپ move کر دیں۔

THE BANKING COMPANIES (AMENDMENT) BILL, 1994

Makhdoom Shahab-ud-Din: Sir, I beg to move that the Bill further to amend The Banking Companies Ordinance, 1962 [The Banking Companies (Amendment) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: It has been moved by Makhdoom Shahab-ud-Din, Minister of State for Finance that the Bill further to amend The Banking Companies Ordinance, 1962 [The Banking Companies (Amendment) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

OK, so these two stand moved and would be discussed on Thursday. Now what we have to take?

Syed Iqbal Haider: No. 7 Sir.

جناب چیئرمین۔ اس کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا ہے۔
سید اقبال حیدر۔ اس کے بارے میں تو فیصلہ ہو گیا تھا۔

I had moved this for consideration and this is a very simple Bill which has enhanced the minimum retainership fee of Legal Advisors to a limited company from Rs. 350/- per month to Rs. 1200 per month. There is an amendment of an honourable member who have sought to increase it by 3000, I had talked to the honourable member.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ پہلے اس پر سن لیتے ہیں۔ جی جناب شہزاد گل صاحب آپ فرمادیں۔

جناب شہزاد گل۔ میں نے جناب دو amendments دی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اس بل کو غور و غوض کینے والے Standing Committee میں بھیجا جائے۔ اس کی دو وجوہات تھیں۔ ایک تو یہ ہے کہ جس دن اجلاس شروع ہو رہا تھا یعنی ۲ تاریخ کو تو اس بل کو Order of the Day پر لایا گیا تھا۔ اس دن بل کی circulation پر مطلوبہ دو دن نہیں گزرے تھے۔ اسلئے ایک تو یہ تھا کہ وہ two clear days پورے ہو جائیں اور ممبر صاحبان کو کم از کم پڑھنے کا موقع تو ملے۔ اس لئے میں نے کہا کہ بل کو متعلقہ Standing Committee میں بھیج دیا جائے تاکہ وہ غور و غوض کے بعد اپنی رپورٹ ہاؤس میں لائے اور پھر ہاؤس اس پر اپنا فیصلہ کرے۔

دوسری بات جناب والا! یہ ہے کہ موجودہ حکمران پارٹی جس دن سے اقتدار میں آئی ہے یہ

اپوزیشن کو اپنا آئینی کردار ادا کرنے نہیں دے رہی ہے۔ اپوزیشن کو اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرنے، جمہوری اقتدار کی پاسداری کرنے، ملک و قوم کی ترقی و خوشحالی کیلئے مثبت کردار ادا کرنے کے راستے میں صحیفہ قسم کے روزے اٹکا رہی ہے اور اپوزیشن کو باوجود تعاون کے اپنا آئینی کردار ادا کرنے نہیں دیتی۔ اسی ضمن میں قومی اسمبلی میں جب یہ بل پیش ہوا تو ملک کے سامنے موجودہ حکمران پارٹی کی جانب سے ایک عظیم سانحہ کھڑا کیا گیا تھا کہ سرمد اسمبلی کو Proclamation کے ذریعے suspend کیا گیا تھا۔ صابر شاہ کی حکومت کو dismiss کیا گیا تھا۔ میں اس چیز کے بارے میں ہی بات کروں گا، جناب والا یہ اس چیز کی ہی کڑی ہے۔

جناب چیئرمین - دیکھیں ناں یہ تو بل ہے، لیسلٹیشن ہو رہی ہے، اس میں جو relevant بات ہوتی ہے اس کے بارے میں آپ بات کریں، legal advisers Bill پر آپ بات کریں، صابر شاہ کے معاملے پر کوئی اور موشن دے دیں، پھر بات کر لیں گے۔ اس کے لئے بھی مواقع ہیں، آپ کوئی موشن دے دیں اس پر بحث کر لیں گے۔

(مدافعت)

جناب شہزاد گل - جناب والا - اگر آپ قوموں سے صبر سے کام لیں تو ----

جناب چیئرمین - نہیں نہیں صبر کی بات نہیں ہے۔ اگر میں advisors bill پر فریٹیر اسمبلی کا ایٹو سکول دوں تو پھر کہاں معاملے ہو سکیں گے۔

جناب شہزاد گل - بات یہ تھی کہ اپوزیشن نے وہاں پر مجبور ہو کر احتجاجاً بائیکاٹ کیا، اور پھر گورنمنٹ نے ایک دن میں کئی کئی بل بغیر بحث کے، بغیر کسی ترمیم کے، بغیر غور و خوض کے جو پاس کئے۔ ۱۶ بل نیشنل اسمبلی سے جو پاس ہونے ہیں وہ یہاں آنے ہیں اور یہاں پر circulate ہونے ہیں۔ یہ ۱۶ بل جو تھے چند دن میں پاس ہونے، اس وجہ سے وہاں کسی بھی بل پر نہ غور و خوض ہوا، نہ اس پر کوئی بات ہوئی، نہ اس کے اچھے اور برے پہلوؤں پر غور کیا گیا، تو ایک یہ تھا کہ یہاں پر چونکہ سینٹ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ یہاں پر لیسلٹیشن ہو، یہاں پر آپ بھی اجازت دیتے ہیں، سنجیدگی سے بلاؤں پر غور کیا جاتا ہے، کافی اس پر غور و خوض کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے میں نے یہ ترمیم دی تھی کہ اس بل کو سینیٹنگ کمیٹی میں بھیج دیا جائے تاکہ وہاں پر غور و خوض کے بعد واپس ہاؤس میں آنے اور ہاؤس اس پر پھر غور کرے۔ لیکن چونکہ لائسنس صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس بل کے متعلق جو میری دوسری ترمیم ہے وہ اس پر ضرور غور کریں گے۔ دوسری ترمیم جناب والا! میں نے یہ دی ہے کہ اس میں شک نہیں کہ حکومت کی جانب سے retainerhip کی فیس جو ۲۵۰ روپے تھی وہ بہت کمزوری تھی۔ بل پر consideration اب شروع ہو چکا ہے لیکن میں اس ترمیم کو سینیٹنگ کمیٹی میں بھیجنے کے لئے پیش نہیں کرتا، اور میں نے ابھی مود بھی نہیں کیا ہے، اس وجہ سے میں اس ترمیم کو اس ہاؤس کے سامنے نہیں لاتا۔

جناب چیئرمین - جی جناب بھنڈر صاحب - نہیں جی، ان کی پہلے ترمیم یہ تھی کہ جی اس کو سینیٹنگ کمیٹی میں بھیجا جائے، وہ اب پریس نہیں کر رہے تو اس کا کیا کرنا ہوتا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب اس سلسلے میں میں صرف یہ عرض کروں گا کہ پہلی سنچ consideration کی ہے دوسری سنچ آنے کی ترمیم کی اس میں وہ آنے گی۔

جناب چیئرمین - نہیں، نہیں۔ وہ ترمیم یہ ہے کہ before the Bill is taken up for consideration اس کو سینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - سرب consideration شروع ہو تو وہ پہلی ترمیم جو ہے۔۔۔

جناب چیئرمین - نہیں یہ اس سے پہلے آتی ہے میں دیکھ لیتا ہوں

(Pause)

جناب چیئرمین - یہ جناب rules ذرا دیکھ لیں۔ یہ رول ۱۰۸ سے شروع ہوتا ہے

"Bills originated in the Assembly and transmitted to the Senate"

اس میں رول ۱۱۰ ہے پہلے آتا ہے رول ۱۱۰

110. "On the day on which the motion for consideration is set down in the orders of the day, which shall, unless the Chairman otherwise directs, be less than two days from the receipt of the notice. The Minister or, as the case may be, the Member giving notice may move that the Bill be taken into consideration".

اس کی بھر ترمیم آتی ہے

"Any member may move as an amendment to that consideration notice, as an amendment to the consideration move".

یعنی پہلے جو ہے کہ جس دن وہ موشن موو ہو گا consideration کے لئے

Any member may move as an amendment that the Bill be referred to the Standing Committee and if such motion is carried, the Bill shall stand referred to the Standing Committee and the rules regarding bills originating by the Senate and refer to Standing Committee shall there apply. It is the amendment to the Bill for taking it into consideration.

پروفیسر خورشید احمد - یا تو موشن موو کرنے والا withdraw کر لے اس کو یا

ہاؤس withdraw کر لے اس کو۔

جناب چیئرمین - نہیں یہ تو مووی نہیں کرنا چاہ رہے اس کو۔

پروفیسر خورشید احمد - تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین - تو پھر I don't have to do anything. So I don't have to

ask permission of the House. So, we allow it to be withdrawn. جی اب

consideration والا تو any observation on the bill itself

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب consideration کے لئے میں عرض کرنا چاہوں

کا۔

جناب چیئرمین - جی فرمائیے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب گزارش یہ ہے کہ فاضل وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ relevant ہوں انشاء اللہ ہم کوشش یہ کریں گے کہ جو بھی قانون سازی کا کام ہو اس کے متعلق ہم بالکل relevant بات کریں۔ اور اس بل کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم نے مخالفت کی تھی تو جیسے میرے فاضل دوست نے فرمایا کہ اس روز ہم اس کے متعلق کوئی بات بھی نہیں کر سکتے تھے اور فاضل وزیر قانون نے ازراہ شفقت یہ اتفاق فرمایا کہ اس کو بعد میں لیا جائے۔ اس کے بعد ہم آج اس پوزیشن میں ہیں کہ ہم اس کے متعلق بات کر سکیں۔

جہاں تک اس بل کے اصولوں کا تعلق ہے کیونکہ consideration کے وقت ہم نے اس کے اصولوں کو دیکھا ہے اور زیر بحث لانا ہے۔ اس میں اصول یہ تھا کہ retainerhip کے لئے جو رقم مقرر تھی وہ ساڑھے تین سو روپیہ تھی۔ اس کو بڑھا کر یہ لازم کیا گیا ہے ہر کمپنی کے لئے کہ وہ جو بھی مشیر قانون اپنا مقرر کرے اس کی ہر retainerhip ۱۲۰۰ روپیہ ہوگی۔ یہ درست ہے کہ اس گرانٹی کے دور میں وکلاء کے لئے یا مشیر قانون کے لئے جو پہلے رقم مقرر تھی وہ کم تھی اس کو بڑھا کر 1200 کیا گیا ہے۔ جناب حدش یہ ہے کہ جو مشیر قانون مقرر کئے جائیں گے یا مقرر کئے جا رہے ہیں وہاں پر پہلے سے مقرر مشیر قانون الگ کئے جا رہے ہیں۔ نئے مشیر قانون لانے جا رہے ہیں۔ ان کو زائد مشاہرہ دینے کا مقصد یہ تھا جناب اس سے پہلے یہ بل نہیں آیا۔ آج یہ بل آیا۔ اس لئے کہ اس حکومت میں وہ مشیر قانون لانے جائیں اور ان کے لئے زیادہ رقوم مقرر کی جائیں۔ اگر آپ ۲۵۰ کی بجائے ۱۲۰۰ کریں گے تو وہ درست ہے لیکن اس بات کا تحفظ یا اس بات کی گارنٹی دی جانے کہ یہ مشیر جو مقرر کئے جائیں گے یہ قانون کے مطابق کئے جائیں گے۔ یہ رولز کے مطابق کئے جائیں گے۔ اور سب سے بڑی بات کہ انصاف کے مطابق مقرر کئے جائیں گے۔ اگر یہ یقین دہانی گورنمنٹ کی طرف سے ہو کہ قابلیت کی بنا پر رکھے جائیں گے تو درست ہے۔ یہ نہیں ہوگا کہ جو اس کے مستحق ہیں ان کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ اور جو اس کے مستحق نہیں ہیں اور شاید مرکٹنگ لاء کو بھی اتنا نہیں سمجھتے ان کو مشیر قانون لایا جائے گا تو اس لحاظ سے یہ ان کے لئے ایک وظیفہ یا ہجرت مقرر کرنے والی بات ہوگی۔ یہ بات ضروری ہے کہ اس چیز کے متعلق یہ یقین دہانی کرائی جائے اور اس ایوان میں assurance دی جائے اور کوئی ایسا طریقہ کار اپنایا جائے کہ جس سے یہ نہ صرف assurance دی جانے بلکہ عملی طور پر مستحق لوگوں کو مشیر قانون مقرر کیا جائے۔ اور ان کا مشاہرہ اگر 1200 روپے ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی حرج نہیں۔ اصل بات اس کی implementation کی ہے۔ اصل بات اس پر کاربند ہونے کی ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنے کی بات ہے۔ جس مقصد کے لئے یہ بل لایا جا رہا ہے وہ مقصد پورا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جناب والا میں یہ سمجھتا ہوں کہ قانون اور اصول جو یہاں اس ایوان میں یا نیشنل اسمبلی میں یا پارلیمنٹ میں وضع کئے جاتے ہیں ان اصولوں کی اگر پاسداری نہ کی جائے ان ہدایت پر عمل پیرا نہ ہوا جائے تو قانون پاس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اسلئے ضروری چیز یہ ہے کہ مشیر مقرر کرتے

وقت یہ دیکھا جانے اور حکومت اس بات کی گارنٹی دے کہ یہ قابلِ صحیح اور مستحق لوگوں کو مقرر کیا جانے گا میں سمجھتا ہوں اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

جناب چیئرمین - Thank you very much - پروفیسر خورشید صاحب -

پروفیسر خورشید احمد - بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب چیئرمین اصولی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ amendment جو ہے یہ ابھی amendment ہے - اور ہم محض مخالفت برائے مخالفت نہیں کرنا چاہتے - لیکن پہلی بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ قانون میں maximum کی کوئی حد نہیں ہے صرف minimum کی ہے - minimum سارے تین سو ہو ' ذہانی سو ہو ' ایک ہزار ہو یعنی بڑھا دینے سے یہ تو صحیح ہے کہ بہت فرق پڑ جاتا ہے لیکن یہ جتنی اہم amendment تھی اگر کوئی higher ceiling ہوتی تو اس کا بنایا جانا بہت ضروری تھا depression کی وجہ سے - لیکن minimum ceiling کا بھانا اتنا ضروری نہیں ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی چونکہ ۱۰-۱۲ سال پہلے یہ کی گئی تھی اور اب اگر اس کو ۱۰۰۰ یا ۱۲۰۰ کیا جا رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کوئی اصولی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے - البتہ جس بات کی طرف ابھی متوجہ کیا گیا ہے وہ بہت اہم ہے کہ Legal Advisers کا appointment جو ہے یہ سیاسی رشوت کے طور پر نہیں ہونا چاہیئے اور اس کے لئے کوئی نہ کوئی ضابطہ ' نظام ایسا ہونا چاہیئے کہ یہ کام انصاف کے ساتھ کیا جاسکے - اور خالص merit کی بنیاد پر ہو - تو اس reservation کے ساتھ میں تائید کرتا ہوں -

جناب چیئرمین - شکریہ جی - شفقت محمود صاحب -

جناب شفقت محمود - یہ بڑی عجیب سی بات ہے ایک سطح پر تو یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ بڑی اہم بات ہے - ۳۵۰ روپیہ بہت کم ہے اس کو بڑھانا چاہیئے اور ساتھ ساتھ کچھ ایسے اعتراضات لگانے جا رہے ہیں جن کی میں انتہائی مؤدبانہ طور پر عرض کروں گا کہ کوئی relevance نہیں ہے - اس لحاظ سے کہا اگر آپ کو پبلنگ کمپنیز آرڈیننس اور کمپنیز کو regulate کرنا ہے کمپنیز میں صرف سرکاری ادارے نہیں ہیں - اس میں ساری کمپنیز کو regulate کرنا ہے اور ساری کمپنیوں میں شاید کوئی چھوٹی سی percentage سرکاری اداروں کی ہوں گی - زیادہ تر پرائیویٹ کمپنیز ہوں گی - اب پرائیویٹ کمپنیز میں حکومت کا کیا عمل دخل ہے کہ حکومت کسی پرائیویٹ کمپنی کو جا کر یہ کہے کہ جی آپ فلاں صاحب کو لگائیں یا نہ لگائیں - یہ تو اس کمپنی کی صوابدید پر ہے کہ اس کو لگانا چاہتے ہیں یا نہیں لگانا چاہتے -

دوسری بات یہ ہے کہ یہ تصور کر لینا کہ جو کمپنیاں ' سرکار کی ownership یا ان کے زیرِ انتظام ہیں وہ public companies ہیں ' ان میں ایسے لوگ لگانے جائیں گے جو کہ اس چیز کے اہل نہیں ہیں - یہ بھی میں سمجھتا ہوں تھوڑی بہت زیادتی ہے - پہلی بات تو یہ ہے کہ Legal Advisers جو ہیں وہ اس لئے رکھے جاتے ہیں کہ وہ کمپنی کی مدد کریں - کیا کوئی یہ چاہے گا کہ ایسے آدمی کو اپنی مدد کیلئے رکھا جانے کہ جس سے کوئی مدد نہ ملے - جس سے بچانے کوئی بہتری ہونے کی کوئی برائی ہو - بچانے اس کے کہ کوئی معاونت ہو ' اس سے کام بہتر ہونے کی

بجائے خراب ہو جانے - کوئی نہیں چاہے گا - اس لئے یہ تصور کرنا یہ گورنٹ کو impute کرنا کہ جی یہ ایسے ہوگا ویسے ہوگا - میں سمجھتا ہوں تصوراً بہت یہ غلط ہے - ہم یقین دلانا چاہتے ہیں کہ حکومت جن لوگوں کو Legal Adviser لگانے گی وہ اس کے اہل ہونگے اس کی qualifications جو مقرر ہے اس پر پورے اترتے ہوں گے - اور وہ معاونت کیلئے اور مدد کے لئے لگانے جائیں گے تاکہ حکومتی کام کی کوئی ہتھری ہو اور میں ساتھ ساتھ یہ بھی گزارش کرتا چلوں کہ عوام یہ expect کرتی ہے کہ جو Houses ہیں یا ہمارے Legislatures ہیں وہ اپنا Legislative Business ہو ہے اس کو expeditiously اور Speedily نمٹانے - اب ہم جو چند غیر متنازعہ باتیں ہیں ان کو بھی متنازعہ بنا کر لمبا کر رہے ہیں - عوام کی نظریں لگی ہونی ہیں ان Houses کے اوپر - اس لئے گزارش ہوگی کہ یہ بل جو ہے اس کو expeditiously ہم pass کریں - اس کے جو مختلف مراحل ہیں ان کو جلدی جلدی طے کریں تاکہ ہاؤس کی جو کارروائی ہے اس کو عوام کے سامنے Justify کر سکیں -

جناب چیئرمین - مہربانی جی - ڈاکٹر حنی صاحب - حنی صاحب پہلے بولیں -

ڈاکٹر عبداللہ بلوچ - جناب چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ Companies

Appointment of Legal Advisers (Amendment) Bill 1994 ایک اہم بل ہے اور اس کو تو معزز ایوان میں بہت پہلے لانا چاہیے تھا - اس وقت بیروزگاری کا مسئلہ ملک میں سب سے اہم مسئلہ بن چکا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جتنا بھی ممکن ہو سکے ہم تعلیم یافتہ افراد کو اس طرح کے مواقع فراہم کریں اور ان کو جو الاؤنس یا تنخواہ ملے companies چاہے پرائیویٹ ہوں یا سرکاری ان کی تنخواہیں کم از کم اتنی ہوں یا جو الاؤنس مقرر ہو وہ کم از کم مناسب ہوں - ۳۵۰ تو ہرانے نام ہے میں تو کہتا ہوں کہ ۱۲۰۰ سے بھی زیادہ تین ہزار چار ہزار تک ہونا چاہیے تاکہ کوئی law graduate کم از کم اپنے بچوں کا پیٹ تو پال سکے - اس کے علاوہ اس بل کی تائید کرتے ہوئے میں حکومت سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ اس طرح کے مزید بل بیروزگار نوجوانوں کے لئے اس ایوان میں لانے چاہئیں جیسے انجینئرنگ میں لوگ ہیں ٹیکنیکل لوگ ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں بیروزگار ہیں اور سب کے لئے حکومت کے پاس اتنے ذرائع نہیں ہیں کہ ان کو روزگار فراہم کر سکے - تو کیا یہ بہتر نہیں ہو گا جو ہمارے ملک میں construction companies ہیں ادارے ہیں اور بڑے بڑے ادارے ہیں ان کو بھی قانون کے حوالے سے اس بات کا پابند کیا جانے کہ وہ اپنے اپنے اداروں میں یہ جو انجینئرز ہیں یہ جو بڑے بڑے ٹیکنیکل لوگ ہیں ہنرمند افراد ہیں ان کو ملازم رکھے یا ان کو اس طرح کے الاؤنسز دے اور ان سے خدمت لیں - کیونکہ آج ہمارے ملک میں نوجوان نسل میں بڑی بے چینی ہے بڑی محرومیت کا احساس ہے کہ ان کے لئے jobs کی جو opportunity ہے جو کسی بھی حکومت کا میں سمجھتا ہوں بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنے نوجوانوں کو اپنے عوام کو روزگار کی ضمانت دے اس کی تائید کرتے ہوئے میں یہ بھی عرض کروں گا اس معزز ایوان کے ذریعے سے حکومت کو کہ وہ انجینئرنگ یا دوسری جو بھی ایسی companies ہیں جہاں پڑے کچے ہنرمند افراد کے لئے روزگار کے مواقع ہو سکتے ہیں ان کو قانون کے ذریعے پابند کیا جانے اور ایسے قوانین معزز ایوانوں میں لانے چاہئیں جس سے بے روزگاری کا جو اہم ترین مسئلہ

ہے اس میں کسی بھی حوالے سے کچھ کمی کی جاسکے تاکہ لوگوں کو کچھ relief ملے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ مولانا محمد عبدالستار خان نیازی صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ Legal Adviser کسی مسئلے کے متعلق رائے دیتا ہے، قموڑی بہت تحقیق کرتا ہے اس کے لیے کس ہونی چاہیے اور اس کو معاش سے بے نیاز کیا جائے۔ 350 تو اونٹ کے منہ میں زیرہ کے برابر ہے، 1200 بھی کچھ نہیں ہے۔ بہر حال اس کی اجرت مقبول ہو جبکہ آج کل عجیب طرح کی کسادبازاری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ 1200 کی بجائے تین ہزار ماہوار کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں کہ آپ نے Companies Appointment of Legal Adviser Act میں ترمیم کے لیے بل پر اس کے اصولوں پر بحث کا موقع دیا۔ جناب والا! اصولی طور پر ہم متفق ہیں کہ یہ amendment ہونی چاہیے اور minimum pay 250 سے بڑھا کر 1200 کرنی چاہیے لیکن میں اس میں بھی اضافہ کروں گا کہ جناب والا! ملک میں بہت مہنگائی ہے۔ ویسے بھی تمام ملک کے لئے ہمارا ایک اصول ہے، تقریباً تمام پارٹیوں کا یہ اصول ہے اور میرے خیال میں پیپلز پارٹی کے منشور میں یہ بات ہو گی کہ minimum کسی بھی employee کی تنخواہ کم از کم تین ہزار روپے ہونی چاہیے اور وہ بھی ایک خاص پیمانہ رکھا گیا ہے کہ سونے کے ایک تولے کے برابر تنخواہ ہونی چاہیے۔ اس لیے میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور جناب والا یہ 1200 تو اپنی جگہ بعد میں amendment پر بات آنے گی جو مزادہ گل باپہ کی ہے اس کی بھی میں حمایت کروں گا کہ یہ کم از کم تین ہزار ہونی چاہیے۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ اوپر جن خدشات کا اظہار کیا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ اس ملک میں ہزاروں کی تعداد میں پرائیویٹ کمپنیاں ہیں جو پرائیویٹ سیکٹر میں ہیں اور غالباً پبلک سیکٹر میں میرے خیال میں 100 کمپنیاں بھی نہیں ہوں گی جن کا ذکر کیا گیا ہے کہ حکومت وہاں پر آدمیوں کو بغیر کسی معیار کے ان کی efficiency دیکھنے بغیر appoint کرے۔ یہ خدشات بالکل بے بنیاد ہیں ان کو appreciate کرنا چاہیے تھا کہ حکومت amendment لے کر آئی ہے۔ اور وکلاء کی retainership کو جو 350 روپے minimum مقرر تھی اسے بڑھا کر 1200 کر دیا ہے۔ میرے خیال میں یہ جو خدشات ہیں بے بنیاد ہیں حکومت بھی ان کی اہلیت کی بنیاد پر اپنے اداروں میں انکو مقرر کرے گی۔ بہت سے وکلاء کا فائدہ ہو گا جو ہزاروں کمپنیاں پرائیویٹ سیکٹر میں ہیں وہاں ان کے مشاہروں میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس لئے میں اس amendment کی تائید کرتا ہوں۔ اس کو من و عن قبول کر لینا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب گلجی صاحب۔

جناب منظور احمد گلجی۔ جناب والا! میں اصولی طور پر اس amendment کی تائید کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس مہنگائی کے دور میں جو 350 سے 1200 بڑھا دی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کافی نہیں ہے۔ میرے ابھی ایک معزز رکن رحیم مندوخیل صاحب

نے کہا تھا کہ جتنی بھی پولیٹیکل پارٹیز ہیں ان سب کا manifesto ہے لیکن میں ان کو یاد دلاتا ہوں کہ پولیٹیکل پارٹیز کا یا بہت سی پولیٹیکل پارٹیز کا stand یہ ہے کہ مزدور کی تنخواہ ایک توڑ سونے کے برابر ہونی چاہیے۔ یہ تو ظاہر ہے technical لوگ ہوتے ہیں ان کی advisory حیثیت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انکی تنخواہ اس سے بھی بڑھنی چاہیے۔ میں اصولی طور پر تو اسکو oppose نہیں کرتا ہوں لیکن میری گزارش یہ ہے کہ اسکو مزید بڑھا دیا جائے اسنے کہ devaluation ہونی ہے۔ مشکافی اس قدر زیادہ ہو گئی ہے کہ یہ کوئی sufficient amount نہیں ہے اور جس طرح کہ بہت سے دوستوں نے کہا ہے یہ خدشات کی بات ہے۔ ویسے ہر گورنمنٹ کے بارے میں یہی خدشات ہوتے ہیں کہ جب بھی کوئی amendment لایا جاتا ہے تو لوگوں کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ کہیں یہ اپنے لئے تو نہیں کر رہے۔ ہمیں اجتماعی طور پر سوچنا چاہیے کہ ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں نہ صرف موجودہ وقت کے لئے کریں بلکہ یہ permanent چیز ہو تا کہ کل اگر ہم نہ بھی ہوں تو لوگ اسے appreciate کریں اور جو ایک غلط پریکٹس ہوتی ہے کہ جی جب appointments کی بات ہو خصوصاً گورنمنٹ کی طرف سے تو اس میں nepotism کا ایک aspect آ جاتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ موجودہ حکومت اس aspect کو مد نظر رکھے گی۔ اور میں اسکی تائید کرتا ہوں لیکن میری گزارش یہ ہے کہ اس میں اگر کوئی گنجائش ہے تو تنخواہ بڑھانی چاہیے 1200 روپے بہت کم ہیں اس کو بڑھانا چاہیے۔ شکریہ!

Mr. Chairman: Anybody from this side?

جی مسٹر ایلیاس بلور صاحب۔

جناب ایلیاس احمد بلور۔ میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ احسان الحقی پراچہ صاحب ہمارے دوست ہیں انہوں نے فرمایا پرائیویٹ کمپنیز میں کوئی ایڈووکیٹ 350 روپے نہیں لے رہا جو ان کے Legal Adviser ہیں وہ دو ہزار تین ہزار سے اوپر لے رہے ہیں۔ یہ خدشات جو ظاہر کئے ہیں وہ ٹھیک ہیں actually یہ 350 بہت کم ہیں جو پبلک لمیٹڈ کمپنیز ہیں انکے قانون میں جب تک یہ amendment نہیں ہو گی تو 350 روپے ان کو دینے پڑیں گے۔ ورنہ ماشاء اللہ ہمارے ہاں دونوں طرف بڑے اچھے ایڈووکیٹ بیٹھے ہونے ہیں کوئی ایڈووکیٹ ایسا نہیں ہے جو ساڑھے تین سو لیتا ہو اور جو پرائیویٹ کمپنیز ہیں وہ اپنے Legal Adviser کو کم از کم ہزار دو ہزار دیتے ہیں انکے بغیر کوئی Legal Adviser بنتا بھی نہیں ہے۔ خدشات صرف یہ ہیں کہ اپنے جیالوں کی appointment کرنے کے لئے ترمیم کی جا رہی ہے۔ Legal Advisor کا کام ہونا اس کی appointment کرنی پڑتی ہے ایک آدمی وکیل جو ہے وہ پانچ سات فرموں کا Legal Advisor بن جانے کا پرائیویٹ کا بھی اور پبلک کا بھی۔ اور پرائیویٹ بے چارے تو کیا کریں۔ کسی آفیسر کا لیئر آ جانے کا، کسی ڈی سی کا لیئر آ جانے کا، کسی منسٹر کا لیئر آ جانے کا کہ فلاں فلاں آدمی کو آپ Legal Advisor مقرر کر دیں تو ان کو مجبوراً کرنا پڑتا ہے کیونکہ گورنمنٹ کے ساتھ زیادہ کوئی جھگڑا نہیں کر سکتا۔ باقی جو policy ہے وہ ٹھیک ہے I agree with it لیکن جو خدشات ہیں وہ اپنی جگہ قائم ہیں۔ ہمارے دوست شفقت صاحب نے بھی کہا کسی پرائیویٹ کمپنی میں لیگل ایڈوائزر ۲۵۰ نہیں لے رہا۔ یہ صرف گورنمنٹ پبلک کمپنی کے لئے ہے۔ ہمارے احسان الحقی پراچہ

صاحب کئی کمپنیوں کے صدر بھی ہیں وہ جانتے ہیں کہ Legal Adviser کا ہزار 'پندرہ سو دو ہزار' جو ہے۔ وہ ان کے نام کے لئے ہوتا ہے۔ Legal Adviser جو case کرتا ہے اس کی فیس الگ لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ہزار صاحب۔

جناب گلزار احمد خان۔ سارے جیلے وکیلوں کو یہاں پر absorb کرنے کی بات نہیں ہو رہی۔ کمپنیاں سارے جیلے لوگوں کی نہیں ہیں بلکہ ہر پارٹی کے لوگ ہیں جن کی کمپنیاں ہیں اور یہ بل جو ہے یہ اس صورت میں ہے کہ ہر پرائیویٹ اور سرکاری کمپنی اپنا ایک Legal Adviser مقرر کرے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کے ساتھ ساتھ کمپنیوں کو بھی موقع ملے گا کہ بے روزگاری کے جن پر قابو پایا جاسکے۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ واقعاتی بات ہے کہ un-intentionally کئی حکومتی شعبوں میں یا کمپنیوں میں بلکہ پرائیویٹ کمپنیوں میں خصوصاً ایسے غیر قانونی کام ہو جاتے ہیں جس کا مالکان کمپنی کو بھی علم نہیں ہوتا اور جو سرکاری ادارے ہیں ان کے لوگوں کو بھی علم نہیں ہوتا تو اس سے بہت حد تک عام کمپنیوں کو نقصان ہوتا ہے اور کئی دفعہ تو وہ bankrupt ہو جاتی ہیں۔ اس طرح سے صرف کمپنیوں کو ہی نقصان نہیں ہوتا بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی اور ملکی معیشت پر اس کے گہرے اور غلط اثرات پڑتے ہیں۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ قانونی مشیر مقرر کرنے کے لئے یہ بل پاس کرانا چاہیے تاکہ تمام تر معاشی معاملات ملک کے عام کمپنیوں کے اور عوام کے درست طریقے پر regulate ہو سکیں، organise ہو سکیں اور regularize ہو سکیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا بے ضرر سا بل ہے جس پر میرے خیال میں کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ صرف اعتراض برائے اعتراض تو کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو پاس کرا دیا جائے تو ایسی کوئی بات نہیں بلکہ بہتری ہوگی۔ بطور وکیل میں وکیلوں کے رویہ کار کے لیے بھی حمایت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ جناب چیئرمین میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک اس بل کا تعلق ہے اگرچہ یوں لگتا ہے کہ یہ صرف وکلاء صاحبان کے لئے ہے بلکہ میں یہ سمجھوں گا کہ یہ بڑی اچھی بات اس لحاظ سے ہے کہ جو کمپنیاں ہیں 'پرائیویٹ ہیں' limited ہیں 'unlimited ہیں' ان کو بروقت درست قانونی مشورہ مل جانا چاہیے۔ بہ قسمتی سے یہاں غلط کارروائی پٹے کی جاتی ہے اور قانونی مشورہ بعد میں طلب کیا جاتا ہے تو اس سے ----

جناب چیئرمین۔ تو آپ کا اشارہ کس طرف ہے؟

سید مسعود کوثر۔ میرا اشارہ اپوزیشن کی طرف نہیں ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی بات ہے اور اس پر ہم سب لوگوں کو خوش ہونا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب والا کہ یہ تاثر دیا گیا ہے بعض دوستوں نے clarification بھی کی ہے کہ یہ

retainership ہے Legal Adviser کی اور وہ غالباً ایک سے تین کمپنیوں تک اس کی retainership رکھ سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی پرائیویٹ پریکٹس بھی کر سکتے ہیں تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ چاہے زیادہ رقم بھی دے دی۔ یہ بہت کم ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر تین پار کمپنیاں بھی انہی ہو جائیں اور ان کی اپنی پریکٹس بھی ہو تو یہ وزراء صاحبان کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور جہاں تک apprehensions کا تعلق ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا کوئی بواز نہیں ہے کم از کم جو بھی Legal Adviser ملازم ہو گا وہ law گریجویٹ ہو گا اس کی کوئی پریکٹس ہو گی کوئی ایسی بات تو نہیں ہے۔ اس لئے میں یقین دلاتا ہوں اپنے اس طرف کے دوستوں کو کہ حکومت کے ذہن میں کوئی ایسے خیالات نہیں ہیں کہ وہ کسی مخصوص پارٹی کے لوگوں کے لئے یا کسی خاص قسم کے لوگوں کے لئے سوئٹس فراہم کر رہی ہے۔ میں اس amendment کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین۔ شکریہ جی۔

Jam Kararuddin: Thank you Mr. Chairman Sir. I whole heartedly support the Bill where only their retention fee has been enhanced from Rs 350 to Rs 1200. There are so many companies, and our country is a poor country. Keeping in view the limited resources of the country this 1200 rupees fee is a reasonable fee and any company, any advocate can have the advisership of many companies so that he can earn more than 1200 rupees per month. He can be adviser of two companies, three companies or four companies and by that way he can earn more. Therefore, to say that fee should be three thousand rupees is not justified and to oppose this Bill for sake of opposition is unnecessary and this is reasonable and genuine Bill which must be accepted.

جناب چیئر مین۔ شکریہ جی۔ راہدی صاحب آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ جناب راجہ ظفر الحق نذر آف دی اپوزیشن۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئر مین بظاہر تو یہ صرف ایک معمولی سی amendment ملتی ہے لیکن اس کے کئی پہلو ہیں جن کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ قانون سازی کے بارے میں اس سے پہلے بھی یہ محسوس کیا گیا تھا۔

جناب چیئر مین۔ اقبال حیدر صاحب! نذر آف دی اپوزیشن تقریر کر رہے ہیں۔ سنیں ان کی بات۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ اس سے پہلے بھی یہ محسوس کیا گیا تھا کہ جو بل نیشنل اسمبلی میں موو کئے جاتے ہیں اور وہاں سے پاس ہو کر سینٹ میں transmit ہوتے ہیں ان کے بارے میں یہاں حکومت کا رویہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ جو کچھ بھی ہو چکا ہے اسے من و عن پاس کیا جائے تا کہ پھر joint session میں جانے کی صورت پیدا نہ ہو۔ اس کے

علاج کے لئے اس سے قبل بھی یہ تجویز کیا گیا تھا کہ جب کوئی بل initiate ہوتا ہے تو پھر اس وقت standing committees on law کی ایک joint meeting کروالی جائے گا کہ اس initial time پر considerations ایسی ہوں کہ بعد میں مشکلات پیدا نہ ہوں۔ حکومت کو بھی یہ مجبوری نہ ہو کہ legislation بھی کرنی ہے اور جلدی بھی کرنی ہے اور اس کے باوجود پھر وہ کہیں جی کہ جو کچھ وہاں سے پاس ہو کر آیا ہے خواہ تھوڑا ہے بہت ہے، مناسب ہے غیر مناسب ہے، اسے اسی شکل میں پاس کر دیا جائے۔ یہ کیفیت پیدا نہ ہو، یہ pressure نہ ہو۔

دوسری میری گزارش یہ ہے کہ جو اضافہ جب اپوزیشن کی طرف سے suggest کیا گیا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ موجودہ amendment اس مقصد کو پورا نہیں کرتی۔ اگر پہلے 350 روپے ہے جو کئی سال پہلے مقرر کیا گیا تھا جبکہ price index کچھ اور ہوتا تھا۔ اور اب اگر اس کو 1200 روپیہ کر دیا گیا ہے تو یہ اتھائی نامناسب ہے۔ اس وجہ سے کہ ایک مزدور جو 50 روپے روز لیتا ہو حالانکہ 50 روپے کوئی چیز نہیں۔ ایک عام مزدور جو کچھ بھی پڑھا کھانا ہو اگر وہ 50 روپے روزانہ لیتا ہے تو پھر اس کی ماہوار آمدنی 1500 روپیہ بنتی ہے۔ اور ایک آدمی جو ڈبل گریجویٹ ہو، لاہ گریجویٹ ہو، اسے اپنے کنبے کی کھات بھی کرنی ہو، اسے اپنی practice کے لئے مٹل بھی قائم کرنا ہے، اسے transport بھی چاہیے، اس کے لئے آپ 1200 minimum کیسے مقرر کرتے ہیں۔ اس لئے جو یہ تجویز کیا گیا ہے وہ کسی مخالفت کی وجہ سے نہیں کیا گیا۔ یہ کہا گیا ہے کہ legislation آپ کرتے ہیں تو تمام سٹوڈنٹوں کو مد نظر رکھ کر کریں اور اسی لئے یہ کہا گیا ہے کہ اس کے لئے کم از کم 3000 روپے لازمی ہیں۔ اور یہ 3000 روپے اس وجہ سے بھی ضروری ہیں کہ جو کمپنیاں، خواہ وہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں جب وہ مقرر کرتی ہیں تو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ merit پر کریں۔ ہمیں ground situation کو بھی مد نظر رکھنا ہو گا۔ کسی اور شعبے میں بھی merit پر تقریریں نہیں ہوتیں اور اگر جو companies ہیں ان کے پاس ایک عام وکیل جس کی کوئی واقعیت نہ ہو، جس کا کوئی اثر و رسوخ نہ ہو، جس نے اپنی practice شروع کی ہے۔ اور اس کے بعد اس نے اپنٹس شپ بھی کی ہے اور وہ وقت بھی گزارا ہے تو اس کے بعد پھر کیسے edge out کر کے ایک مقام پر اسے وہ کمپنی ملازم رکھ سکے گی۔ اس لئے میری یہ گزارش تھی کہ جو procedure ہے اس کو streamline کرنا ضروری ہے۔ اس میں بار ایسوسی ایشنز اور بار کونسلز کو بھی involve کرنا چاہیے۔ وہ professional bodies ہیں۔ وہ وکلاء کی اجتماعی بہتری، ان کی ایجوکیشن، ان کی بہبود اور ان کے discipline کے لئے قائم کی گئی ہیں۔ وہ bodies قانون کے تحت قائم کی گئی ہیں۔ اس لئے اگر ان کو اس میں شامل کیا جائے۔ وہ خود ہیٹل بنائیں اور وہ recommend کریں تو پھر یہ جو سلسلہ ہے کہ اگر کوئی کسی کا واقعہ ہے اس کو تو تین کمپنیاں مل جائیں اور جس کی کوئی واقعیت نہیں، وہ ایک طویل عرصے تک اس آزمائش میں گرفتار رہے۔ اس لئے ایسا بھی ہوا ہے جیسے حکومتی اداروں یا بااثر افراد کا جن کمپنیوں سے کام نکلتا ہے، ان کی سفارش کے اوپر ان کو یا ان کے رشتہ داروں کو مقرر کر دیا جاتا ہے۔ غائب پری کے لئے اور اصل کام کرنے والے اور لوگ ہوتے ہیں اور ان کی pay بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ان کو معاوضہ بھی زیادہ دیا جاتا ہے۔ یہ حالات عام زندگی کے حالات ہیں جسے as a

practicing lawyer میں بھی جانتا ہوں۔ اس لئے یہ تجویز اپوزیشن کی طرف سے پیش کی گئی ہیں۔ اس میں بہتری لانے کے لئے کی گئی ہیں۔ یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ اس بل کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو چیزیں یہ ترمیم کے ذریعہ سے لائے ہیں کسی نے ان پر غور نہیں کیا۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کہ لکڑی پچیس روپے من ہو اور گنا سود روپے من ہو۔ ہم نے یہ تجویز اس لئے پیش کی ہے کہ اگر double graduate کو آپ نے ایک minimum معاشرہ دینا ہے یا دلوانا ہے تو اس کے لئے مناسب رقم کا تعین کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کے لئے اس بل کی کوئی مخالفت نہیں ہے۔ طریقہ کار اور اس معاشرے کی رقم کا زیادہ ہونا ضروری ہے۔ ٹکریہ۔

جناب جہانگیر بدر - جناب والا! میں بھی اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین - جہانگیر بدر صاحب - آپ بھی اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب جہانگیر بدر - جناب والا! اپوزیشن کی طرف سے ایک تجویز آئی ہے 'میں اس پر عرض کرنا چاہوں گا۔ معزز Leader of the Opposition نے یہ فرمایا ہے کہ بار ایسوسی ایشن کی recommendations پر ایسا ہونا چاہیے۔ میں اس کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر سال بار ایسوسی ایشن کے الیکشن ہوتے ہیں 'وہاں کی اپنی ایک politics ہے۔ اس لئے اس تجویز یا ایسے رجحانات کو تقویت نہیں ملنی چاہیے کیونکہ اس سے لیگل ایڈوائزر شپ اور اس کی performance اپنے اپنے institution میں متاثر ہوگی۔

جناب والا! وکلاء کا یہ مطالبہ دیرینہ ہے۔ اگر آج اس پر غور ہو رہا ہے کہ اس میں اضافہ کیا جائے۔ اس کو سب welcome کر رہے ہیں۔ کسی نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا۔ اس لئے ہمیں اس سلسلے میں آگے بڑھنا چاہیے۔ اس سے وکلاء کے مطالبہ کو تقویت ملے گی۔ اس پر ہمیں کسی قسم کی قدغن لگانے کا نہیں سوچنا چاہیے۔

سید اقبال حیدر - جناب والا! میں مختصراً وضاحت کر دوں کہ ہماری بھی یہ خواہش تھی کہ یہ رقم 1200 سے زیادہ ہو۔ جب ہمیں اس سلسلے میں مختلف لوگوں کی آرا ملیں کہ بہت ساری ایسی کمپنیاں ہیں جن کی profitabilities یا turn over بہت کم ہوتا ہے۔ 1200 تو ہم نے minimum رکھا ہے۔ 1200 سے زیادہ ادا کرنے کی جو کمپنیاں استطاعت رکھتی ہیں 'ان پر کوئی قدغن یا پابندی نہیں ہے کہ وہ 1200 سے زیادہ نہ دیں۔ اسلئے ہم نے تقریباً چار سو فیصد increase کی ہے۔ لیکن اگر اس میں زیادہ increase کی جائے تو ہو سکتا ہے کہ کچھ کمپنیاں ایسی ہوں جو یہ ادا نہ کر سکتی ہوں۔ اسلئے ہم نے ان پر بوجھ ڈالنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ نوے فیصد سے زیادہ کمپنیاں پرائیویٹ سیکٹر میں ہیں 'وہ آزاد ہیں اپنی مرضی سے لیگل ایڈوائزر appoint کرتی ہیں۔ حکومت کا اس سے قطعاً دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ جہاں تک

appointment of the Legal Advisers for the Government offices and Corporations is concerned, most of the Corporations are being privatized in any case. So, that apprehension about the question of favouritism or anything, does not arise. Thirdly, there are still the Legal Advisers who were appointed by the previous

Government and we are continuing, we are not trying to discriminate on that account. I, with these few words, Sir, request that the House take this Bill into consideration.

Mr. Chairman: So, I'll move the motion before the House. It has been moved by Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that "The Bill to amend the Companies (Appointment of Legal Advisers) Act, 1974 [The Companies (Appointment of Legal Advisers) (Amendment) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Now, I will take up the Bill Clause by Clause. Clause 2, there is an amendment, so we will first take up the amendment.

شہزاد گل صاحب ایکی ایک amendment ہے۔ آپ move کر دیں۔

Mr. Shahzad Gul: In Clause 2, for the word 1,200, occurring in the third line, the word 3,000...

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Shahzad Gul that in Clause 2, for the words 1,200, occurring in the third line, the word 3,000 be substituted. Is it opposed?

Syed Iqbal Haider: It is opposed, but I can assure the honourable member that since the amount is a minimum amount, so all the companies which are in a position to pay more than that they will be able to pay and the legal advisership is not a permanent post; (1) it is not a full time post. It is a temporary post, it is just a retainership. The lawyer receive money in addition to the retainership also for case to case basis, so this amount should not be confused with the wages or the salaries of a full time employee. (2) From time to time it will be increased and I would request the honourable member if he would be kind enough to withdraw the ammendment.

جناب شہزاد گل۔ جناب والا! پہلی ریڈنگ کے دوران کافی محترم ممبر صاحبان نے اس بات کی نشاندہی کی کہ یہ اچھی بات ہے کہ 350 مشاہرہ 1200 ہو رہا ہے لیکن یہ بارہ سو بھی بہت کم ہے اور موجود ہنگامی کے دور میں لوگوں کو مشکلات درپیش ہیں اور وکلاء برادری کو تو ب سے زیادہ مشکلات ہوتی ہیں۔ یہ نام کے تو وکیل ہیں مگر کم کھاتے ہیں لیکن ادھر گورنمنٹ سائیڈ پر میں دیکھتا ہوں کہ آدسے سے زیادہ وکیل بیٹھے ہیں انہوں نے اپنی طرف سے 1200 تجویز کیا ہے۔ وہ تین تین چار چار کہنیوں میں لیگل ایڈوائزر ہوں گے لیکن تحصیل اور ڈسٹرکٹ لیول پر جموٹے

وکیل جو ہیں ان کے لئے تو بہت مشکلات ہوتی ہیں۔ جناب والا! میں یہ amendment آپ کی وساطت سے اور ہاؤس کی اجازت سے واپس لیتا ہوں اس بات پر کہ اگر یہ amendment منظور ہوتی ہے تو پھر یہ بل جانت سننگ میں جانے گا اور جانت سننگ کی میٹنگ جو ہے ہمارے تین سال گزر گئے اور تین سال میں قانون سازی کے لئے جانت سننگ کی ابھی تک ایک میٹنگ نہیں ہوئی ہے۔ تو پھر یہ بل بھی اسی طرح ردی کی نوکری میں چلا جانے گا۔ اور جو 1200 وکلاء کو ملنے کی تجویز ہے وہ بھی پھر نہیں مل سکے گا اور وہی 350 پٹے گا۔ تو اس طرح میں وکلاء برادری کے مفاد میں amendment واپس لیتا ہوں اور جس طرح لائسنسر صاحب نے فرمایا وہ کوشش کریں گے۔ اس بل میں اور بھی بہت سی خامیاں ہیں۔ appointment of Legal Advisers کا بل جو ہے اس میں نہ صرف مشاہرہ کی بات ہے۔ صرف retainer کی بات نہیں ہے اس میں اور بھی بہت سی خرابیاں ہیں۔ یہ ۱۹۷۳ میں بنا تھا۔ اس پر نظر ثانی کریں اور باقی غامیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اس کے ساتھ یہ مشاہرہ جو ہے۔ retainer کی جو فیس ہے اسے بھی 1200 سے زیادہ کریں اور پھر ایک آرڈیننس کے ذریعے نیا بل لے آئیں۔ تو وکلاء برادری بھی مطمئن ہوگی اور ہم بھی مطمئن ہوں گے۔ جس طرح عمران پارٹی کا دعویٰ ہے کہ وہ غریب عوام کی پارٹی ہے تو خفیہ سطح پر جو وکلاء ہوتے ہیں ان کی بہت مالی مشکلات ہوتی ہیں ان کا خیال رکھا جانے اور مشاہرہ کو زیادہ کرنے کے لئے پھر مزید ترمیمی آرڈیننس لے آئیں۔ اس وقت اس سے چونکہ مشکلات پیدا ہوں گی جانت سننگ میں جانے کی۔ اس وجہ سے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس ترمیم کو واپس لینے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! یہ بالکل تین ہزار روپے کم سے کم ہونے چاہئیں۔ لیکن اب ہم مظلوج ہیں۔ یہاں جو بیٹھے ہوئے ہیں شہزاد گل باپ نے جس طرح اپنی ترمیم واپس لی وہ صرف اس وجہ سے کہ وہ 1200 بھی ابھی ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ کیونکہ آجے جوائنٹ سننگ ہے۔ ورنہ جناب والا یہ 350 روپے جو تھے اگر اس وقت سے مہنگائی کا انفلیشن کا ریٹ دیکھا جائے تو ابھی وہی 350 تین ہزار کے برابر ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ تو اس لئے ابھی ہم مظلوج ہیں اس لئے ہم یہ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی سمجھ آ گئی جی۔ تو Does the House grant permission to Mr. Shahzad Gul to withdraw this amendment?

(Voices 'Yes')

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! ہمارا یہ مسئلہ بھی حل کیا جانے۔ یہ جو ادھر سے وہ آ رہے ہیں ہمیشہ۔۔۔۔۔ اقبال حیدر صاحب! اس طرح سے بات نہیں پٹے گی۔ یہاں تمام بلوں کو جب قومی اسمبلی سے آتے ہیں اور جو صحیح بل ہوتے ہیں ان کی ہم

تعریف کرتے ہیں اور وہ جس کو تبدیل کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ اس کا ایک اچھا طریقہ ہے کہ آپ سارے
 سینو کر لیں۔ So, the question is that clause (2) do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause (2) forms part of the Bill.

The question is that clause (1), the Short Title and Commencement
 and the Preamble do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause (1), the Short Title and Commencement and
 the Preamble form part of the Bill.

جناب چیئرمین۔ سیکنڈ موشن اقبال حیدر صاحب پڑھ دیں۔

Syed Iqbal Haider: I move that the Bill to amend the Companies
 (Appointment of Legal Advisers) Act, 1974, [The Companies (Appoiointment of
 Legal Advisers) (Amendment) Bill, 1994], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Syed Iqbal Haider, Minister
 for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the Bill to amend the Companies
 (Appointment of Legal Advisers) Act, 1974, [The Companies (Appointment of
 Legal Advisers) (Amendment) Bill, 1994] be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

Syed Iqbal Haider: Sir, there is a very simple Bill for validation of
 the Banking Tribunals. there was an omission of Mian Nawaz Sharif's
 Government

(اس مرحلہ پر اذان غمر کی آواز سنائی دی)۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ میری خواہش ہے کہ یہ دوسرا جو آئٹم نمبر ۹ ہے وہ بھی انعام و
 تقسیم سے پاس ہو جائے کیونکہ بہت سی غیر متنازعہ اور بے ضرر ہے۔ ایک قانونی سسٹم کو دور
 کرنے کے لئے یہ Validation Bill ہم نے نیشنل اسمبلی میں پیش کیا تھا۔ اور اس کا مقصد
 صرف یہی تھا کہ۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی انور صاحب۔

چوہدری محمد انور بھٹنڈر۔ میری گزارش ہو گی کہ ابھی پروفیسر صاحب کی ترامیم

بھی آئیں گی۔ اس کو بہتر بنانے کے لئے ہماری ترامیم بھی آری ہیں۔
(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد۔ ایک ہی دفعہ کر لیں ہماری ترامیم بھی آری ہیں۔
سید اقبال حیدر۔ اس میں Validation Bill میں تو کوئی نہیں ہے۔
چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ہیں اس میں جناب۔ روز کی ترامیم۔
سید اقبال حیدر۔ روز کی ترامیم تو الگ ہیں۔
(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد۔ ملک صاحب کو بلا لیں۔ ملک قاسم صاحب کے پاس agreed draft ہے۔
جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب یہ جو روز کا معاملہ ہے، یہ نکالیں پھر آپ کے
اس معاملے پر آجاتے ہیں۔ in the meantime آپ جو بھی فیصلہ کریں۔
سید اقبال حیدر۔ اگر پاس کرنے میں مساوت کر دیں کیونکہ ہم روز کو بھی افہام و
تفہیم سے کر لیں سب کام افہام و تفہیم سے ہو رہا ہے۔ یہ بل بھی ہو جائے۔ میں تو ساری
چیزیں پاس کرانے کے لئے تیار ہوں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ ملک صاحب کہاں ہیں، ان کو بلائیں۔
سید اقبال حیدر۔ ملک صاحب بھی آجاتے ہیں جب تک یہ Validation Bill پاس
ہو جائے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اتنی جلدی نہیں ہوگا۔
سید اقبال حیدر۔ جناب روز والا کام بھی ابھی ہو جائے گا میری گزارش یہ ہے کہ
item No 9 بھی

kindly be taken into consideration because there will be a lot of business day
after tomorrow and we are not meeting tomorrow, I will humbly request if I may
be permitted for item No 9 Sir.

جناب چیئرمین۔ جی item No 9 یہ آپ نے move تو کر دیا ہوا ہے۔
سید اقبال حیدر۔ جی ہاں۔ اس پر general discussion ہونی ہے۔
جناب چیئرمین۔ تو اس پر discussion شروع کر دیتے ہیں۔
سید اقبال حیدر۔ جی اس پر میں آپ کو پہلے explain کر دوں، ترامیم ہیں جناب۔
جناب چیئرمین۔ جی راجہ ظفر الحق صاحب۔
راجہ محمد ظفر الحق۔ جو طریقہ کار ہے اس میں اگر پوری consideration نہ ہو rush
through کیا جانے تو وہ ٹھیک نہیں لگتا۔

سید اقبال حیدر - A single clause Bill it is only--- پروں اتنا کام ہے ایک
تو میرا یہ جو دو بکنگ سے متعلق ----

جناب چیئرمین - دیکھیں ناں، بات یہ ہے اقبال حیدر صاحب ultimately فیصد تو آپ
نے کرنا ہے بطور وزیر قانون کہ آج take up کرتے ہیں، نہیں کرتے ہیں۔ میں تو اسبند follow
کروں گا۔ لیکن آپ ان سے بات کر لیں اگر۔

سید اقبال حیدر - میں نے تو ان کو منانے کی بڑی کوشش کی ہے کیونکہ فنانس کے
ابھی جو دو بل ہیں ان کو پروں رکھا گیا ہے۔

جناب چیئرمین - تو ٹھیک ہے۔ ملک صاحب کہہ رہے ہیں، کیونکہ وہ رولز والا بھی بڑا اہم
ہے۔ وہ بھی ہو جائے۔

سید اقبال حیدر - وہ بھی کرتے ہیں یہ بھی کر لیں allow me to explain then

جناب چیئرمین - جی انور صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - رولز والا ضروری ہے اس کو کر لیں اس پر ہماری ترامیم ہیں۔
ہماری (1) clause میں ترامیم ہیں۔

سید اقبال حیدر - وہ بھی ہو جائے گا میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو Banking
Tribunal (Amendment) Ordinance, 1991 میں جاری ہوا تھا۔ اس کے بعد یہ مختلف ترمیموں
پر پہلے ستمبر ۱۹۹۱ میں جاری ہوا تھا۔ پھر ۳۱ دسمبر ۱۹۹۱ میں جاری ہوا۔

جناب چیئرمین - تو اس کا کیا ہے۔ ذرا briefly فرمادیں، پھر کیا ہے۔

سید اقبال حیدر - Validation کا آج کروا دیں اور اس کے بعد رولز کی
amendments بھی آج کر لیں گے، تھوڑا سا کام بھی کر لیں۔ اچھا ہے تاکہ عوام بھی دیکھیں کہ
ہم لوگ محنت کر رہے ہیں۔

جناب شہزاد گل - لاہنسر صاحب دیکھیں Leader of the House جو ہیں وہ باہر چلے
گئے ہیں۔

سید اقبال حیدر - ملک صاحب کو بھی بلا لینے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین - جی وہ بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ دونوں آج کر لیتے ہیں رولز بھی اور
وہ بھی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین - لیڈر آف دی اپوزیشن۔

راجہ محمد ظفر الحق - اس طرح کا کوئی patch work کرنا جس میں آئی ہوئی ترامیم
کو بھی آپ consider نہ کر سکیں، مناسب نہیں ہے۔ اس لئے ہماری یہ گزارش ہے کہ رولز

والی آج کر لیں اور یہ پرسوں کر لیں۔

جناب چیئرمین - آج consideration شروع کرا دیں 'amendments پرسوں take up کر لیں۔

راجہ محمد ظفر الحق - بے شک کریں لیکن یہ کہیں کہ آج ہی سب کچھ کر لیں۔ یہ نہیں۔

جناب چیئرمین - آج consideration ختم کر لیں اور amendments پرسوں ختم کر لیں۔

سید اقبال حیدر - جب میں انہیں یہ explain کر دوں گا کہ کس نے ہم نے یہ کیا ہے تو مجھے یقین ہے کہ معزز رکن راضی ہو جائیں گے اور اپنی ترامیم واپس لے لیں گے۔ میں نے ان کی ترامیم کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس مقصد کے لئے ہم نے قومی اسمبلی میں بل پاس کیا تھا اس کی ایک بنیادی وجہ تھی کہ قانونی رقم رو گیا تھا جس کو دور کرنا مقصود ہے اور وہ یوں ہوا تھا کہ ستمبر ۱۹۹۱ میں ایک Ordinance کے ذریعے سے Banking Court کی composition کو تبدیل کیا گیا تھا۔ اس کے بعد دسمبر ۱۹۹۱ میں دوبارہ وہ آرڈیننس promulgate ہوا 'پھر اپریل ۱۹۹۲ میں وہ آرڈیننس became an Act of Parliament اپریل ۱۹۹۲ میں جب یہ Act of Parliament بنا تو اس کی ایک کلاز ہے 'یہ ۱۶ اپریل ۱۹۹۲ کو enforce ہوا تھا۔

Act of Parliament was gazetted in the Official Gazette. The problem was that it was not stated in the Act that it shall come into force at once. Now, instead a new wording was used that it shall come into force on such date as the Federal Government may by a notification, in the official gazette specify. Now, this date was not specified in the official gazette until 1993. In the meantime, the Ordinance lapsed and on the other hand the Act was passed but it was not enforced but the court continued to function in accordance with the Ordinance. Then, this point was raised in a constitutional petition that the composition of the Banking Tribunal is not correct because that Act has not been enforced. So, it was during August, 1993, the Care-Taker Government of Moeen Qureshi Sahib, that an Ordinance was promulgated before that the Act was enforced through a Notification dated 5th January, 1993. This Notification to enforce this Act of 16 April, 1992, was issued on 5th January, 1993. So, then the issue was raised in one of the cases that during this period the composition was illegal because the Act was not enforced. To validate that period, Moeen Qureshi's Government issued this Ordinance. After that they had to repromulgate that Ordinance and then later the Ordinance was converted into a Bill. And now, since the National Assembly has passed it, Sir, we have only 3 months to pass it

and it is a question of only correcting the mistake for the welfare of the people and to avoid any legal chaos and confusion or misunderstanding and to prevent any use of this lacuna by any defaulters of loans. That is the only thing. I am hopeful and sure that the honourable member will withdraw his amendment.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں اس کے متعلق یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ میں شاید اس سے بھی زیادہ اس کی تاریخ عرض کر سکوں کہ اس legislation کی تاریخ کیا تھی وہ یہ ہے کہ جناب دسمبر ۱۹۸۳ میں Ordinance No.48 of 1984 was promulgated and it was Banking Tribunal Ordinance, 1984. اور اس میں دفعہ ۴ رکھی گئی تھی اور جس کی رو سے ٹریبونل کے ممبران کی تعداد ۲ تھی۔ اس کے بعد ۱۹۹۱-۲ کو آرڈیننس نمبر ۲۴ جاری ہوا اور اس میں سیکشن ۳ میں ترمیم کردی اور ایک ممبر کا tribunal مقرر کیا گیا اور اس کی date of enforcement گورنمنٹ نے بعد میں مقرر کرنا تھی۔ چنانچہ enforcement کی تاریخ 12-9-91 مقرر گئی اس کے بعد جناب 31.12.91 کو Ordinance No. 43 of 1991 آیا اسی subject پر اور اس نے جناب Ordinance No. 34 کو repeal کیا اور پھر اس کے بعد 12.4.92 کو Ordinance No. 4 آیا اور اس کی publication کی date 16.4.92 ہے اور اس میں یہ رکھا گیا کہ اس کی date of enforcement کی date بعد میں مقرر کی جائے گی۔ جیسے فاضل وزیر قانون نے فرمایا کہ اس کی enforcement بعد ازاں 5.1.93 کو کی گئی، اب سوال یہ پیدا ہوا کہ 12.4.92 سے لے کر 5.1.93 تک جتنے orders ہوئے ہیں جو کہ singl man's tribunal نے کئے ہیں ان کی validity challenge ہو گئی اور اس کی validity پر سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا وہ orders جو تھے وہ جابز تھے یا ناجاز تھے کیونکہ date of enforcement ابھی مقرر نہیں ہوئی تھی تو جو احکامات one man's tribunal نے پاس کئے، کیا وہ orders جابز ہیں، درست ہیں، صحیح ہیں، غلط ہیں۔ چنانچہ اس پر یہ Validation Bill لایا گیا ہے اس پر جناب والا! میری دو گزارشات ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو اصول جو Bill تھا 1992 کا ایکٹ نمبر ۳ اس کو تو انہوں نے amend نہیں کیا، اس کو تو اسی طرح انہوں نے رستے دیا ہے کہ it will come into force on a future date اور وہ future date جو ہے 5.1.93 کی ہے۔ ہونا تو جناب یہ چاہیے تھا کہ اس basic Act کو ترمیم کرتے۔ validation clause میں آسکتی تھی الگ Validation Bill کو لانے کی ضرورت نہیں تھی اس کی اپنی clause بھی درست کرتے اور پھر اس میں validation clause بھی ایذا کرتے۔ انہوں نے کیا کیا، انہوں نے اصل کو تو اسی طرح رستے دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کی clause کو بھی amend کیا جانے لگا کہ ہمیشہ کے لئے جب کوئی وکیل پڑے گا، جب کوئی جج پڑے گا تو آپ کا قانون تو اسی طرح ہو گا۔ اس قانون میں آپ کی جو clause ہے وہ یہی رہے گی کہ یہ اس وقت مؤثر ہو گا جب تاریخ حکومت مقرر کرے گی اور پھر وہ notification ڈھونڈے گا اور notification اس کو 5.1.93 کا ملے گا اور دونوں کو ملا کر پڑھ کر وہ جو درمیانی عرصہ ہے اس کے جو احکامات جن کو آپ validate کر رہے ہیں ان کے متعلق پھر یہ سوچے گا کہ وہ جو one man's tribunal کے آرڈرز تھے وہ کیسے legal ہو گئے؟ اور اس کو کیسے validate کیا جانے؟ یا

valid تصور کیا جائے : جناب original جو 1992 والا ایکٹ نمبر ۳۰ ہے اس میں یہ ترمیم نہیں لائے۔ اس میں ترمیم آئی ضروری تھی اس لئے کہ وہ اس میں ترمیم آجاتی کہ یہ اس date سے ہی موثر ہو گا جس date سے یہ قانون پاس ہوا ہے۔ تو میں نے جناب amendment یہ دی تھی کہ اس ایکٹ کی clause میں یہ چیز لائی جائے کہ یہ موثر ہو گا اس date سے نہ کہ future date سے۔

جناب چیئرمین - تو یہ تو amendment ہے ناں - amendment آپ ان سے discuss کر لیں لیکن یہ ہو پہلا موشن ہے کہ It should be taken into consideration اس حد تک میرے خیال میں کوئی -----

چوہدری محمد انور بھنڈر - بالکل صحیح ہے بالکل بجا فرمایا اور میری دوسری گزارش ہو ہے وہ یہ ہے کہ اس میں کہا گیا ہے کہ جتنی recoveries ہوتی ہیں 1992 کے Act کے تحت وہ validate ہوں گی۔ اب ملاحظہ فرمائیں کہ 1992 میں تو صرف Tribunals کی تعداد بدل رہے ہیں بجائے اس بات کے کہ پہلے دس ممبر تھے اب ایک ممبر ہو گا۔ اس میں recovery کا تو کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ recovery تو ہو گی Ordinance No. 48 of 1984 کے تحت اس کے تحت آپ نے recovery کی ہے۔ اس کی آپ نے provision ہی کوئی نہیں دی۔ تو میں نے اس میں جناب یہ provision کی ہے کہ 1984 کے ایکٹ کے تحت جو recoveries ہوتی ہیں ان کو validate کیجئے۔ اس کو بھی یہاں mention کیجئے کیونکہ آپ کے 1992 کے ایکٹ کے تحت یا ۱۹۸۲ والا جو ایکٹ ہے اس کے تحت تو صرف ایک ممبر والا Bill ہے اور وہ تین ممبرز کا ہے۔ یہ دونوں جناب میری ترامیم ہیں۔ میری جو ترامیم ہیں ان کے متعلق میں ان سے جناب discuss کر لوں گا۔ وہ ترامیم اس مقصد کے لئے نہیں ہیں کہ میرا کوئی اور مقصد ہے۔ میرا مقصد تو وہی ہے کہ جو مقصد یہ achieve کرنا چاہتے ہیں جو آئندہ آنے والے readers ہیں ان کے لئے آپ کا صحیح قانون بن جائے۔ جو مقصد آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس لحاظ سے incomplete ہے۔ اس نے اس کے متعلق ہم عوام کو دکھا اور عدالتوں کے پاس جو قانون بنا کر بھیجیں اس میں یہ نہ ہو کہ یہ validate بھی کرتے ہیں اور قانون بھی بناتے ہیں اور پھر بھی یہ قوانین نامکمل رستے ہیں۔ میری amendments یہ ہیں۔ میں ان کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر لوں گا اور پرسوں یہ معاملہ طے ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین - ان کی تجویز کو consider کر لیں کہ پہلی موشن آج take up کر لیں اور amendments discuss کر لیں

سید اقبال حیدر - میں معزز رکن کی رائے سے اختلاف کرتا ہوں کہ اس میں enforcement کی clause کو amend کرنے کی آج ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ enforce ہو چکا ہے۔ that notification has already been issued۔ آنے والے وقت میں جب بھی کوئی پڑے گا تو وہ سقم دور ہو چکا ہے۔ تاخیر سے ہوا ہے لیکن وہ دور ہو چکا ہے اس لئے enforcement کی clause کو amend کرنے کی اب کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ میری

گزارش ہے۔ دوسرا the other Acts were valid in any case تو اس لئے ہمیں دوسرے validation کیلئے ایک general blanket validation کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو جو کام نکل سکتا ہے وہ نکال لیتے ہیں۔ باقی بات کر لیں۔ ہو سکتا ہے آپ ان سے طے کر لیں۔
سید اقبال حیدر۔ میں کر لیتا ہوں۔

The Banking Tribunals (Validation of Orders) Bill, 1994

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Iqbal Haider, the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the Bill to validate certain orders passed by the Banking Tribunals [The Banking Tribunals (Validation of Orders) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried.

اب دوسری موٹن جو ہے ان سے بات کر کے پروں take up کر لیں تاکہ افہام و تفہیم سے ہو جائے۔

سید اقبال حیدر۔ چلیں ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین۔ جو آپ اگلا آئینم لینا چاہتے ہیں اس کیلئے پہلے رول ۲۳۶ کا ایک motion move کرنا پڑے گا۔ یہ suspension کے متعلق ہے کیونکہ یہ آج کے اجنڈے پر نہیں ہے اس لئے اس کو take up کر لیا جائے۔

MOTION UNDER RULE 236

Malik Muhammad Qasim: Sir, I beg to move under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that the requirement of sub-rule (2) of Rule 242 of the said Rules regarding inclusion of the proposal of amendment in today's agenda be dispensed with and the motion regarding amendment to the Rules be taken up forthwith.

Mr. Chairman: It has been moved by Malik Muhammad Qasim, the Leader of the House, under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that the requirement of sub-rule (2) of Rule 242 of the said Rules regarding inclusion of the proposal of amendment in the today's agenda be dispensed with and the motion regarding amendment to the Rules be taken up forthwith.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried.

So, we have received a motion for amendment of the Rules which will be a new Rule 72(A) and this motion has been moved by Malik Muhammad Qasim, Prof. Khurshid Ahmad, Mr. Muhammad Zafar-ul-Haq, Mr. Muhammad Ajmal Khan Khattak, Mr. Khalil-ur-Rehman, Prof. Sajid Mir, Makhdoom Khaliq-uz-Zamman, Makhdoom Syed Hamid Raza Gilani, Maulana Sami-ul-Haq, Manzoor Ahmed Khan Gichki, Dr. Abdul Hye, Hafiz Hussain Ahmed, Javed Mangel and Fiza Junejo Senators have moved this and the relevant amendment is that after Rule 72, the following new Rule 72(A) be added.

Malik Muhammad Qasim: No, Sir, there is a little difference. I will read it out.

Mr. Chairman: Is there any difference between this?

Malik Muhammad Qasim: Yes, a slight difference.

جناب چیئرمین - دو مجھے یاد ہیں ناں۔

Malik Muhammad Qasim: It is proposed that after Rule 72 the following new Rules be inserted to the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, namely:- 72(A). Production of a member in the sitting of the Senate and meeting of a Committee. When the Chairman, or Chairman of a Committee summons a member in custody on the charge of any offence or under any law relating to preventive detention to attend a sitting or sitting of the Senate or meeting of the Committee of which he is a member if he considers his presence necessary. Sub-rule (2). On a production order signed by the Secretary or by any other officer. This is the correction Sir, authorised by the Chairman in this behalf, addressed to the Federal Government or, as the case may be, the Provincial Government, where the member is held in custody or to the authority having or holding custody of the member, the Federal Government or the Provincial Government or such Authority shall cause the member in custody to be produced before the Sergeant-at-Arms who shall, after the conclusion of the Sitting or the meeting deliver the member into the custody of the Federal Government or the provincial Government or the authority, as the case may be.

Mr. Chairman: So the amendment as follows it is proposed that after Rule 72 the following new Rule 72(A) be added into the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 namely:- 72(A) Production of a member in custody for sitting of the Senate or meeting of a committee. The Chairman or Chairman of a committee may summon a member in custody on the charge of any offence or under any law relating to preventive detention to attend a sitting or sitting of the Senate or meeting of a committee of which he is a member if he considers his presence necessary.

(2) On a production order signed by the Secretary or by any other officer authorised by the Chairman in this behalf, addressed to Federal Government or, as the case may be, the Provincial Government where the member is held in custody or to the authority having or holding custody of the member, the Federal Government or the Provincial Government or such other authority shall cause the member in custody to be produced before the Sergeant-at-Arms, who shall, after conclusion of the sitting or the meeting deliver the member into the custody of the Federal Government or the Provincial Government or other Authority, as the case may be. Any objection to this amendment. (No objection). Since there is no objection, the leave is granted for the motion for amendment of these rules. Now Malik Sahib, you will move that this will be taken into consideration.

جی جناب مندوخیل صاحب

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں اس کی تائید کرتا ہوں، یہاں جو ریزولوشن پیش ہوئے۔

جناب چیئرمین۔ کوئی objection ہی نہیں سب تائید کرتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب یہی بات میں متعلقہ ریکارڈ پر لانے کے لئے۔۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا نام نہیں آیا۔ Sorry جی تو یہ عبدالرحیم خان مندوخیل کی جانب سے بھی ہے۔

ملک محمد قاسم۔ دیکھو ناں جو اپنے قریب ہوتا ہے۔ وہی گم ہو جاتا ہے۔ چراغ کے نیچے

I apologize to Abdur Rahim Sahib

جناب چیئرمین۔ تو یہ عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کی جانب سے بھی ہے۔ نہیں، ابھی ایک اور بھی ہے۔ ابھی اور ہے۔ موو کر دیں جی ملک قاسم۔

Malik Muhammad Qasim: I beg to move Sir that the amendment to the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, providing for the addition of a new Rule 72(A) to the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Malik Muhammad Qasim that the amendment to the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, providing for the addition of a new Rule 72(A) to the Rules of Procedure and Conduct of business in the Senate, 1988, be passed.

(The clause was carried)

Mr. Chairman: Now, this new rule has become a part of Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988. I am grateful to Malik Sahib, to you, the honourable law Minister and all the Senators because this amendment is very necessary. It is an amendment by the entire House. The Government and the Opposition all are agreed on it and this is an amendment which is, I think, very necessary to preserve the dignity and freedom of the members of this House. It will be notified immediately and the orders may be sent today so that members can attend the Senate.

انتر صاب یہ immediately کریں۔

Raja Muhammad Zafarul Haq: And we hope that the authority would not further delay the matter.

Syed Iqbal Haider: From Federal Government, I have already directed Sir, let me put it on record from Government side, from last Thursday we made

Mr. Chairman: I know, I must support the honourable Law Minister. He has been fully supportive of all moves in this behalf. And now I would request law Minister Sahib that please send them order. It may not be delayed further.

ان کو اطلاع بھی کر دیں کہ یہ amendment ہو گئی ہے۔

Syed Iqbal Haider: I remind the Ministry that they are expected any minute. So, they should be ready to make all the arrangements.

Mr. Chairman: Good. Any other business to be taken up today?

business.

ہو جانے گا۔ اقبال صاحب ہو جانے گا۔ پروں انشاء اللہ یہ ہو جانے گا۔ In the meantime آپ بھنڈر صاحب سے بھی بات کر لیں۔

سید اقبال میڈر۔ پروں معمعات ہے اور میں چاہوں گا۔ ممبران سے درخواست کروں گا کہ اگر ساڑھے نو بجے صبح رکھ لیں۔

جناب چیئرمین۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیوں جی کوئی اعتراض نہیں ساڑھے نو پر

OK

The House is adjourned to meet again day after tomorrow at 9.30 a.m.

[The House then adjourned to meet again at thirty minutes past nine in the morning on Thursday, May 12, 1994].